﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 — جمعۃ المبارک 25؍جنوری 2019ء — شمارہ 04

18 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 25؍صلح 1398 ہجری شمسی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو دین بھی سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدَرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر مَیں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 11 تا 17 جنوری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے :

❁...حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ 8؍جنوری 2019ء **بروز منگل** کو نمازِ مغرب کے بعد مسجد فضل سے واپس تشریف لے جاتے ہوئے جمادی الاوّل 1440 ہجری شمسی کے چاند کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور سنّتِ نبوی کی پیروی میں دعا کی۔

❁...**11؍جنوری بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر دو بدری اصحاب نبویؐ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ نیز امریکہ کی ایک بہت پرانی، نیک، مخلص بزرگ احمدی خاتون سسٹر عالیہ شہید احمد اہلیہ مکرم احمد شہید صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جمعہ کے بعد اُن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁...**12؍جنوری بروز ہفتہ**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ...باقی صفحہ 17 پر...

جلسہ سالانہ ملائیشیا 2018ء کا کامیاب انعقاد

پانچ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ملائیشیا کو اپنا جلسہ سالانہ 21، 22 اور 23 دسمبر 2018ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ میں ملائیشیا کے مقامی احمدیوں کے علاوہ پاکستان سے آنے والے پناہ گزین احمدیوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔

مزید برآں 15؍خصوصی مہمان بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے جن میں میڈیا کے نمائندگان، معروف این جی اوز کے سربراہان اور مسیحی برادری کے مذہبی لیڈرز شامل ہیں۔ یہ تمام مہمان جلسہ سالانہ کے پر امن اور پرکشش ماحول سے متأثر نظر آتے تھے۔

اس جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ’’World Crisis and the Pathway to Peace‘‘ کی رونمائی ہوئی۔ یہ کتاب مہمانان خصوصی کو تحفۃً پیش کی گئی اور حاضرین جلسہ کو اسے خریدنے ...باقی صفحہ 12 پر...

جلسہ سالانہ ملائیشیا 2018ء کا ایک منظر

جماعت احمدیہ کی نئی اُردو ویب سائٹ کا اجراء

www.alislam.org/urdu

مورخہ 13؍جنوری 2019ء کو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر اُردو حصّہ کی نئی ویب سائٹ کا معائنہ فرمانے کے بعد اپنے دست مبارک سے اس کا اجراء فرمایا۔ اس ویب سائٹ پر جانے کا پتہ alislam.org/urdu ہے۔

اس ویب سائٹ کو ایک جدید ڈیزائن میں اُردو نستعلیق اندازِ تحریر کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک دفعہ اُردو فونٹ انسٹال کر لینے سے تمام تحریرات خوبصورتی سے دکھائی دینے لگتی ہیں۔ نئی ویب سائٹ کو خاص طور پر موبائل فون پر بھی بآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔

اس میں تمام کتب سلسلہ کو، جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے، ٹائٹل تصاویر کے ساتھ مزیّن کیا گیا ہے۔ اسی طرح تازہ خطبہ جمعہ کے ساتھ ساتھ گزشتہ خطبات جمعہ تاریخ اور مضامین کے حوالہ سے سے تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ اس میں ایک جدت یہ پائی جاتی ہے کہ آڈیو، ویڈیو کے علاوہ خطبہ جمعہ کا مکمل متن بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں یہ سہولت بھی ہے کہ ہر قاری تحریر کو اپنی ضرورت کے مطابق چھوٹا بڑا کر سکتا ہے۔

اس ویب سائٹ کے پہلے صفحہ کا آغاز اوپر بائیں جانب ایک مختصر سے اقتباس سے ہوتا ہے جو منتخب آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ، ملفوظات و تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خطبات خلفائے احمدیت سے لیا گیا ہے جو آپ کی توجہ کسی نہ کسی تعلیمی، تربیتی یا تبلیغی موضوع کی طرف مبذول کراتا ہے۔ اس کے نیچے ویب سائٹ سے کچھ تلاش کرنے کے لئے ایک خانہ دیا گیا ہے۔ اگر آپ اردو کی بورڈ (keyboard) سے واقف نہیں بھی ہیں تو کی بورڈ کی تصویر کھول کر اس پر کلک کر کے بھی ٹائپ کر سکتے ہیں۔ اس سرچ انجن کو مزید بہتر بنانے کے لئے اُردو مواد کا اضافہ جاری رہے گا۔

اس ویب سائٹ میں کچھ خاص صفحات ہیں جن میں متعلقہ مواد ایک ہی صفحہ پر دستیاب ہے۔ سب سے پہلے قرآن کریم کا صفحہ ہے جہاں پر تراجم و تفاسیر قرآن کے ساتھ ساتھ ترجمۃ القرآن کلاسز، تلاوت اور درس القرآن کی آڈیو ویڈیو اور تعلیم القرآن سے متعلق کتب سلسلہ ترتیب وار صفحہ کی زینت ہیں۔ اگلا صفحہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جس میں کتب احادیث، درس احادیث اور ...باقی صفحہ 12 پر...

اس شمارہ میں:

☆...رپورٹ دورۂ امریکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (02) ☆...دس دلائل ہستی باری تعالیٰ (03) ☆...حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا مباہلہ کا چیلنج (04)
☆...خطبہ جمعہ حضورِ انور فرمودہ 4؍جنوری 2019ء (05) ☆...الفضل ڈائجسٹ (18) ☆...عالمی جماعتی خبریں ☆...خطاب حضور انور ایدہ اللہ (اجلاس مستورات۔ جلسہ سالانہ بیلجئم) (20)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

☆...آجکل انتہاپسندوں اور دہشت گردوں کی جانب سے جو کارروائیاں ہو رہی ہیں ان کا اسلام کی اس حقیقی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆...آپ احمدیوں میں ایسا نہیں دیکھیں گے کہ اُن میں کوئی انتہا پسندی کی طرف مائل ہو۔ کیونکہ احمدی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو جانتے ہیں۔ اس لئے وہ radicalise نہیں ہوتے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں آباد جو احمدی ہے، اس کا رویہ اور کردار اور عمل ایک جیسا ہی ہے کیونکہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

مسجد بیت السمیع ہیوسٹن سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا لائیو خطبہ جمعہ، رکن امریکی کانگریس Michael McCaul، پروفیسر کریگ کانسیڈائن اور پروفیسر عمران البداوی کی حضور انور سے ملاقات، حضرت خلیفۃ المسیح کے پہلے دورہ ہیوسٹن کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

26/ اکتوبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک

... ...

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت السمیع'' میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ہیوسٹن (Houston) کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں براہِ راست Live نشر ہوا۔

ہیوسٹن کے علاوہ امریکہ کی دوسری مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔

جماعت Tennessee سے آنے والے احباب 830 میل کا فاصلہ 12 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔ Georgia سے آنے والے احباب 13 گھنٹے کا سفر بذریعہ کار طے کر کے پہنچے تھے۔ اسی طرح Kentucky سے آنے والے 1050 میل کا سفر 16 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے۔ جبکہ میامی (Miami) سے آنے والے بذریعہ جہاز تین گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے۔

بالٹی مور، لاس اینجلیز، Laurel اور سلور سپرنگ کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز بذریعہ جہاز ساڑھے تین گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچیں۔

بوسٹن (Boston) اور (Bay Point) سے جو احباب ہیوسٹن پہنچے وہ بذریعہ جہاز 4 گھنٹے کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مختلف دُور کی جماعتوں سے احباب کی ایک بہت بڑی تعداد جمعرات کی شام تک ہیوسٹن پہنچ گئی تھی۔ جمعہ کی ادائیگی کا انتظام مسجد کے علاوہ مختلف مارکیز لگا کر کیا گیا تھا۔ نمازِ جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اٹھارہ صد سے زائد تھی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجے ''مسجد بیت السمیع'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 9/ تا 15/ نومبر 2018ء کے صفحہ 5 تا 9 پر شائع ہو چکا ہے۔) اس خطبہ جمعہ کے چند نکات درج ذیل ہیں:

''مسجد بیت السمیع'' ہیوسٹن میں خطبہ جمعہ کے دوران

حضور انور نے فرمایا:

☆...بدظنی اگر دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے۔

☆...عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کے لئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے۔ یہ تقویٰ ہے۔

☆...صرف اعتقاد کام نہیں آئے گا۔ اصل چیز عمل ہے جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس اسلام لانا کافی نہیں ہے، احمدی ہونا کافی نہیں ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔

☆...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا۔

☆...''یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔''

☆...**''خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔''**

☆...یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔

☆...''یہ بیعت اس وقت کام آ سکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔''

☆...یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں۔ اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

☆...''خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔''

☆...اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں۔

... ...

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ رکن امریکن کانگریس Michael McCaul صاحب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف کے ساتھ ان کے دفتر کے دو عہدیدار پریس سیکرٹری اور معاون اعلیٰ بھی ملاقات میں شامل تھے۔

☆ کانگریس مین نے عرض کیا کہ ہم حضور کو امریکہ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہ یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے دفتر کے رابطہ کی وجہ سے امریکی وزارت داخلہ اور انتظامیہ نے حضورِانور کے دورہ کے لئے مکمل خصوصی تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے اور یہ حضورِانور کے شایانِ شان بھی ہے کیونکہ حضورِانور انتہاپسندی کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں اور دنیا میں اعتدال پسندی اور امن کے قیام کے علمبردار ہیں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس پر آپ کا شکریہ۔ حضورِانور نے فرمایا کہ میں تو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم ہی بیان کرتا ہوں۔ آجکل انتہاپسندوں اور دہشت گردوں کی جانب سے جو کارروائیاں ہو رہی ہیں ان کا اسلام کی اس حقیقی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضورِانور نے فرمایا اسلام کے اصل معنی ہی امن کے ہیں، سلامتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک مصلح، ایک ریفارمر آئے گا جو اسلام کا احیائے نو کرے گا اور اسلام کی حقیقی تعلیم بتائے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور آج جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم، امن کی تعلیم ہر جگہ پیش کر رہی ہے۔ ہم مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے میں کوئی اسلحہ استعمال نہیں کرتے بلکہ اسلام کی سچی تعلیم اور دلائل استعمال کرتے ہیں اور دلائل سے اسلام کا دفاع کرتے ہیں۔

☆ بعد ازاں ممبر کانگریس نے انتہاء پسندوں اور دہشت گردوں کی طرف سے ہونے والی کارروائیوں کا ذکر کیا۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: جو لوگ radicalise ہو رہے ہیں ان کی کوئی وجہ ہے۔ نام نہاد مسلمان علماء ان کو ایسی غلط تعلیم دیتے ہیں جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ وہ تعلیم قرآن کریم میں ہے اور نہ نبی کریم ﷺ کے عمل سے ظاہر ہے۔ یہ غلط تعلیم ان لوگوں کو انتہاپسند بنا رہی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: ایک تو تعلیمی معیار کی کمی کی وجہ سے لوگ ملّاں کے پیچھے چلتے ...باقی صفحہ 10 پر...

دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

قسط نمبر4۔آخری

دلیل نہم:۔ نویں دلیل قرآن شریف سے وجودِ باری کی الہام معلوم ہوتی ہے۔ یہ دلیل اگرچہ میں نے نویں نمبر پر رکھی ہے لیکن درحقیقت نہایت عظیم الشان دلیل ہے جو خدا تعالیٰ کے وجود کو یقینی طور سے ثابت کردیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ (ابراھیم:28) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اس دنیا اور اگلی دنیا میں پکی باتیں سنا سنا کر مضبوط کرتا رہتا ہے۔ پس جب کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہم کلام ہوتا رہتا ہے تو پھر اس کا انکار کیونکر درست ہوسکتا ہے اور نہ صرف انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے بلکہ اولیاء سے بھی باتیں کرتا ہے اور بعض دفعہ اپنے کسی غریب بندہ پر بھی رحم کرکے اس کی تشفی کے لئے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ اس عاجز سے بھی اس نے کلام کیا اور اپنے وجود کو دلائل سے ثابت کیا۔ پھر یہی نہیں بعض دفعہ نہایت گندے اور بدباطن آدمیوں سے بھی ان پر حجت قائم کرنے کے لئے بول لیتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ چوہڑوں چماروں کنچنیوں تک کو خوابیں اور الہام ہوجاتے ہیں اور اس بات کا ثبوت کہ وہ کسی زبردست ہستی کی طرف سے ہیں یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ان میں غیب کی خبریں ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہوکر بتا دیتی ہیں کہ یہ انسانی دماغ کا کام نہ تھا اور نہ کسی بدہضمی کا نتیجہ تھا اور بعض دفعہ سینکڑوں سال آگے کی خبریں بتائی جاتی ہیں تاکہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ موجودہ واقعات خواب میں سامنے آگئے اور وہ اتفاقاً پورے بھی ہوگئے۔ چنانچہ توریت اور قرآن شریف میں مسیحیوں کی ان ترقیوں کا جن کو دیکھ کر اب دنیا حیران ہے، پہلے ذکر موجود تھا اور پھر صریح لفظوں میں تفصیل کے ساتھ۔ بلکہ ان واقعات کا بھی ذکر ہے جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔ مثلاً اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ (التکویر:5) یعنی ایک وقت آتا ہے کہ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور حدیث مسلم میں اس کی تفسیر یہ ہے وَلَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ فَلَا یُسۡعٰی عَلَیۡھَا یعنی اونٹنیوں سے کام نہ لیا جائے گا چنانچہ اس زمانے میں ریل کے اجراء سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ریل کے متعلق نبی کریم ﷺ کے کلام میں ایسے ایسے اشارے پائے جاتے ہیں جن سے ریل کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے اور یقین ہوجاتا ہے کہ کلام نبوت میں بھی سواری (مراد) ہے جو حبس ماء (steam) سے چلے گی اور اپنے آگے دھوئیں کا ایک پہاڑ رکھے گی اور سواری اور بار برداری کے لحاظ سے حمار کی طرح ہوگی اور چلتے وقت ایک آواز کرے گی وَغَی ※ رُذٰ لِکَ۔

دوم:۔ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ (التکویر:11) یعنی کتابوں اور نوشتوں کا بہ کثرت شائع ہونا۔ آجکل بباعث چھاپہ کی کلوں کے جس قدر اس زمانہ میں کثرت اشاعت کتابوں کی ہوئی ہے اس کے بیان کی ضروت نہیں۔

سوم:۔ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ (التکویر:8) نوع انسان کے باہمی تعلقات کا بڑھنا اور ملاقاتوں کا طریق سہل ہوجانا کہ موجودہ زمانے سے بڑھ کر متصور نہیں۔

چہارم:۔ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتۡبَعُھَا الرَّادِفَۃُ (النّٰزِعٰت:6) متواتر اور غیر معمولی زلزلوں کا آنا یہاں تک کہ زمین کانپنے والی بن جائے۔ سو یہ زمانہ اس کے لئے بھی خصوصیت سے مشہور ہے۔

پنجم:۔ وَاِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡھَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡھَا (بنی اسرائیل:59) کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے پہلے ہلاک نہیں کریں گے یا کسی حد تک اس پر عذاب وارد نہیں کریں گے۔ چنانچہ اسی زمانہ میں طاعون اور زلزلوں اور طوفان اور آتش فشاں پہاڑوں کے صدمات اور باہمی جنگوں سے لوگ ہلاک ہورہے ہیں اور اس قدر اسباب موت کے اس زمانہ میں جمع ہوئے ہیں اور اس شدت سے وقوع میں آئے ہیں کہ اس مجموعی حالت کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ پھر اسلام تو ایسا مذہب ہے کہ ہر صدی میں اس کے ماننے والوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو الہام الٰہی سے سرفراز ہوتے رہتے ہیں اور خارق عادت نشانات سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک قادرو توانا، مدبّر بالارادہ ہستی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے مامور پر نہایت بےبسی و گمنامی کی حالت میں خدا نے وحی نازل کی یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَلَا تُصَعِّرۡ لِخَلۡقِ اللّٰہِ وَلَا تَسۡئَمۡ مِنَ النَّاسِ (دیکھو براہین احمدیہ مطبوعہ 1881ء صفحہ 241۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267 حاشیہ) کہ ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ایسی کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں عمیق ہوجائیں گی۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے۔ مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے، بدخلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو ان کی ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا جس کے نام سے مہذب دنیا میں سے کوئی آگاہ نہ تھا، یہ اعلان کرتا ہے پھر باوجود سخت مخالفتوں اور روکوں کے ایک دنیا دیکھتی ہے کہ امریکہ اور افریقہ سے لے کر تمام علاقوں کے لوگ یہاں حاضر رہتے ہیں اور آدمیوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ ان سب سے مصافحہ و ملاقات کرنا معمولی آدمی کا کام نہیں ایک مقتدر جماعت اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر یہاں رہنا اختیار کرتی ہے اور قادیان کا نام تمام دنیا میں مشہور ہوجاتا ہے۔ کیا یہ چھوٹی سی بات ہے اور یہ ایسا نشان ہے جسے معمولی نظر سے ٹال دیا جائے؟

دوم:۔ عیسائیوں میں سے ڈوئی نے امریکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے یہ ناپاک کلمات شائع کئے کہ ”میں خدا سے دعا کرتا ہوں وہ دن جلد آئے کہ اسلام دنیا سے نابود ہوجائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر“۔ تو صرف یہ حضور مسیح موعود ہمارے امام علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے اس کے مقابلہ میں اشتہار دیا کہ اے شخص جو مدعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو (ٹیلیگراف 5/جولائی 1903ء) لیکن اس نے رعونت سے کہا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ان کو کچل کر مار ڈالوں۔ (ڈوئی کا پرچہ دسمبر 1903ء) مگر حضور نے فرمایا تھا اور اسی اشتہار 23/اگست 1903ء میں شائع کیا تھا کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد آفت آنے والی ہے۔ اے خدا اور کامل خدا، یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے۔ پھر اس کے بعد معزز ناظرین سنو کیا ہوا۔ وہ جو شہزادوں کی زندگی بسر کرتا تھا جس کے پاس سات کروڑ نقد تھا، اس کی بیوی اور اس کا بیٹا دشمن ہوگئے اور باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔ آخر اس پر فالج گرا پھر غموں کے مارے پاگل ہوگیا۔ آخر مارچ 1907ء میں بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ جیسا کہ خدا نے اپنے مامور کو پہلے اطلاع دی اور جیسا کہ حضرت اقدس نے 20/فروری 1907ء کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ ”میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا۔ جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا۔“ ہلاک ہوکر خدا کی ہستی پر گواہی دے گیا۔ یہ عیسائی دنیا، پرانی دنیا، نئی دنیا دونوں پر حضور کی فتح تھی۔

سوم:۔ اس ملک میں آریوں کا زور ہے۔ ان کا زعیم لیکھرام تھا، رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر 1311ھ میں یہ پیشگوئی درج کی کہ لیکھرام کی نسبت خدا نے میری دعا قبول کرکے مجھے خبر دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہوگا اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ خدا کے نبی ﷺ کو گالیاں دیتا تھا اور برے لفظوں کے ساتھ توہین کرتا تھا۔ پھر 22/فروری 1893ء کے اشتہار میں اس کے مرنے کی صورت بھی بتا دی۔ عِجۡلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خُوَارٌ لَّہٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ یعنی لیکھرام گوسالہ سامری ہے جو بےجان ہے اور اس میں محض ایک آواز ہے جس میں روحانیت نہیں۔ اس لئے اس کو عذاب دیا جاوے گا جو گوسالہ سامری کو دیا گیا تھا۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ گوسالہ سامری کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور پھر جلایا گیا اور دریا میں ڈالا گیا تھا۔ پھر 2/اپریل 1893ء کو آپ نے ایک کشف دیکھا۔ (دیکھو برکات الدعا کا حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 33) ایک قوی مہیب شکل جو گویا انسان نہیں ملائک شداد اور غلاظ سے ہے، وہ پوچھتا ہے کہ لیکھرام کہاں ہے۔ پھر کرامات الصادقین کے اس شعر سے دن بھی بتادیا۔

وَبَشَّرَنِیۡ رَبِّیۡ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعۡرِفُ یَوۡمَ الۡعِیۡدِ وَ الۡعِیۡدُ اَقۡرَبُ

یعنی عید سے دوسرے دن ہفتہ والے دن اور

ے

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ برانِ محمدؐ

پانچ سال پہلے شائع کرکے قتل کی صورت بھی بتا دی۔ آخر لیکھرام 6/مارچ 1897ء کو قتل کیا گیا اور سب نے متفق اللفظ مان لیا کہ یہ پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوکر اللہ کی ہستی کے لئے حجت ناطقہ ٹھہری پس الہام الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے خدا کا انکار کرنا نہایت بےحیائی بےشرمی ہوگی۔

دلیل دہم:۔ دسویں دلیل جو ہر ایک نزاع کے فیصلہ کے لئے قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے۔ اس آیت سے نکلتی ہے کہ وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی جو لوگ ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیتے ہیں اور اس آیت پر جن لوگوں نے عمل کیا وہ ہمیشہ نفع میں رہے ہیں۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا منکر ہو اُسے تو ضرور خیال کرلینا چاہئے کہ اگر خدا ہے تو اس کے لئے بہت مشکل ہوگی پس اس خیال سے اگر سچائی کے دریافت کرنے کی اس کے دل میں تڑپ ہو تو اسے چاہئے کہ گڑگڑا کر اور بہت زور لگا کر وہ اس رنگ میں دعا کرے کہ اے خدا! اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں والا ہے۔ تو مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنی طرف ہدایت کر اور میرے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ میں محروم نہ رہ جاؤں۔ اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے گا اور کم سے کم چالیس دن تک اس پر عمل کرے گا تو خواہ اس کی پیدائش کسی مذہب میں ہوئی ہو اور وہ کسی ملک کا باشندہ ہو، ربّ العالمین اس کو ضرور ہدایت کرے گا اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ایسے رنگ میں اس پر اپنا وجود ثابت کردے گا کہ اس کے دل سے شک و شبہ کی نجاست بالکل دور ہوجائے گی۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طریق فیصلہ میں کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہوسکتا پس سچائی کے طالبوں کے لئے اس پر عمل کرنا کیا مشکل ہے؟

فی الحال ان دس دلائل پر ہی میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اور گو قرآن شریف میں اَور دلائل بھی ہیں لیکن میں سردست انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر کوئی اس پر غور کرے گا تو انہیں دلائل میں سے اس کے لئے اَور دلائل بھی نکل آئیں گے۔ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ۔

آخر میں ان احباب سے جن کے ہاتھ میں یہ پمفلٹ پہنچے، استدعا کرتا ہوں کہ اسے پڑھنے کے بعد کسی اور ایسے دوست کو دے دیں کہ جس کے لئے اسے مفید سمجھیں۔

(تشحیذ الاذہان مارچ 1913ء)

☆...☆...☆

خدائی یہی تو ہے

قُدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کرونگا مَیں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(اشتہار ’اعلان‘ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر۔ 22/مارچ 1886ء از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics,
Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا

مباہلہ کے چیلنج کا ایک نئے رنگ میں اعادہ اور اس کے نتائج و ثمرات

نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت)

قسط نمبر 3 (آخری)

اس سال (1997ء) دنیا بھر میں متعدد مقامات پر ایسے بہت سے عبرت انگیز واقعات رونما ہوئے جنہوں نے اسلام احمدیت کی صداقت اور معاندین کے جھوٹا ہونے اور ان کے خدا کی لعنت کا مورد ہونے پر گواہی دی۔ ذیل میں ایسے چند ایک مزید واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

☆ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سری لنکا نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنے خط محررہ 30؍جون 1997ء میں جماعت پسیالہ (Pasyala) میں معاندین جماعت پر الٰہی گرفت کے دو نہایت ایمان افروز واقعات کی تفصیلات بھجواتے ہوئے لکھا کہ:

ایک واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارا ایک احمدی نوجوان نصیر احمد نامی وہاں کی غیر احمدی مسجد کے پاس سے گزر رہا تھا جس کی چھت پر ایک غیر احمدی نوجوان بجلی کا کوئی کام کر رہا تھا۔ ہمارے احمدی نوجوان کو وہاں کھڑے اس کے ایک غیر احمدی واقف کار نے باتوں میں لگا لیا جو راستہ میں کھڑا تھا۔ ان دونوں کو باتوں میں مصروف پا کر اوپر والا نوجوان مشتعل ہو گیا اور اس نے بدکلامی شروع کر دی اور پھر اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ نیچے اتر آیا اور اس ہمارے احمدی نوجوان سے الجھنا چاہا۔ نیز اس کو کہنے لگا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں ہم نے لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ کوئی قادیانی یہاں سے نہ گزرے۔ اس پر ہمارا احمدی نوجوان وہاں سے پیچھے ہٹ آیا۔ جیسے ہی وہ وہاں سے لوٹا غیر احمدی لڑکا چھت پر چلا گیا اور بجلی کے کام میں مصروف ہو گیا۔ بجلی کی ایک تار پر سے ربڑ اتارنے کے لئے اس نے اس کو دانتوں سے چبایا مگر اس میں کرنٹ تھا۔ چنانچہ وہ جھٹکا کھا کر فورًا نیچے گرا اور گرتے ہی بیہوش ہو گیا۔ ہمارے احمدی نوجوان نے اس کو فاصلہ سے دیکھا کہ لوگوں نے اس کو اٹھایا اور پھر ہسپتال لے گئے۔ دو دن وہ وہاں رہا اور اس کے بعد اب وہ واپس آ گیا ہے۔ مگر اب وہ بالکل خاموش ہے۔ اس کے بعد وہ پھر نہیں بولا۔

دوسرا واقعہ یوں ہے کہ چند سال پیشتر پسیالہ کے بعض غیر احمدیوں نے ہماری جماعت کی لائبریری کو آگ لگا دی تھی۔ آگ لگانے والوں میں اس جگہ کے پانچ چھ مجرم پیشہ لوگ پیش پیش تھے۔ گزشتہ دنوں جماعت نے اس کی renovation کی تو کسی شخص نے اس پر نہایت ہی نازیبا الفاظ لکھ دیئے کہ یہاں خنزیر کا گوشت بِکتا ہے۔

مذکورہ 6؍ افراد جو جرائم پیشہ تھے یہ ابھی گاؤں میں ہی تھے اور ہمارے احمدیوں کو دھمکیاں دیتے رہتے تھے۔ ان الفاظ کے لکھے جانے کے بعد ایک دو روز کے اندر اندر ہی ان سب کو پولیس پکڑ کر لے گئی کیونکہ یہ لوگ بعض اور جرائم میں پولیس کو مطلوب تھے۔ اب یہ سب جیل میں ہیں۔ اور جماعت کے احباب کا گمان ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ اور کسی کو اس گاؤں میں جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ اس قسم کے گندے کلمات ہماری لائبریری پر لکھ سکیں۔

مذکورہ بالا دونوں واقعات ایک دو ہفتوں کے اندر اندر رونما ہوئے۔

☆ ابوظہبی میں ایک شخص ڈاکٹر اقبال محمد خان کی عبرتناک موت بھی ایک نشان کا رنگ رکھتی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے جماعت کے خلاف ایک کتاب Two in One کا عربی ترجمہ کیا تھا۔ اس کی موت ایک گٹر میں گر کر ہوئی۔ مذکورہ کتاب کے عربی ترجمہ کے آخری صفحہ پر جلی حروف میں 'جھوٹوں پر خدا کی لعنت' کے الفاظ لکھے گئے تھے۔ اِس شخص کی گٹر میں ہلاکت اور غلاظت کے ڈھیر میں سے سول ڈیفنس والوں کا اس کی body کو نکالنا خدا کی لعنت کی مار ہی تو تھی۔

☆ مکرم نذیر احمد صاحب خادم بہاولنگر (پاکستان) سے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنے خط محررہ 19؍اگست 1997ء میں لکھتے ہیں کہ چک 168 مراد ضلع بہاولنگر کا ایک شخص منیر کمبوہ کچھ عرصہ پہلے جگہ جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یہ گستاخانہ بات دہراتا رہتا تھا کہ حضور نعوذ باللہ "ٹٹی خانے میں مرے"۔ ... کچھ عرصہ قبل وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کراچی گیا۔ کراچی سے واپسی پر راستہ میں 3؍اگست 1997ء کو بہاولپور شہر کے لاری اڈہ (بس سٹینڈ) پر گھر آنے کے لئے بس کے انتظار میں یہ لوگ بیٹھے تھے کہ اچانک منیر کمبوہ نے کہا کہ میرے پیٹ میں تکلیف ہے۔ یہ کہہ کر وہ لاری اڈہ کی لیٹرین کے اندر چلا گیا۔ کوئی بیس پچیس منٹ کے انتظار کے بعد اس کے ساتھیوں نے گھبرا کر پہلے اسے آوازیں دیں۔ جب جواب نہ ملا تو زور زور سے دروازہ پیٹا۔ پھر بھی جواب نہ آیا تو لاری اڈہ والوں سے بات کر کے دروازہ توڑا تو دیکھا کہ منیر کمبوہ ٹٹی خانہ کے اندر ننگ دھڑنگ مردہ حالت میں پڑا ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھی اس بدبخت کی لاش اس کے گھر لائے جس سے گھر والوں میں کہرام مچ گیا اور یوں 30–32 سالہ نوجوان سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قہری نشانِ عبرت بن کر خس کم جہاں پاک ہوا۔

☆ سندھ کا ایک ملّاں میاں حمادی افراد جماعت کے خلاف نہایت ظالمانہ کارروائیوں میں پیش پیش رہتا تھا۔ اس کا ایک ساتھی ایڈووکیٹ حشمت حبیب احمدیوں کے خلاف میاں حمادی کے قائم کردہ جھوٹے مقدمات میں اس کی طرف سے پیش ہوتا تھا اور جماعت کے خلاف نہایت گندی بکواس کرتا تھا۔ ستمبر 1997ء کے آغاز میں اس کی بیٹی Huzaima کی پُراسرار موت کی ایک نہایت عبرتناک کہانی اخبارات میں شائع ہوئی۔

☆ مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب نے ساہیوال (پاکستان) سے لکھا:

ہمارے ضلع میں ایک نہایت بدباطن شخص جو احمدیت کا سخت معاند تھا اور طرح طرح سے احمدیوں کو ستایا کرتا تھا اس نے چک 6/11.L میں بلاوجہ احمدیوں سے لڑائی کی اور فائرنگ کر کے ایک احمدی صوفی ثناء اللہ صاحب کو شدید زخمی کر دیا اور ان کی ٹانگ بھی ضائع ہو گئی۔ اور بھی کئی قسم کے مقدمات احمدیوں پر ناحق بنائے۔ وہ اپنی شرارتوں میں بہت بڑھ گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کا غضب اس پر پڑا۔ مورخہ 12؍اکتوبر 1997ء کو وہ اپنے رقبہ میں پُلی بنوا رہا تھا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ پُلی اونچی ہے۔ اوپر بجلی کے تار ہیں۔ ٹرالی نہیں گزرے گی۔ اس معاند احمدیت کا نام یوسف بھُلر تھا۔ اس کے ہاتھ میں لمبائی ناپنے کا لوہے کا فیتہ تھا۔ اس نے فیتہ کا بٹن دبایا اور وہ فیتہ تیزی سے نکل کر اوپر گیا اور ہائی وولٹیج بجلی کی تاروں سے ٹکرایا۔ ایک سخت دھماکہ ہوا اور اس کو بہت سخت شاک لگا۔ فورًا اس کے منہ، سر، داڑھی اور کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ وہ بری طرح جھلس گیا اور بیہوش ہو گیا۔ اسے فورًا ساہیوال ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور اسے لاہور لے گئے مگر وہ جانبر نہ ہوسکا اور نہایت ذلّت کی موت مرا۔ یہ واقعہ چک نمبر L-6/11 میں ہوا۔

☆ حضور رحمہ اللہ نے حج کے موقع پر لگنے والی آگ کے جس واقعہ کا ذکر اپنے خطاب میں فرمایا ہے (جس کا ذکر گزشتہ قسط میں ہو چکا ہے) اس بارہ میں ڈیرہ غازی خان سے ایک نَو احمدی دوست گُل محمد ولد محمد رمضان طارق صاحب بیان کرتے ہیں کہ "مَیں (گُل محمد ولد محمد رمضان طارق) مورخہ 30؍ اپریل 1997ء کو ایک مجلس میں موجود تھا۔ مکرم حاجی محمد صاحب حج سے واپسی کے بعد اپنے احباب کو وہاں کے واقعات سنا رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ "میں وہاں موجود تھا جب مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد اوچ شریف کے پیر صاحب کے مرید اکٹھے ہوئے جن کی تعداد تقریبًا بارہ تھی۔ سب نے مل کر غلافِ کعبہ کو پکڑ کر یہ بددعا کی کہ اے خدا اگر قادیانی سچے ہیں تو ہمیں اور اگر ہم سچے ہیں تو ان قادیانیوں کو تباہ برباد کر۔ اگلے دن ان کی اس مسلسل دعا کے نتیجہ میں منیٰ کے خیموں میں آگ لگ گئی۔ بہت سے خیمے جل گئے لیکن ایک خیمہ بچ گیا جس کے بارہ میں معلوم ہوا کہ یہ احمدیوں کا خیمہ ہے جن کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ ان آدمیوں کے سوا سینکڑوں لوگ اور بھی وہاں موجود تھے۔

مکرم گُل محمد صاحب نے مذکورہ حاجی صاحب سے یہ واقعہ سننے کے بعد احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

☆ مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ خوشاب حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ مورخہ 6؍مئی 1997ء کو چوہدری محمد اشرف مارتھ SSP ضلع گوجرانوالہ جو چوہدری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی کا بہنوئی ہے نامعلوم اشخاص کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس دور کا ایک لیکھو اپنے برے انجام کو پہنچا ہے۔ اور حضور کی بات بڑی شان سے نشان بن گئی ہے کہ 1997ء لیکھراموں کی ہلاکت کا سال ہے۔

1974ء میں اشرف مارتھ خوشاب میں SHO تھا۔ اس کی پشت پناہی میں احمدیوں کے خلاف جلوس نکلتے تھے۔ اس نے علی الاعلان کہا کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرو۔ نیز احمدیہ مسجد جلانے پر لوگوں کو اکسایا۔ اس نے بہت سے احمدیوں پر ناجائز مقدمات قائم کروائے اور انہیں تشدّد کا نشانہ بنایا۔ 1986ء میں اشرف مارتھ SP سرگودھا ہوا اور کلمہ طیّبہ کی مہم کے خلاف سرگرمِ عمل رہا۔ مولوی اکرم طوفانی کی پشت پناہی کر کے کئی احمدیوں پر ظلم روا رکھا۔ گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں اور جیلوں میں بھی ڈالا گیا جہاں سخت مارا پیٹا گیا۔ سرگودھا اور خوشاب کے لاتعداد احمدیوں پر اس ظالم نے بہت ظلم توڑے۔ عجیب قدرت کا کرشمہ ہے جس نے ہمیں ظالم لیکھو کے انجام کا نظارہ دکھایا ہے۔ خدا کے خلیفۃ المسیح کی دعا ہے جس سے یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ یُوکے 1997ء کے موقع پر دوسرے روز بعد دوپہر کے خطاب میں پاکستان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اب مَیں عمومی طور پر پاکستان کے وہ حالات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اس مباہلے کے سال کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں اور ہر شخص جو ذرا سی بھی ہوش رکھتا ہو اور انصاف رکھتا ہو وہ یقیناً کہے گا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مباہلے کا چیلنج تھا وہ روزِ روشن کی طرح سچا ثابت ہوا ہے اور اس ملک پر مولویوں نے جو وبا ڈالی ہے وہ خود ان پر آ پڑی ہے اور سارا ملک اس وقت تباہی اور انتشار کا شکار ہو چکا ہے۔ مباہلے کے متعلق مَیں نے عرض کیا تھا کہ مولویوں پر یہ وبا پڑنے والی ہے وہ مارے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مخالفتیں کریں گے۔ وہ تتّر بتّر ہو جائیں گے۔ اُن کی جمیعت کے دعوے جھوٹے نکلیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پکڑ کا عمومی عذاب ہے جو اُن پر آنے والا ہے۔

اب پاکستان کی خبریں سنیے۔ اس عرصے میں یعنی گزشتہ چند ماہ میں، مباہلے کے اعلان کے بعد، قتل ہونے والے مولویوں کی تعداد طبعی موت مرنے والے مولویوں سے بڑھ گئی۔ 55 مولوی اس عرصے میں قتل ہوئے ہیں اور صرف 41 طبعی موت مرے ہیں۔ اب آنکھیں نہیں ہیں ان کے پاس جو یہ دیکھ سکیں اور پہچان سکیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

ملک سے جو امن اٹھ چکا ہے اُس کا حال اب یہ ہے کہ مباہلہ کے اس عرصے میں 2,644 افراد دہشتگردی اور بم کے دھماکوں سے مارے گئے ہیں۔ حادثوں کی تعداد میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے، گینگ ریپ (Gang Rape) جو ان کے اسلام کی نشانی بن چکا ہے وہ 292 واقعات ہوئے ہیں کہ اسلامی ملک کہلانے والے پاکستان میں جس کو مولوی پلیدستان کہا کرتے تھے واقعتاً ان مولویوں نے اسے پلیدستان بنا کر چھوڑا ہے اور اس وقت اس تعداد میں گینگ ریپ ہو رہے ہیں جو انسان تصور بھی نہیں کرسکتا کہ کیسی ظالمانہ اور سفّاکانہ کارروائی ہے۔ عورتوں اور بچوں کے اغواء کی جو رپورٹس درج ہوئی ہیں وہ ساری نہیں ہیں، اکثر رپورٹیں پولیس تھانے پہ جانے سے پہلے دباؤ کے نیچے واپس لے لی جاتی ہیں اور جو تھانوں میں پہنچتی ہیں وہاں مخالفین کا دباؤ پڑتا ہے اور تھانوں سے واپس کر دی جاتی ہیں۔ مگر 314 رپورٹیں ایسی ہیں جو بچوں اور عورتوں کے اغوا پر مشتمل ہیں۔ ڈکیتی کا معاملہ کلیتہً ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ آئے دن اس کثرت کے ساتھ ملک کی گلی گلی میں، سڑک سڑک پر ڈکیتی ہو رہی ہے کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ اُس کی جان کس ڈاکو کے ہاتھ میں ہے اور اُس کا مال و دولت کس سڑک پر برباد ہوگا۔ اس سلسلے میں مَیں مشیر قانون خالد انور کا یہ بیان آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور یہی بیان مباہلے کی کامیابی کے حق میں بہت کافی سمجھا جانا چاہئے۔

اخبار ہفت روزہ Nation میں 23 تا 29 مئی کے واقعات کے متعلق یہ بیان ملتا ہے۔

"گزشتہ چار سال میں مذہبی دہشت گردی میں اتنے لوگ نہیں مارے گئے جتنے کہ 97ء کے پہلے چار ماہ میں ہلاک ہوئے۔"

... باقی صفحہ 13 پر ...

خطبہ جمعہ

”مالی قربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے“

سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہو گئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔

نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے۔

مالی قربانیاں ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں۔

مخالفین تو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے لیکن اس مخالفت نے کچھ احمدیوں کو ایمان میں پہلے سے کئی گنا بڑھا دیا۔

ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں۔ قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر واضح کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد برطانیہ، جرمنی اور امریکہ رہے۔ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ، افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا سرِ فہرست۔ افریقہ کے متعدد ممالک میں تحریکِ وقفِ جدید کے شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے مثالی کام

مختلف پہلوؤں سے پاکستان، برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا کی

مثالی قربانی کرنے والی جماعتوں کے جائزے

وقفِ جدید کے اکسٹھویں سال کے بابرکت اختتام اور سالِ نَو کے اعلان کے موقع پر دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد نبھانے والے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلصین جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات اور سالِ نَو کی حقیقی مبارکباد کا فلسفہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 رجنوری 2019ء بمطابق 04 رصلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہو گئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ

”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔“ فرمایا کہ ”... کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔... رات اور دن تضرع میں لگے رہو... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔“ نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ ”... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔“ فرمایا ”عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 275-274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا۔ اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی

ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد اب میں آج کے دوسرے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جنوری سے وقف جدید کا سال شروع ہوتا ہے اور جنوری کے پہلے یا دوسرے خطبہ میں عموماً وقف جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں اس مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے مال کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے۔ اور مجموعی لحاظ سے جماعتی ترقیات کو بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جماعت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (التغابن:17) یعنی پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ (التغابن:18) اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

پس اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس مالی قربانی سے انفرادی فائدہ بھی ہے اور جماعت کی ترقی بھی ہے جو پھر افراد کی ترقی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ (سنن ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب فی الشح حدیث 1698) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ... الخ حدیث 1417)

یہ معمولی خرچ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دینا آگ سے بچاتا ہے۔ پس یہ مالی قربانیاں ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں۔ اس مالی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔" فرمایا "پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" ضائع ہو جائے گا۔ فرمایا کہ "یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔" فرمایا "... تم یقیناً سمجھو یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 498-497)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانیوں اور خدمت کی اس روح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں نے سمجھا اور خوب سمجھا اور بڑھ چڑھ کر قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ جو ایک عرصے سے احمدیت کو قبول کئے ہوئے ہیں بلکہ نومبائعین بھی بیعت کے بعد اس مالی قربانی کی روح اور حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو انتہائی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن مالی قربانیوں میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے اور اسی طرح قربانیاں کرتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں آپؑ کے صحابہ نے کیں۔ بعض ایسے نمونے بھی ہیں اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت فرمایا تھا کہ میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے ہیں۔ پھر آپؑ نے مثال دی، فرمایا جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین ہیں اور امام الدین کشمیری ہیں۔ فرمایا کہ یہ میرے گاؤں کے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں بھائی جو شاید تین چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے دیتے ہیں چندے میں شریک ہیں۔ (ماخوذ از ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313 حاشیہ)

ان بزرگوں کی اس وقت اشاعت دین کے لئے یہ قربانیاں ہیں جو آج ان کی اولادیں اور ان کی نسلیں کشائش سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہی روح ہمیں آج بھی نظر آتی ہے بعض جگہ پہ بلکہ بہت سی جگہوں پہ اور دور دراز کے رہنے والے غریب لوگوں میں نظر آتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے سو سال بعد پیدا ہوئے یا احمدی ہوئے اور کبھی خلیفہ وقت سے براہ راست ملے بھی نہیں۔ لیکن دین کی محبت، خلافت کی اطاعت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد وفا اور عہد بیعت، دین کی خاطر قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر صرف اسی بات کو ہی دیکھا جائے تو یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور یہ جذبہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کوئی دلوں میں پیدا نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں کی قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے ان سے سلوک کے واقعات ہیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔

گھانا کے ایک دوست فرِمپونگ (Frimpong) صاحب کہتے ہیں کہ چند سال پہلے میں نے اپنی تعلیم کے حوالے سے پانچ ہزار پاؤنڈ فیس ادا کرنی تھی۔ اُس وقت میں کام بھی کر رہا تھا لیکن میری تنخواہ اتنی نہیں تھی۔ اگر میں بارہ مہینوں کی تنخواہ بھی جمع کر لیتا تو اتنی رقم نہیں بنتی تھی۔ بہرحال مجھے بنک سے تین ہزار پاؤنڈ کا قرض مل گیا اور میری تنخواہ کا چالیس فیصد ہر ماہ قرض کی ادائیگی میں چلا جاتا لیکن پھر بھی میں چندہ بھی پوری تنخواہ پر ادا کرتا تھا۔ یہ پرواہ نہیں کی کہ چالیس فیصد چلا جاتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن میں کُماسی مشن ہاؤس گیا۔ کماسی گھانا کا ایک شہر ہے، تو سرکٹ مشنری نے میرے وقف جدید کے وعدے کے حوالے سے یاددہانی کروائی۔ اس وقت میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو میرے وعدے کے مطابق رقم موجود تھی لیکن میں نے سوچا کہ اگر یہ رقم چندے میں ادا کر دی تو میرے پاس جاب پر جانے کے لئے باقی دنوں میں کرائے کے پیسے بھی نہیں بچیں گے۔ کہتے ہیں بہرحال میں نے وہ رقم اُسی وقت چندے میں ادا کر دی۔ میں مشن ہاؤس سے گھر واپس جا رہا تھا تو فون پر میسیج آیا کہ میرے بنک اکاؤنٹ میں کچھ رقم منتقل ہوئی ہے جو اس سے پانچ گنا زیادہ تھی جو میں نے چندے میں ادا کی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے سوچا کہ شاید بنک کی طرف سے غلطی سے یہ رقم آ گئی ہو جو وہ بعد میں واپس لے لیں گے کیونکہ تنخواہ تو پہلے ہی میرے اکاؤنٹ میں آ چکی تھی لیکن اگلے روز جب میں کام پر گیا تو پتہ چلا کہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ رقم ملی تھی جو گزشتہ مہینوں کے بقایا جات تھے۔ اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوف کے باوجود چندے کی رقم ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔ اس دن کے بعد پھر ہمیشہ میں اپنے وعدہ جات اور چندہ کی ادائیگی کی طرف بڑی توجہ دیتا ہوں۔ یہ افریقہ کے ہیں۔ دور دراز ملک میں رہنے والے ہیں۔

بورکینا فاسو افریقہ کا ایک اور ملک ہے جو فرنچ بولنے والوں کا ملک ہے۔ وہاں کے بوبوجلاسو (Bobo-Dioulasso) کے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہ وہاں کے شہر کا نام ہے کہ ایک نَو مبائع خادم زودی (zodi) صاحب کچھ عرصہ سے ذہنی بیماری کی وجہ سے پریشان تھے اور نیند کی گولیاں استعمال کرتے تھے۔ ڈیپریشن ہوا اور وہ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ایک دن ہمارے ہاں مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ ان کا چندہ وقف جدید اور تحریک جدید کتنا ہے وہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے مشنری نے بتایا کہ یہ چندہ آپ حسب توفیق جتنا بھی ادا کرنا چاہیں ادا کر دیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ معیاری چندہ کتنا ہے؟ مشنری نے ان کو بتایا۔ انہوں نے خوشی خوشی چندہ ادا کیا اور چلے گئے۔ کچھ دن کے بعد پھر مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ میں بیمار تھا اور چندے کی برکت سے اب میری حالت بہت بہتر ہے۔ میں نے نیند کی گولیاں کھانی بھی چھوڑ دی ہیں اور دلی سکون محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ چندہ دیا، عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا جبکہ اس سے پہلے ان کی یہ حالت تھی کہ خودکشی کرنے کی طرف مائل ہو گئے تھے۔

یوکے کے ہی ایک دوست ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے مجھے فون پر چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی یاددہانی کرائی گئی اور بتایا گیا کہ گزشتہ سال مَیں نے اتنی رقم ادا کی تھی۔ اس پر میں نے گزشتہ سال سے کچھ بڑھا کر دینے کا وعدہ کیا۔ اس وقت میرے پاس پیسے بالکل نہیں تھے۔ مَیں نے دعا کرنی شروع کی کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے خود ہی انتظام فرما دے۔ چنانچہ کہتے ہیں دو ہفتے کے بعد ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے خط موصول ہوا۔ میں نے دوران سال ٹیکس زیادہ دیا ہوا تھا اور وہ یہ رقم واپس کر رہے تھے۔ میں خود اکاؤنٹنٹ ہوں اور مجھے اپنے ٹیکس وغیرہ کے حساب کا اچھی طرح علم ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر رقم کا یہ انتظام کر دیا کیونکہ میرے حساب سے تو پورا ٹیکس دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں اس کے چند مہینے بعد صدر صاحب نے دوبارہ فون کیا، چندہ وقف جدید کے حوالے سے یاددہانی کروائی اور بتایا کہ گزشتہ سال میں نے اتنا چندہ ادا کیا تھا۔ اس پر میں نے گزشتہ سال کی نسبت کچھ بڑھا کر وعدہ لکھوا دیا۔ اتفاق سے اس وقت بھی میرے پاس پیسے نہیں تھے۔ پھر میں سوچنے لگا کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے ٹیکس ریٹرن (tax return) کی رقم بھجوا دی تھی اب بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ پھر کہتے ہیں میں دعا میں لگ گیا۔ ایک ہفتہ بعد ہی میں اپنے کاغذات دیکھ رہا تھا تو مجھے ایک بِل نظر آیا جس کے ساتھ کچھ آفر (offer) بھی تھی۔ میں نے کمپنی والوں کو فون کیا تو اس آفر کے مطابق مجھے پری پیڈ (pre-paid) کارڈ بنوا کر بھجوا دیا گیا اور اُس میں اُس سے زیادہ رقم موجود تھی جو میں نے چندے میں ادا کرنی تھی۔ اس طرح

اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے چندے کا انتظام کر دیا۔ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف افریقہ میں نظارے دکھاتا ہے، بلکہ ہر جگہ جو نیک نیتی سے چندہ ادا کرنا چاہیں وہ ان کو ایسے نظارے دکھاتا ہے۔

بورکینا فاسو سے بشارت علی صاحب مبلغ ہیں، کہتے ہیں کہ بورومو (Boromo) ریجن کے ایک نومبائع احمدی کونے آدم (Kone Adama) صاحب کو گزشتہ سال وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ اس پر انہوں نے جو ہر سال گاؤں کے مولوی کو دیتے تھے وہ چندے میں دے دیا۔ مسلمان تھے۔ بیعت کر لی تو انہوں نے کہا میں مولویوں کو دیتا تھا وہ چندے میں دے دیا۔ اُن کے والد کو اس کا علم ہوا تو بڑے ناراض ہوئے اور زمین کا ایک حصہ ان کو دے کر ان کو الگ کر دیا۔ کہتے ہیں اس سال انہوں نے اپنی فصل لگائی۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھی فصل ہوئی اور بعض جگہ زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے فصلیں خراب ہوئی تھیں لیکن ان کی جو پانی والی جگہ کی فصل تھی وہ بھی خراب نہیں ہوئی جبکہ ان کے والد اور باقی رشتہ داروں کی فصلیں زیادہ بارش کی وجہ سے خراب ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے والد کی فصل دوبارہ لگانے میں ان کی مدد بھی کی اور اپنی اچھی فصل سے بھی اُن کو حصہ دیا۔ یہ مسلمان تھے اور مسلمانوں سے احمدی ہوئے تھے تو اس پر ان کے والد نے کہا کہ یقیناً تمہاری جماعت کو چندہ دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا فضل کیا ہے۔ والد نے اس بات کو تسلیم کیا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری جماعت سچی ہے تم اس پر قائم رہنا۔ میری مجبوری ہے کہ میں مولوی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ بعض پرانی رسمیں روایتیں ہیں جنہوں نے ان لوگوں کو باندھا ہوا ہے۔ اور اِس سال بھی انہوں نے اپنا چندہ دوگنا ادا کیا ہے۔

گیمبیا (Gambia) کیانگ (Kiang) ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں جماعت کے مخالفین نے ممبران کو احمدیت سے ہٹانے کی کوشش کی اور دعویٰ کیا کہ وہ سب احمدیوں کو احمدیت سے ہٹا دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس پر ہمارے ایک احمدی ممبر جالو نے معلم صاحب کو بتایا کہ مخالفین کی یہ کوشش ایک کھاد کا کام کر رہی تھی کیونکہ اس مخالفت سے پہلے مَیں فعال احمدی نہیں تھا لیکن اب نہ صرف چندہ وقف جدید اور تحریکات کا ادا کر رہا ہوں بلکہ وصیت کی بابرکت سکیم میں بھی مَیں شامل ہو گیا ہوں۔ تو مخالفین تو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے لیکن اس مخالفت نے کچھ احمدیوں کو ایمان میں پہلے سے کئی گنا بڑھا دیا۔

گنی کناکری ایک ملک ہے وہاں کے ایک دوست اکوبی (Akobi) صاحب کہتے ہیں کہ مشنری انچارج نے جب وقف جدید کے حوالے سے گزشتہ سال کا میرا خطبہ جمعہ، جس میں چند مالی قربانیوں کے واقعات بیان کئے تھے وہ سنایا۔ تو کہتے ہیں میرے دل پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ اگلے دن اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مَیں سیرالیون جا رہا تھا۔ میرے پاس سفر کے لئے صرف تین سو ڈالر تھے اور مجھے پیسوں کی کافی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود میں نے تین سو ڈالر میں سے ایک سو ڈالر علیحدہ کر کے لفافے میں ڈال دیا کہ یہ مَیں وقف جدید میں ادا کر دوں گا۔ اس کے بعد میں دوسرے کاموں میں لگ گیا اور لفافہ بھجوانا بھول گیا۔ کہتے ہیں ابھی اس بات کو دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ ایک شخص میرے دفتر میں داخل ہوا اور مجھے ایک لفافہ دیتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ آپ کے فلاں دوست نے بھجوایا ہے۔ جب میں نے لفافہ کھول کر دیکھا تو اس میں تین سو ڈالرز تھے اور لکھا ہوا تھا کہ تم سفر پر جا رہے ہو یہ تمہارے سفر خرچ کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ اس پر مجھے فوراً یاد آیا کہ میں نے تو ابھی وہ رقم بھجوائی بھی نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا کر مجھے لوٹا دی اور پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے میرا دل بھر گیا کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ناں کہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، اِس بات کی ان کو سمجھ آ رہی ہے۔

بینن کی ریجن بوھیکوں (Bohicon) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بوھیکوں (Bohicon) ریجن کی ایک جماعت ابومے (Abomey) کے صدر اھونگان جیسک (Ahouangan Jacques) صاحب کہتے ہیں کہ ان کے ذمہ ایک بڑی رقم قرض کی تھی جو ادا نہیں ہو رہی تھی۔ اسی دوران ان کے حلقے کے معلم نے چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ سال ختم ہو رہا ہے اور جس جس نے ابھی تک اپنی ادائیگی مکمل نہیں کی وہ جلد جلد مکمل کریں۔ صدر صاحب کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت زیادہ پیسے نہ تھے لیکن قرض کے علاوہ یہ فکر بھی لگ گئی کہ وقف جدید کا چندہ بھی دینا ہے۔ چنانچہ اسی وقت میری جیب میں جو پانچ سو فرانک تھے وہ اس چندے میں دے دئے اور گھر چلا گیا۔ دعا کرتا رہا کہ قرض ہے وہ کیسے ادا ہو گا۔ کہتے ہیں کہ اگلے ہی دن مجھے ایک کام ملا جو کہ چند دن کا تھا اور اس کی اجرت جو مقرر کی گئی وہ میرے قرض کی رقم سے کچھ زیادہ تھی اس لئے میں نے کام کی حامی بھر لی اور چند دن میں وہ کام ختم ہو گیا۔ سارا قرض بھی ادا ہو گیا اور گھر کے راشن کا بھی بندوبست ہو گیا۔ کہنے لگے کہ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ چندے کی برکت ہے۔ یہ لوگ ان باتوں کو اتفاق نہیں سمجھتے بلکہ یہی سمجھتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے انتظام کر رہا ہے۔

مالی کے ریجن سکاسو (Sikasso) کے مبلغ کہتے ہیں کہ ایک نومبائع ابوبکر نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد چندہ جات کی عجیب برکتوں کو میں نے محسوس کیا ہے۔ میرا ایک بیٹا ہر سال بارشوں کے موسم میں شدید بیمار ہو جاتا تھا جس کے علاج پر بھاری رقم خرچ ہوتی تھی اور پریشانی اور کام سے چھٹیاں علیحدہ لینی پڑتی تھیں۔ لیکن جب سے میں نے چندے کی ادائیگی شروع کی ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ لڑکا بیمار نہیں ہوا اور اس بات میں مجھے ذرا بھی شک نہیں کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ریجن سان پیدرو (San-Pédro) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کاں اِیلیفاں (Kamp Elephant) میں چند افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی تھی۔ دوران سال نومبر 2018ء میں اس جماعت کا دورہ کیا۔ وہاں رات قیام کیا۔ رات دیر تک تبلیغ جاری رہی اور غیر احمدی احباب کی بھی ایک بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس کے بعد ایک احمدی دوست کے گھر میں ہی نماز فجر ادا کی گئی جس میں احمدی احباب نے شرکت کی اور ان چند احمدی احباب کو درس کے بعد بتایا گیا کہ اگلا مہینہ وقف جدید کے چندے کے حوالے سے آخری مہینہ ہے اور اس میں تمام احمدی افراد کوشش کر کے شامل ہوں۔ چنانچہ درس کے بعد لوگ گھروں میں چلے گئے۔ کہتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ غریب سی جگہ ہے۔ گاؤں ہے۔ زیادہ نہ سہی تو پانچ ہزار فرانک سیفا چندہ ان کی طرف سے آ جائے گا اور ان لوگوں کے حساب سے یہ کافی ہو گا لیکن کہتے ہیں جب واپس آنے لگا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ایک دوست میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم معذرت چاہتے ہیں کہ فی الحال ابھی فصل تیار نہیں ہے اور حالات ابھی تنگ ہیں اس لئے صرف سترہ ہزار فرانک سیفہ کی رقم پیش کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے کاروبار، میں فصلوں میں برکت دے تا کہ ہم زیادہ چندہ ادا کر سکیں۔

انڈیا سے ایک انسپکٹر اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ کاموریڈی جماعت میں وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ ایک نوجوان نے اسی وقت اپنے مکمل چندے کی ادائیگی کر دی۔ بعد ازاں اسی دن انہیں ایک کافی موٹی رقم ملنے کی اطلاع ملی جس کا وہ آٹھ سال سے زائد عرصے سے انتظار کر رہے تھے۔ بلکہ اتنا وقت گزر گیا تھا کہ انہوں نے اس رقم کے ملنے کی امید ہی چھوڑ دی تھی۔ نہ صرف انہیں یہ رقم ملی بلکہ ان کی عارضی ملازمت بھی مستقل ہو گئی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے معجزہ ہوا ہے اور اب وہ کہتے ہیں میں ہر سال اپنی پندرہ روزہ آمدنی وقف جدید کے چندے میں دیا کروں گا۔

رومانیہ جو مشرقی یورپ میں ہے وہاں کے مبلغ فہیم صاحب لکھتے ہیں: یہاں ایک مقامی احمدی رومانین ہیں۔ وہاں ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں۔ چندے کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ ہیں اور بہت بشاشت اور اخلاص سے چندہ دیتے ہیں۔ انہیں چندے کی یاد دہانی کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہمیشہ خود وقت پر ادا کر دیتے ہیں۔ پھر چندے کی ادائیگی میں بہت سلیقہ برتتے ہیں۔ ہمیشہ سادہ لفافے میں یا کسی سفید کاغذ میں رکھ کے چندہ پیش کرتے ہیں اور لفافے پر مالی قربانی کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک خط لکھا تھا، اسی خط کا حوالہ وہ مربی صاحب دیتے ہیں کہ اپنے مشاہدے کا ذکر کیا انہوں نے اس خط میں کہ اللہ کے فضل سے میں چندہ دیتا ہوں۔ جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے یہ بات میرے مشاہدے میں ہے کہ خدا کی رضا کے لئے چندہ دینے کے ساتھ میرے گاہکوں کی تعداد بڑھتی ہے۔ آمدنی میں خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے۔ ایک طرف میں اپنی جیب سے خدا کے رستے میں نکالتا ہوں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ میرے جیب میں وہی رقم بڑھا کر واپس لے آتا ہے کیونکہ چندے کے بعد میرے پاس کام کروانے کے لئے زیادہ گاہک آ جاتے ہیں۔ پس یہ ہیں لوگ کہ ان کو اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں، یورپین ملکوں میں رہتے ہوئے بھی، دنیاداری میں زندگی گزارنے کے باوجود جب احمدیت کی طرف لے کر آیا تو ان کو اپنے فضلوں سے نواز کر ان کے ایمان میں پختگی عطا فرما رہا ہے۔

انڈیا سے انسپکٹر سلیم صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت جے پور میں ایک احمدی دوست جو کہ ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچر تھے گزشتہ سال انہیں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ ان سے درخواست کی گئی کہ آپ کا وعدہ تو آپ کی آمد سے پانچ ہزار ہونا چاہئے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو ایک عام سے پرائیویٹ سکول کا ٹیچر ہوں اتنی رقم کہاں سے ادا کروں گا؟ بہرحال انہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے گا۔ اس سال جب دوبارہ ان سے ملنے کے لئے گئے تو وہ اسی سکول میں پرنسپل کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ چندے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت عطا کی ہے کہ میں نے یہ سکول خرید لیا ہے اور اس پر پھر ان کو تحریک کی گئی کہ اس سال پھر آپ کو اپنا وعدہ بڑھانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید سکول خریدنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہنے لگے کہ ایک اَور سکول بھی خریدنے کی بات ہو رہی ہے اور مالک کا ابھی فون آیا کہ آپ آ کر چابی لے جائیں اور انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اب ان کے پاس چار سکول ہیں۔ پہلے ان کے مکان کی چھت ٹین کی ہوتی تھی۔ چھوٹا سا شیلٹر (shelter) سا مکان تھا۔ اب اللہ کے فضل سے ان کا تین منزلہ مکان بن گیا ہے جس میں سے ایک منزل انہوں نے نماز جمعہ کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ یہ فضل جو ہے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

امیر صاحب لائبیریا کہتے ہیں کہ دسمبر میں ہماری تبلیغی ٹیم ایک گاؤں سوکر ٹاؤن (Sookar Town) پہنچی۔ یہ گاؤں منروویا (Monrovia) شہر سے فاصلے کے لحاظ سے زیادہ دور نہیں ہے لیکن موجودہ دَور کی سہولیات سے بالکل محروم ہے۔ راستہ بھی دشوار گزار ہے اور وہاں پہنچنے کے لئے تین منکی برجز (monkey bridges) یعنی رسیوں اور لکڑی سے بنائے گئے عارضی پل ہیں ان میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ نمازوں کے بعد تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ جماعت احمدیہ کی غرض وغایت بتائی۔ اس پر اس گاؤں کے ایک معمر بزرگ عثمان کمارا اٹھے اور اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے چند دن پہلے دیکھا تھا کہ آسمان گر گیا ہے اور ہر طرف کہرام مچا ہوا ہے۔ اسی اثنا میں سڑک پر ایک گاڑی رکتی ہے جس میں سفید لوگ بیٹھے ہیں جو ہمیں آواز دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ ہم تمہیں سلامتی دیں گے۔ اس پر یہ خواب ختم ہو گیا۔ اس کے بعد میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسا خواب ہے؟ اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کے آنے سے مجھے سمجھ آ گئی کہ خواب کا مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ میں کافی عمر کا ہو گیا ہوں۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ غیر افریقنوں کو، سفید لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ چنانچہ وہاں پر موجود سب لوگوں نے جماعت میں شمولیت کا فیصلہ کیا، بیعت کر لی اور وقف جدید کے سال کا بھی آخری تھا۔ اُن کو بتایا گیا کہ چندوں کی طرف توجہ کریں۔ اس بیعت کے بعد جب انہیں چندے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے چندہ بھی دیا اور ان میں ایمان اور اخلاص میں اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر لجنہ کینیڈا کہتی ہیں کہ ایک مجلس کے دورے کے دوران ایک خاتون نے بتایا کہ ان کی بارہ سال کی بچی کو سکول کی طرف سے اسّی ڈالر کا انعام ملا۔ اس سے وہ اپنی مرضی کا کچھ خریدنا چاہتی تھی لیکن سیکرٹری وقف جدید کی تحریک پر اس نے انعام کی یہ ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو اس طرح نوازا کہ اگلے دن عبدالسلام سائنس فیئر میں اس کی پہلی پوزیشن آئی اور اسے تین سو ڈالر کا انعام مل گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بچی کے ایمان اور اعتقاد کو پختگی عطا فرمائی۔

آجکل ایک نئی گیم فورٹ نائٹ (Fortnite) شروع ہوئی ہوئی ہے بعض بچے اس میں اپنی رقمیں ضائع کرتے ہیں۔ والدین کو بھی چاہئے اس سے ان کو روکیں اور تنظیموں کو، خاص طور پہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کو بھی چاہئے کیونکہ ایک کے بعد اگلے سٹیپ (step) پہ جانے کے لئے پھر کارڈ لیتے ہیں، پھر پیسے خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ پچھلے دنوں میں ایک آرٹیکل تھا، ایک تحقیق تھی کہ بعض ایسے گروہ، گروپ بن گئے ہیں جو بچوں کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں، ورغلاتے ہیں اور کارڈ لے کر دینے کے بہانے پھر ان کے والدین کے بنک اکاؤنٹ نمبر بھی لے رہے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد والدین کو پتہ لگتا ہے کہ ان کے بنک اکاؤنٹ میں رقمیں نہیں ہیں۔ اس گیم کی وجہ سے بچوں میں جونشہ کی طرح کی عادت پڑھ رہی ہے اس سے نہ صرف ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور غلط قسم کی سوچیں پیدا ہو رہی ہیں بلکہ بعض والدین کو نقصان بھی ہوا ہے۔ اس چیز سے بچنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، یہ احساس بچوں میں خاص طور پر وقف جدید کے لئے توجہ پیدا کرنا چاہئے۔

انڈیا کے کرناٹک صوبہ کے ایک انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں کہتے ہیں کہ خاکسار نائب ناظم مال اور وقف جدید کے ساتھ شامل ہوا۔ وہاں پر نائب ناظم مال نے وہاں کے لوکل معلم کے گھر میں اس بات کا ذکر کیا کہ دوران سال کیرالہ میں شدید بارشیں ہوئی ہیں اور کافی نقصان ہوا ہے اس لئے وقف جدید کی وصولی میں دقّت کا سامنا ہے اور اس کے بعد نائب ناظم مال نے معلم صاحب کے گھر سے جاتے ہوئے ان کے بچوں کو تحفۃً سو سو روپے دے دئے۔ کچھ عرصہ کے بعد کہتے ہیں مَیں دوبارہ اس جماعت میں دورے پر گیا تو معلم صاحب کے بچوں نے وہی سو سو روپے جو ان کو بطور تحفہ ملا تھا چندہ وقف جدید میں ادا کر دئے اور کہنے لگے کہ کیرالہ کے حالات چونکہ اس وقت سیلاب کی وجہ سے خراب ہیں اس لئے ہماری طرف سے یہ چندے کے طور پر قبول کر لیں۔ باوجود چھوٹی عمر کے ان کے دل میں چندے کی اہمیت زیادہ تھی۔

یو۔کے کی جماعت سے ہی ایک خاتون لجنہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے 2010ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کی وجہ سے گھر سے بھی نکال دیا گیا۔ اس وقت میرے پاس کوئی جاب (job) بھی نہیں تھا۔ مجھے بڑی شرمندگی ہوتی تھی کہ میں چندہ نہیں ادا کر سکتی۔ حالانکہ پہلے سال نومبائعین کے لئے چندہ جات دینا لازمی بھی نہیں ہے لیکن کہتی ہیں مجھے بہرحال فکر تھی۔ کہتی ہیں مَیں نے وعدہ کیا کہ جب مجھے جاب ملے گا تو میں نے جس دن سے بیعت کی ہے اسی وقت کے حساب سے چندہ ادا کروں گی۔ چند مہینے کے بعد مجھے جاب مل گیا۔ میں نے چندہ جات ادا کرنے شروع کر دئے۔ چندے کی برکات سے اللہ کے فضل سے ایک سال میں تین مرتبہ میری تنخواہ میں اضافہ ہوا۔ پھر کچھ عرصہ بعد پہلے والدین جنہوں نے مجھ سے رابطہ منقطع کیا تھا اُن سے رابطہ بھی بحال ہو گیا۔ تعلق قائم ہو گیا اور والدین کے ساتھ اچھے تعلقات بھی ہو گئے ہیں، شادی بھی ہو گئی ہے اور کہتی ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چیز بھی میسر ہے۔

لائبیریا سے کیپ ماؤنٹ (Cape Mount) کاؤنٹی کے لوکل معلم کہتے ہیں کہ نگبینا (Ngbina) جماعت میں چندہ وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ چند روز بعد ایک مخلص احمدی خاتون موسو کمارا (Musu Kamara) صاحبہ نے بتایا کہ جب آپ نے مالی قربانی کی برکات بیان کرتے ہوئے وقف جدید کے چندے کا ذکر کیا تو باقی لوگ اپنے چندے دے رہے تھے لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا اس لئے تحریک میں شامل نہ ہو سکی۔ کہتی ہیں کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ لوگ پھر آئے ہیں اور میں نے ایک سو لائبیرین ڈالر چندہ دیا لیکن صبح اٹھ کر حیران تھی کہ پیسے تو میرے پاس ہے نہیں۔ چندہ کیسے ادا ہو گیا لیکن خدا کا فضل ایسا ہوا کہ ابھی کچھ دیر پہلے ایک شخص آیا اور مجھے پانچ سو لائبیرین ڈالر دئے اور بتایا کہ یہ میرے بیٹے نے مجھے بھیجے ہیں۔ یعنی اس خاتون کے بیٹے نے۔ لہٰذا اپنی خواب کو پورا کرتے ہوئے سو لائبیرین ڈالر چندہ ادا کرنے آئی ہوں۔

بہت سے اور ایسے واقعات ہیں کہ عورتیں بعض دفعہ چندہ دینے میں بلکہ اکثر مردوں کی اصلاح کرتی ہیں ان کو چندوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور اس اہمیت کو مردوں سے زیادہ سمجھتی ہیں۔

گنی کناکری کے ابوبکر صاحب لکھتے ہیں جو ایک جماعت کے صدر ہیں، زراعت کے شعبہ سے منسلک ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے اکثر جماعت کے مبلغین اور معلمین چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے تھے لیکن میں تھوڑی بہت رقم ادا کر دیا کرتا جبکہ میری اہلیہ اس معاملے میں بڑی پابند تھی اور ہمیشہ اہتمام سے چندہ ادا کرتی تھی اور مجھے بھی چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی تھی۔ اس پر میں اسے یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ جب بہت زیادہ پیسے ہوں گے تو پھر چندہ دے دیا کروں گا۔ اس پر وہ کہتی کہ زیادہ پیسے تب ہی ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کا حق پورا کریں گے۔ اس طرح میری اہلیہ نے زبردستی مجھ سے چندہ ادا کروانا شروع کر دیا۔ جب میں نے پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنا شروع کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے اور زراعت کے شعبہ میں ڈگریاں لینے والوں کی فصلوں کو وہ پھل نہیں لگا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز اور ناسمجھ کو عطا کرنا شروع کیا۔ اب میں زمینوں سے فصل تب ہی گھر لاتا ہوں جب ان کا پورا حساب کر کے لوکل مشنری کو چندہ دے کر اس سے رسید کٹوا لیتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست زابلو صاحب کو خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ بیعت کے بعد باقاعدہ خطبات سنتے ہیں اور ایک پُرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ ذاتی رقم خرچ کر کے جماعتی لٹریچر خرید کر غیر احمدی احباب کو دیتے ہیں۔ زابلو صاحب ایک ہوٹل میں کام کرتے تھے اور اچھی پوسٹ پر تھے لیکن اب ان کے پاس نوکری نہیں ہے اور ان کی اہلیہ ہی گھر کے خرچ برداشت کرنے میں ان کی مدد کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کچھ دن پہلے انہوں نے فون پر کہا کہ میں تیس ہزار فرانک سیفا (CFA Frank) بطور چندہ وقف جدید بھیج رہا ہوں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کیونکہ میں ان کے حالات سے واقف تھا، کہ آپ کے حالات اچھے نہیں تو بیشک کم ادا کریں۔ یہ رقم زیادہ ہے آپ کے لئے اور جلسہ سالانہ بھی آ رہا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا تھا کہ بیس ہزار فرانک چندہ دیتے ہیں لیکن میری اہلیہ کا اصرار ہے کہ ہم نے تیس ہزار فرانک سیفا ہی دینا ہے اور اللہ کے فضل سے پھر وہ جلسہ میں بھی شامل ہوئے۔ تو اس طرح بہت سی جگہ عورتیں ہیں جو مردوں سے بھی قربانیاں کرواتی ہیں۔

آسٹریلیا کی ایک جماعت کے صدر بیان کرتے ہیں کہ ایک مخلص دوست اپنا چندہ وقف جدید ادا کر چکے تھے۔ 20 دسمبر کو عاملہ ممبران کو ایک دفعہ پھر خصوصی تحریک کے ذریعہ بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان سے رابطہ کیا گیا تو پھر انہوں نے ایک بہت خطیر رقم ادا کر دی۔ اگلے روز شام کو کہتے ہیں ان کا فون آیا اور بڑے جذباتی انداز سے کہنے لگے کہ خاکسار نے چندہ وقف جدید کی جو ادائیگی کی تھی وہ ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ کہنے لگے کہ مَیں تین سال سے ایک فوڈ ٹیک اوے چلا رہا ہوں اور پچھلے تین سالوں میں ایک بھی دن ایسا نہیں آیا کہ اس قدر کسٹمر آئے ہوں، گاہک آئے ہوں جتنے اس دفعہ چندہ ادا کرنے کے بعد آئے۔

اسی طرح انڈونیشیا کا ایک واقعہ ہے۔ ایمان پر قائم رہنے کے یہ ایسے واقعات ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ انڈونیشیا میں ایک نومبائع جنہوں نے 2016ء میں بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد ان کی فیملی اور پڑوسیوں کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ ایک روز ان کی فیملی کے کئی افراد نے ان کو کافی مارا اور انہوں نے جماعت چھوڑنے پر مجبور کیا۔ ان کو مبلغ سے ملنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد وہ چھپ کر مبلغ سے ملتے تھے۔ ہمارے مبلغ نے انہیں بتایا کہ قربانی تو جماعت میں آنے کے بعد کرنی پڑتی ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں بہرحال قربانی کروں گا۔ مخالفت چاہے بڑھتی جائے۔ اور چندہ اور مالی قربانی کی اہمیت بھی ان کو بتائی گئی۔ موصوف نے بیعت کے ایک ماہ کے بعد ہی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ مستقل نوکری ہی نہیں تھی۔ اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے کاموں سے جو بھی اجرت ملتی اس سے فوراً کچھ رقم چندے کے لئے علیحدہ کر لیتے۔ لوگوں سے چھپ کر رات کے

وقت مشن ہاؤس آتے۔ مشن ہاؤس جانے سے پہلے گاؤں کے مختلف چکر لگاتے تا کہ لوگ انہیں مشن ہاؤس جاتا نہ دیکھ لیں اور اس حالت میں بھی موصوف نے باقاعدگی سے مشن ہاؤس سے رابطہ رکھا اور چندہ ادا کرنے کے لئے آتے رہے۔

ایک اور واقعہ ہے۔ جو احمدی نہیں ان کو بھی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح تحریک ہوتی ہے۔ مالی کی جماعت کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وقف جدید کے حوالے سے ریڈیو 'احمدیہ کِیْتا'' پر میرا خطبہ چل رہا تھا۔ گزشتہ سال کے خطبہ کی ریکارڈنگ چل رہی تھی۔ اسی دوران وہاں شہر سے 45 کلومیٹر دور ایک گاؤں کے چیف نے فون کر کے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ جب ہم تبلیغ کے لئے وہاں گئے تو چیف نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ جب خلیفۂ وقت وقفِ جدید کے حوالے سے مختلف ممالک کے ایمان افروز واقعات بتا رہے تھے تو انہیں سن کر، ہم گاؤں والوں پر ان کا عجیب حیرت انگیز اثر ہوا اور ہمیں افسوس ہوا کہ کیوں اب تک ہم اس پاکیزہ تحریک میں حصہ نہیں لے سکے تو اس لئے مَیں نے آپ کو فون کر کے بلایا ہے۔ وہاں احمدیوں کے ٹی وی لگے ہوئے ہیں جس پر وہ خطبہ دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے نہ کہ ریڈیو پہ۔ تب تبلیغ کا پروگرام بھی کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی دن پچاسی افراد نے احمدیت قبول کی۔ گاؤں والوں نے اُسی وقت ایک بوری مکئی اور ہزار فرانک وقف جدید کی بابرکت تحریک میں پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ بھی عجیب عجیب طریقے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو نہ صرف لوگوں تک پہنچا رہا ہے بلکہ مددگار بھی پیدا فرما رہا ہے۔

بینن کے لوکوسا (Lokossa) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ لوکوسا کی ایک جماعت میں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ کچھ روز بعد ہمارا ریجنل جلسہ بھی تھا اس میں شامل ہونے کے لئے بھی تحریک کی گئی۔ کہتے ہیں اس وقت صدر جماعت غفار صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ انہوں نے کچھ رقم جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے جمع کر رکھی ہے لیکن چندہ بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کیا کرنا چاہئے؟ کہتے ہیں میں نے اس پہ کہا کہ جلسہ میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ چندہ بعد میں ادا کر دیں۔ کہتے ہیں چند روز کے بعد جب وہ جلسہ میں مجھے ملے تو کچھ رقم مجھے دے دی اور کہنے لگے یہ میرا چندہ لے لیں تو کہتے ہیں میں نے سیکرٹری مال کو کہا کہ ان کو رسید کاٹ کر دے دیں۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ غفار صاحب نے وہی رقم جو چندے میں ادا کی ہے جو انہوں نے جلسہ میں آنے کے لئے جمع کی تھی اور یہ خود بمع اپنے اہل وعیال کے پندرہ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سنتے ہیں اور پھر تزکیہ نفس کے سامان بھی کرتے ہیں، ہر قربانی کے لئے تیار بھی رہتے ہیں۔ اصل میں یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اگر ان اندھوں کو اللہ تعالیٰ عقل دے جو عقل کے اندھے ہیں تو ان کو نظر آ جانا چاہئے کہ ان کا جو اخلاص اور وفا ہے اور قربانیاں ہیں کیا یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا واضح ثبوت نہیں؟ عقل پر ان کے پردے نہ پڑے ہوں تو یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کا ثبوت ہے جو کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو آگے بڑھانے کے لئے آئے، دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے اگر ان مسلمانوں کو یہ عقل آ جائے اور کاش کہ عقل آ جائے اور یہ حقیقت کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام جلد ہی دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کی وہ جگ ہنسائی جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ہو رہی اور جس طرح اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے وہ اس سے بالکل الٹ ہم دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن بہرحال ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں۔ قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر واضح کریں۔

اب میں کچھ کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اکسٹھواں سال جو 31 دسمبر 2018ء کو ختم ہوا تھا اس میں افرادِ جماعت احمدیہ کو اکانوے لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال سے دو لاکھ اکہتر ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ پاکستان اپنی پوزیشن جو ہے اُسے برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ جو پوزیشن والے پہلے دس ممالک ہیں ان میں برطانیہ نمبر ایک پہ ہے۔ تحریک جدید میں جرمنی تھا تو امیر صاحب نے کہا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقف جدید میں ہم اوپر آئیں گے اور یہ کافی فرق سے اوپر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ان کو بڑھنے کی توفیق دے۔ پھر نمبر دو پہ جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ میں امریکہ کو بھی بتا دیتا ہوں کہ ان کا اور کینیڈا کا بڑا معمولی سا فرق رہ گیا ہے۔ اگر انہوں نے زیادہ کوشش نہ کی تو یہ پہلے نمبر سے تیسرے نمبر پر آئے تھے تو اب شاید اَور پیچھے چلے جائیں۔ پھر کینیڈا چوتھے نمبر پر ہے۔ پھر ہندوستان ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر گھانا ہے۔ پھر وہاں مڈل ایسٹ کی ایک اور جماعت ہے۔

اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہی ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا پہلے نمبر پر ہے۔ ماریشس۔ پھر نائیجیریا ہے۔ پھر تنزانیہ۔ پھر برکینا فاسو اور پھر بینن۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سترہ لاکھ بتیس ہزار افراد چندے میں شامل ہوئے اور اس سال شاملین کی تعداد میں جو اضافہ ہے وہ ایک لاکھ تئیس ہزار کا ہے۔ اور تعداد میں اضافے میں جو نمایاں کام کیا ہے اس میں نائیجر، سیرالیون، نائیجیریا، کیمرون، بینن، گیمبیا، کونگو کنساشا، تنزانیہ، لائبیریا اور سینیگال شامل ہیں۔

وقف جدید میں چندہ بالغان اور اطفال علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے یہ خاص طور پر پاکستان میں اور کینیڈا میں بھی شروع ہے۔ اس میں بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتیں یہ ہیں۔ پہلے نمبر پر لاہور ہے دوسرے پر ربوہ پھر کراچی اور جو اضلاع ہیں وہ پہلے نمبر پر سیالکوٹ پھر اسلام آباد پھر فیصل آباد پھر راولپنڈی پھر سرگودھا پھر گوجرانوالہ، ملتان، حیدرآباد، میرپور خاص اور ڈیرہ غازی خان۔

دفتر اطفال میں پاکستان کی جو تین بڑی جماعتیں ہیں ان میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے اور سوم ربوہ ہے۔ اور اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے اسلام آباد۔ پھر سیالکوٹ۔ پھر راولپنڈی۔ پھر سرگودھا۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر حیدرآباد۔ پھر ڈیرہ غازی خان۔ پھر شیخوپورہ۔ پھر عمرکوٹ اور پھر ننکانہ صاحب۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر ایک پہ ہے۔ نمبر دو مسجد فضل (Fazal Mosque)، پھر برمنگھم ساؤتھ (Birmingham South)، پھر جلنگھم (Gilingham)، پھر برمنگھم ویسٹ (Birmingham West)، پھر اسلام آباد (Islamabad)، پھر ہیز (Hayes) پھر بریڈفورڈ نارتھ (Bradford North)، اور نیو مولڈن (New Malden)، اور پھر گلاسگو (Glasgow)۔

ریجن کے لحاظ سے لنڈن بی (London B) ریجن پہلے نمبر پر ہے۔ پھر لنڈن اے (London A) ریجن ہے۔ پھر مڈلینڈز (Midlands) ریجن ہے۔ پھر چوتھے نمبر پر نارتھ ایسٹ (North East) ریجن ہے اور پانچویں پر مڈل سیکس (Middlesex) ریجن ہے۔

دفتر اطفال کی یہاں برطانیہ کی بھی رپورٹ ہے۔ اس کے لحاظ سے بریڈفورڈ ساؤتھ (Bradford South) نمبر ایک پر ہے۔ سربٹن (Surbiton) نمبر دو۔ پھر گلاسگو (Glasgow)۔ پھر روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ پھر اسلام آباد (Islamabad)۔ پھر روہیمپٹن (Roehampton)۔ پھر مچّم پارک (Mitcham Park)۔ پھر بیٹرسی (Battersea)۔ مولڈن میئر (Malden Manor) اور Mosque ویسٹ۔

جرمنی کی پانچ لوکل عمارتوں میں نمبر ایک پر ہیمبرگ (Hamburg) ہے۔ نمبر دو پر فرینکفرٹ (Frankfurt) ہے۔ پھر ویزبادن (Wiesbaden) ہے۔ پھر مورفلڈن والڈورف (Mörfelden-Walldorf) ہے۔ پھر ڈِٹسن باخ (Dietzenbach) ہے۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔ سلیکون ویلی (Silicon Valley)، پھر سیاٹل (Seattle)، پھر ڈیٹرائٹ (Detroit)، سلور سپرنگ (Silver Sprint)، سینٹرل ورجینیا (Central Virginia)، بوسٹن (Boston)، ڈیلس (Dallas) لورل (Laurel)، جارجیا کیرولائنا (Georgia, Carolina)، یارک (York)۔

اور پھر وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں۔ وان (Vaughan)۔ نمبر دو پہ کیلگری (Calgary)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر بریمپٹن (Brampton)۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔

اور جو دس بڑی جماعتیں ہیں۔ ڈرہم (Durham)، ونڈسر (Windsor)، بریڈفورڈ (Bradford)، ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)، سسکاٹون نارتھ (Saskatoon North)، سسکاٹون ساؤتھ (Saskatoon South)، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)، ملٹن ویسٹ (Milton West)، ہملٹن ویسٹ (Hamilton West)، ایبٹس فورڈ (Abbotsford)۔

دفتر اطفال کی پانچ نمایاں پوزیشنیں ہیں۔ ڈرہم (Durham) نمبر ایک پہ۔ پھر ملٹن ویسٹ (Milton West)۔ پھر بریڈفورڈ (Bradford)۔ پھر ہملٹن ساؤتھ (Hamilton South) اور سسکاٹون (Saskatoon)۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے جو صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، جموں وکشمیر، کرناٹکا، تیلنگانا، تامل ناڈو، اڑیشہ، ویسٹ بنگال، پنجاب، دہلی، اُتر پردیش۔

اور وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں: حیدرآباد نمبر ایک پہ۔ قادیان نمبر دو۔ پاتھا پریام (Pathapiriyam)۔ کالیکٹ۔ کولکتہ۔ کالیکٹ نمبر چار پہ ہے اور کولکتہ، بنگلور، چینائی،

کارولائی، رشی نگر اور دہلی۔

آسٹریلیا کی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں ہیں کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن لانگوارن (Melbourne Long Varren)، پینرتھ (Penrith)، ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، برزبن (Brisbane)، ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)، برزبن لوگان (Brisbane Logan)، کینبرا (Canberra) اور پلمپٹن (Plumpton)۔

اطفال میں آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں پینرتھ (Penrith)، ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)، برزبن لوگان (Brisbane Logan)، ملبرن لانگ وارن (Melbourne Long Varren)، ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)، برزبن ساؤتھ (Brisbane South)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، ماؤنٹ ڈروئیٹ (Mount Druitt)، کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن ایسٹ (Melbourne East)۔

کیونکہ یہ نام اردو میں لکھے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے بولنے میں غلطی لگ گئی ہو لیکن بہرحال مقامی جماعتوں کو یہ اطلاعیں تو مل چکی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ... از صفحہ 2

ہیں اور جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کو بھی دینی علم نہیں ہوتا، وہ بھی جو ملّاں کہتا ہے اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں اور پھر معاشی بدحالی اور روزگار کی کمی بھی انتہاپسندی کو پھیلنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس کا حل یہی ہے کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم اور روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضورانور نے فرمایا: آپ احمدیوں میں ایسا نہیں دیکھیں گے کہ ان میں کوئی انتہاپسندی کی طرف مائل ہو۔ کیونکہ احمدی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو جانتے ہیں۔ اس لئے وہ radicalise نہیں ہوتے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں آباد جو احمدی ہے، اس کا رویہ اور کردار اور عمل ایک جیسا ہی ہے کیونکہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

کانگریس مین نے انتہاپسندی اور پُرتشدد کارروائیوں کے خلاف جماعت احمدیہ کے کردار کی اہمیت کو بیان کیا اور کہا کہ مسلم دنیا میں حضورانور ہی حقیقی راہنما ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ تمام مسلمان حضورانور کے ارشادات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ **اس پر حضورانور نے فرمایا:** انتہاپسندی کے خلاف جنگ کا حل شاید ہماری زندگی میں تو نہ ہو لیکن آنے والی نسل کی زندگی میں شاید ہوجائے۔

☆ گوئٹے مالا میں ہسپتال کے قیام اور اس کے افتتاح کا ذکر تھا۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ ہم نے وہاں یہ ہسپتال صرف عوام کی خدمت کے لئے کھولا ہے۔ ہم نے وہاں سے کوئی رقم نہیں کمانی۔ ہم نے افریقہ کے مختلف ممالک میں ہسپتال اور بہت زیادہ سکول کھولے ہیں اور بلاتمیز رنگ ونسل، مسلمان، عیسائی سب طلباء پڑھتے ہیں۔

☆ یہاں امریکہ میں آنے کے مقصد کے حوالہ سے بات ہوئی تو **حضورانور نے فرمایا:** تین مساجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ پھر گوئٹے مالا میں ہسپتال کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملنا تھا اور پھر آپ جیسے شرفاء سے ملنا تھا۔

☆ رکن کانگریس مائیکل مک کاؤل نے احمدیہ مسلم کاکس (Caucas) کا ذکر کیا تو حضورانور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ اس کے چیئرمین ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اُن کے قریبی دوست رکن کانگریس پیٹر کنگ (Peter King) آف نیویارک اِس کے چیئرمین ہیں۔

☆ جلسہ سالانہ یوکے کا ذکر ہونے پر **حضورانور نے فرمایا** کہ دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان آتے ہیں، چالیس ہزار کے لگ بھگ تعداد ہوجاتی ہے۔ ایک فارم (farm) میں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے اور ایک عارضی ویلیج (village) تعمیر کیا جاتا ہے۔ اس سارے کام کا ستر فیصد والنٹیئرز (volunteers) کرتے ہیں۔ وہاں پولیس ڈیوٹی پر آتی ہے تو کہتی ہے کہ ہمارے یہاں آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ کے نوجوانوں نے سیکیورٹی کا سارا کام سنبھالا ہوا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: یہاں بھی باہر پولیس ہے وہ اپنی ڈیوٹی پر ہیں۔ اندر سے تو کسی انتظام، سیکیورٹی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، باہر سے ہوسکتا ہے۔

☆ کانگریس مین نے حضورانور کے لندن قیام اور پاکستان میں جماعت پر روا رکھے جانے والے مظالم اور حقوق سے محرومی کا ذکر کیا۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ لندن میں مقیم ہوں اور پاکستان میں پرسیکیوشن اور اپنے فرائض منصبی ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے نہیں جاسکتا۔

حضورانور نے فرمایا: پاکستان میں 1974ء میں اُس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قانون بنایا تھا کہ احمدی قانونی اور آئینی تقاضوں کے پیش نظر غیرمسلم ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ یہاں لندن آنے سے قبل میں ربوہ میں رہا ہوں۔ ربوہ، لاہور سے 100 میل کے فاصلہ پر ہے اور اسلام آباد سے قریباً اڑھائی صد میل کا فاصلہ ہے۔ ربوہ کی 97 فیصد آبادی احمدی ہے۔ اس کے باوجود وہاں کی لوکل کونسل میں ہمارا کوئی ممبر نہیں ہے۔ وہاں کی لوکل کمیٹی کی انتظامیہ میں ہمارا کوئی ممبر نہیں ہے۔ اب وہاں دو فیصد اقلیت ہم پر مسلّط ہے اور ہم پر ربوہ میں حکومت کررہی ہے۔ ووٹ کے حق سے محرومی کے حوالہ سے حضورانور نے فرمایا کہ حکومت نے ہمارے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اپنے آپ کو غیرمسلم تسلیم کرو تو پھر ووٹ کا حق ملے گا۔ حضورانور نے فرمایا آپ جو مجھے سمجھتے ہیں، سمجھیں لیکن مجھ کو مجبور نہیں کرسکتے کہ میں اپنے آپ کو غیرمسلم کہوں۔

حضورانور نے فرمایا: میں پاکستان میں رہتا تھا، وہاں جماعت کا ہیڈ (ناظر اعلیٰ) تھا۔ جماعت کے خلاف جو قوانین ہیں ان کی وجہ سے میں خود بھی گیارہ دن جیل میں رہا ہوں۔ جبکہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا، کسی کو مارا نہیں، کسی مخالف نے جھوٹی شکایت کردی۔ پھر بعد میں مجسٹریٹ نے دیکھا کہ شکایت جھوٹی ہے اور غلط طور پر قید کیا گیا ہے تو رہائی عمل میں آئی۔

حضورانور نے فرمایا: ضیاء الحق نے اپنے دور میں جماعت کے خلاف سخت قوانین بنائے۔ السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، تین سال قید کی سزا ہوگی۔ بچوں کے نام مسلمانوں کے نام کی طرح نہیں رکھ سکتے، شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی وجہ سے احمدیوں پر مقدمات بنے۔ آجکل مختلف چارجز کی وجہ سے بہت سے احمدی جیل میں ہیں۔

ہم اپنی مساجد میں جاتے ہیں، اذان نہیں کہہ سکتے، مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

☆ رکن کانگریس نے اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کیوں جماعت احمدیہ کو غیرمسلم قرار دلوایا جبکہ وہ خود تو ایک سیکولر راہنما کہتا تھا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: ایک تو یہ کہ بھٹو نے سوچا کہ احمدی ملک میں اہمیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ الیکشن میں احمدیہ کمیونٹی نے اس کے لئے کام کیا تھا اور خاص کر اُن علاقوں میں کیا تھا جہاں اس کو کوئی جانتا نہ تھا۔ ہماری جماعت ایک منظم جماعت ہے۔ ہمارے پاس ووٹ تھے۔ چنانچہ احمدیہ کمیونٹی ہی بھٹو کو اس سٹیج پر لائی تھی کہ اُس نے حکومت بنائی۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ بھٹو مسلم ورلڈ کا لیڈر بننا چاہتا تھا۔ اس نے پاکستان میں summit کانفرنس کا بھی انعقاد کیا جس میں مسلم ممالک کے سربراہان شامل ہوئے۔ بھٹو نے سوچا کہ اگر احمدیوں کو غیرمسلم قرار دے دوں تو مسلمان ممالک میں میرا ایک مقام بن جائے گا۔ یہ سارا معاملہ پولیٹیکل طور پر ہوا۔

☆ حضورانور کے لندن آنے کے حوالہ سے بات ہوئی تو **حضورانور نے فرمایا** کہ میں تو چوتھے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر چند دن کے لئے لندن آیا تھا۔ مجلس انتخاب خلافت میں شامل تھا۔ میں تو واپس جانے کے لئے آیا تھا۔ خلیفۃ المسیح منتخب ہوا۔ اب میں پاکستان واپس نہیں جاسکتا تھا۔ وہاں کسی کو السلام علیکم نہیں کہہ سکتا، خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا تھا، اپنی ذمہ داری بحیثیت خلیفۃ المسیح ادا نہیں کرسکتا تھا۔

حضورانور نے فرمایا: آج میں نے یہاں ہیوسٹن میں خطبہ جمعہ دیا ہے جو ساری دنیا میں یہاں سے ٹیلی کاسٹ ہوا ہے اور اس کا آٹھ زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ جبکہ پاکستان میں یہ نہیں ہوسکتا تھا۔

اِس پر کانگریس مین نے کہا: اس صورتحال میں حضورانور اگر پاکستان گئے تو ان کو گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہوتا۔

حضورانور نے فرمایا: پاکستان میں ملّاں کا زور ہے۔ مشرف جب صدر تھا تو اُس نے فیصلہ کیا تھا کہ مشترکہ انتخاب ہوگا اور احمدی پاکستان کے شہری ہونے کے لحاظ سے ووٹ دے سکتے ہیں تو اس فیصلہ پر ملاں نے بہت شور مچایا تو اُس نے ملاں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

حضورانور نے فرمایا: جو بھی حکومت ہو وہ ملاں کے دباؤ میں آجاتی ہے۔ اب عمران خان کی حکومت ہے، اس نے بھی ملاں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ پروفیسر عاطف میاں جو یہاں امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، ان کو عمران خان نے حکومت کی اکنامک ایڈوائزری کونسل (economic advisory council) میں رکھا تھا۔ اس پر ملاں نے شور مچایا کہ یہ احمدی ہے، اس کو نکالو۔ چنانچہ حکومت نے نکال دیا اور کہا کہ اپنا استعفیٰ دے دو۔ ہم ملاں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

☆ ملاقات کے آخر پر رکن کانگریس نے عرض کیا کہ حضورانور دنیا سے انتہاء پسندی کے خاتمے اور امریکہ میں امن کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ اور درخواست کی کہ حضورانور بھی ہمارے لئے دعا کریں۔ حضورانور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دنیا سے انتہاء پسندوں کا خاتمہ کرے اور دنیا میں امن قائم ہو۔

☆ اس رکن کانگریس نے عرض کیا کہ تمام مسلم امہ کو بلکہ تمام دنیا کو حضورانور کی راہنمائی اور پیغام کی ضرورت ہے۔

☆ آخر پر موصوف نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات پانچ بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔

☆ بعدازاں پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب ایک یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس تختی پر درج ذیل عبارت تحریر کی گئی تھی۔

”30/جون 1998ء بروز منگل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مسجد کا افتتاح سابق امیر جماعت امریکہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے بروز جمعۃ المبارک دو اپریل 2004ء کو کیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پیغام بھیجا۔

’الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ ہیوسٹن کو ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ بہت مبارک فرمائے اور تمام مالی قربانی کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ اسی طرح مساجد سے وابستہ تمام برکات سے اس علاقہ، اس شہر اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو فیضیاب فرمائے۔

مساجد کی تعمیر کی اصل غرض وغایت یہی ہے کہ ان میں خدا کے بندے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے جمع ہوں اور مساجد کی اصل زینت ان نمازیوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ پس آپ کا اصل کام اب شروع ہوا ہے کہ آپ نے خالص اللہ کی خاطر عبادت کرنے والے نمازیوں سے اس مسجد کو آباد کرنا ہے۔ اللہ آپ کو اپنے خالص عبادت گزار بندوں میں شامل کرے اور یہ مسجد ایسے ہی عبادت گزار بندوں سے پُر رہے۔‘

آج 21/اکتوبر بروز اتوار یہ تختی حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے تاریخی دورہ کی یادگار کے طور پر نصب کی جارہی ہے۔“

تختی کی نقاب کشائی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

پروفیسر کریگ کانسیڈائن Craig Considine ماہر سوشیالوجی رائس یونیورسٹی امریکہ اور پروفیسر عمران البداوی ماہر علوم مشرق وسطیٰ اور عربی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ملاقات کے آغاز پر دونوں پروفیسر

صاحبان نے اپنا تعارف کروایا۔ بعد ازاں پروفیسر عمران البداوی نے حضور انور کی خدمت میں اپنی کتاب (The Quran and the Armaic Gospel Traditions) پیش کی۔ حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر البداوی صاحب نے اپنے موجودہ پراجیکٹ کے بارہ میں بتایا جو کہ معاشرہ اور قرآن کے متعلق ہے اور ساتھ ہی ایک کانفرنس کا ذکر کیا جس کا اہتمام انہوں نے کیا تھا اور پاکستان سے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے اس میں شمولیت کی تھی۔ پروفیسر موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی پیش کردہ قرآن کی تشریح بالکل حقائق کے مطابق ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے اس کام کو سراہتے ہیں اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے پروفیسر البداوی صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دیباچہ تفسیر القرآن کا مطالعہ کیا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ نہیں پڑھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو یہ کتاب دی جائے۔ چنانچہ پروفیسر صاحب کو یہ کتاب مہیا کر دی گئی۔ اس پر موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: دیباچہ تفسیر القرآن کے پہلے حصہ میں مذاہب اور مذاہب کے مابین موازنہ کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد پروفیسر کانسیڈائن نے اپنی کتاب کے لئے تعلیمی کام کا ذکر کیا جو کہ ڈبلن (آئرلینڈ) اور باسٹن (امریکہ) میں نوجوان مسلمان لڑکوں کے خیالات اور عادات کے بارے میں ہے۔

حضور انور نے پروفیسر صاحب سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے نوجوان مسلمان لڑکیوں کو اس میں شامل کیوں نہیں کیا؟ اس پر پروفیسر صاحب نے کہا کہ اس کی وجہ لڑکیوں کے انٹرویو کے لئے سماجی رکاوٹیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی بھی تحقیق مسلمان لڑکیوں کے انٹرویو کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ حضور انور نے پروفیسر صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ اس کام کے لئے دنیا کے مختلف حصوں کا سفر اختیار کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ افریقہ، ایشیا یا آسٹریلیا اور وہ احمدی مسلمان لڑکیوں کے انٹرویو سے اس کا آغاز کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان خاتون کو دینی علم ہے، دینی علم پر عبور حاصل ہے۔ حضور انور نے فرمایا: عورت کا اسلام میں بڑا کردار ہے، بڑا مقام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب آپ کی اگلی کتاب ”Woman in Islam“ پر آنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ احمدی مسلم خاتون سے انٹرویو پاکستان میں لیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا۔

پروفیسر صاحب نے حضور انور کی راہنمائی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اب ان کو اپنی نئی کتاب کے لئے راہنمائی مل گئی ہے۔

اس بات کا بھی ذکر ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”پیس سمپوزیم یوکے“ کے موقع پر اپنے ایڈریس میں پروفیسر کانسیڈائن کا حوالہ دیا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بعد میں، میں نے پروفیسر صاحب کا ایک ٹویٹ بھی پڑھا تھا جس میں انہوں نے حوالہ دینے کی خبر ملنے کا ذکر کیا تھا۔ اس پر پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ انہیں بڑی خوشی ہے کہ اتنی بڑی ہستی نے ان کا حوالہ کے طور پر ذکر کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہیوسٹن کے پہلے تاریخی دورہ کی یادگار میں تختی کی نقاب کشائی

رکن امریکی کانگریس Michael McCaul صاحب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

پروفیسر کریگ کانسیڈائن اور پروفیسر عمران البداوی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

پروفیسر البداوی صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ والد صاحب کا تعلق ملائشیا سے ہے اور والدہ صاحبہ مصری ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اس بیک گراؤنڈ کی وجہ سے تو آپ کو عربی زبان کا ماہر ہونا چاہئے۔ پروفیسر البداوی صاحب نے عرض کیا کہ وہ بنیادی طور پر عربی پر عبور رکھتے ہیں بلکہ وہ عربی زبان اور ادب پڑھاتے رہے ہیں۔

حضور انور نے پروفیسر صاحبان سے فرمایا کہ یو کے جلسہ پر آئیں، وہاں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں اور چالیس ہزار کے لگ بھگ حاضری ہوتی ہے۔ امسال اگست 2019ء کے پہلے ہفتہ میں یہ جلسہ ہے۔

پروفیسر کانسیڈائن صاحب نے عرض کیا کہ ملاقات کے لئے آنے سے قبل، ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینیٹی فرسٹ یوکے کے ایک پروگرام میں جو خطاب فرمایا تھا وہ سن رہے تھے۔ اس خطاب میں حضور انور نے وہ حدیث پیش فرمائی تھی جس میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں بھوکا تھا، میں پیاسا تھا اور میں ننگا تھا، تم نے نہ مجھے کھانا دیا، نہ پانی دیا اور نہ لباس مہیا کیا۔ پروفیسر موصوف نے عرض کیا کہ میرے بہت سے احمدی احباب دوست ہیں اور میرے ان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔

پروفیسر البداوی صاحب نے عرض کیا کہ وہ اپنے لیکچرز میں جہاد کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کا موقف پیش کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ چارٹر آف مدینہ کو اپنا لیں تو پُرامن معاشرہ بنا لیں گے۔ آج اسلامی دنیا اس پر بالکل عمل نہیں کر رہی لیکن یہ انسانی حقوق کا پہلا قانون تھا۔ جس پر اگر عمل کیا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

اب پاکستان میں عمران خان صاحب نے کہا تھا کہ میں اس پر عمل کروں گا لیکن وہ نہیں کر سکا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ چارٹر آف ہیومن رائٹس ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو پھر کسی فریق، کسی قوم کی حق تلفی نہیں ہوگی اور کسی سے زیادتی نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: چارٹر آف مدینہ اور آخری خطبہ حجۃ الوداع یہ سچا اسلام ہے اور یہ اصل اور حقیقی اسلام ہے۔

چارٹر آف مدینہ میں حکومتی طرز طریق بتایا گیا ہے جبکہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں انسانی اقدار کا قیام اور انسانی حقوق کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے۔

آخر پر پروفیسر البداوی صاحب نے عرض کیا کہ وہ حضور انور کو رائس یونیورسٹی کے بیکر انسٹیٹیوٹ میں خطاب کی دعوت دینا چاہتے ہیں جو کہ مختلف راہنماؤں کو مدعو کرنے والا معتبر ترین ادارہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا شائد مستقبل میں کسی وقت دورہ کے دوران شیڈول کی مناسبت سے یہ ممکن ہو سکے۔

حضور انور نے پروفیسر کانسیڈائن صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کیتھولک مذہب پر عمل کر رہے تھے؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ شائد اس وجہ سے کہ وہ آئرش نسل کے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مذہب پر عمل کرنے والا شخص بہتر ہے چاہے مذہب کوئی سا ہو۔

یہ ملاقات پانچ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر دونوں پروفیسر صاحبان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)..........

جماعت احمدیہ البانیا کے گیارھویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

البانیا جنوب مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے جس کی آبادی تین ملین سے کچھ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوب مشرقی یورپ میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی مسجد، ''مسجد بیت الاوّل'' اس ملک میں ہے۔ مسجد کے اردگرد کافی رقبہ بھی جماعت کی ملکیت ہے، جس میں ایک تین منزلہ مشن ہاؤس بھی موجود ہے۔

مورخہ 21 اکتوبر 2018ء بروز اتوار مسجد اور اس کے صحن میں جماعت احمدیہ البانیا کے 11 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔

شاملین میں البانیا کے مختلف شہروں سے مہمانانِ کرام کے علاوہ ہمسایہ ملک کوسووو (Kosovo) سے مکرم جناح الدین سیف صاحب مبلغ و صدر جماعت مع وفد، مکرم مفیظ الرحمان صاحب مبلغ و صدر جماعت احمدیہ بوسنیا مع وفد اور مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ و صدر جماعت احمدیہ مقدونیا مع وفد دو بسوں پر تشریف لائے اور جلسہ میں شریک ہوئے۔ مونٹے نیگرو سے بھی وفد آیا تھا۔ اس کے علاوہ جلسہ میں جرمنی اور یوکے کی بھی نمائندگی تھی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب انچارج سینٹرل بنگلہ ڈیسک یوکے نے کی۔ تلاوت کی جانے والی آیات کا البانین ترجمہ پیش کئے جانے کے بعد مکرم Artan Mavraj صاحب آف کوسووو نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام ''خاتمہ مشتمل برمرثیہ تفرقہ حالت اسلام'' کا البانین ترجمہ پیش کیا۔ جلسہ کے دوران درج ذیل موضوعات پر البانین زبان میں 5 تقاریر پیش کی گئیں۔

1۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔ ازمکرم Ilirian Ibrahimi صاحب، کوسووو۔

2۔ جوئے کے متعلق مذاہب عالم کی تعلیمات اور جدید تحقیقات۔ ازمکرم Sali Beja صاحب، البانیا۔

3۔ زندہ خدا پر ایمان۔ از خاکسار صمد احمد غوری۔

4۔ جہاد بالقرآن۔ ازمکرم Bujar Ramaj صاحب نائب صدر جماعت البانیا۔

5۔ حلال کمائی کے ذرائع۔ از مکرم Valdon Mustafa صاحب، کوسووو۔

جلسہ سالانہ البانیا 2018ء کے موقع پر ممبر آف پارلیمنٹ مکرم Besnik Bare صاحب تقریر کرتے ہوئے

ان تقاریر کے علاوہ پروجیکٹر کے ذریعہ البانین زبان میں dubbed درج ذیل Videos بھی دکھائی گئیں:

1.Ahmadiyyat Reaching the Corners of the Earth(MTA Documentary)

2.Leaving a Legacy for Future Generations(Address Hazrat Khalifatul Masih 5 (may Allah be his Helper) on the occasion of National Peace Symposium UK 2018

3.Documentary on Hadith about Re-establishment of Khilafat on the Precepts of Prophethood (MTA Documentary)

4. FAQs Regarding Ahmadiyya Muslim Jama'at

اسی طرح مکرم فیروز عالم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت پر تقریر کی۔

امسال جلسہ کے دوران حکمران پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ مکرم Besnik Bare صاحب اور 'ترانا' شہر میونسپلٹی کی ڈویژن 7 کی منتظمہ مکرمہ Gjinovefa Kadriu صاحبہ بھی اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔ اسی طرح پہلی بار 'ترانا' شہر کے میئر مکرم Erion Veliaj صاحب نے اپنا پیغام ارسال کیا جو مکرمہ Kadriu صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

جلسہ سے تین روز قبل ہیومینٹی فرسٹ جرمنی اور 'ترانا' شہر کی انتظامیہ کے ... باقی صفحہ 17 پر ...

بقیہ: اردو ویب سائٹ کا اجراء از صفحہ نمبر 1

سیرۃ النبیؐ کی اردو کتب آپ کو مطالعہ کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں صفحہ ہے جہاں پر آپؑ کے دعاوی اور ان کے دلائل کے علاوہ روحانی خزائن سے کتب کو ترتیب وار پیش کیا گیا ہے۔ ان کتب میں اکثر کتب کی آڈیو بھی موجود ہے جس کا لنک آپ کو متعلقہ کتاب کے صفحہ ہی سے مل جاتا ہے اور وہیں پر آپ سماعت فرما سکتے ہیں۔ مزید صفحات میں اللہ تعالیٰ، عبادات، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، خلافت، کتب سلسلہ، خطبات جمعہ، باآواز کتب، شخصیات، تبلیغی حوالے اور پمفلٹ، اختلافی مسائل، اعتراضات کے جوابات، اخلاقیات، نظمیں وغیرہ شامل ہیں۔

کتب سلسلہ کو مختلف عناوین اور مصنفین کے زمروں میں تقسیم کرکے پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً اگر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے مجموعہ کتب انوارالعلوم سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنا ہو تو آپ لائبریری میں کتب سلسلہ میں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نام پر کلک کریں تو وہاں آپ کو انوارالعلوم کی تمام جلدوں کا لنک مل جائے گا۔

الاسلام اُردو ویب سائٹ کی لائبریری میں مختلف عناوین کے تحت کتب اور الفضل انٹرنیشنل میں شائع شدہ مضامین پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ شخصیات کے زیر عنوان انبیاء، خلفاء، صحابہ اور بزرگان کی سیرت کے صفحات بھی ہیں۔ منظوم کلام کے لئے ایک علیحدہ صفحہ بنایا گیا ہے جہاں پر آپ نہ صرف کلام پڑھ سکتے ہیں بلکہ مترنّم آواز میں اپنی من پسند نظموں کو پلے لسٹ میں ڈال کر سن سکتے ہیں یا ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ ایک صفحہ پر اردو زبان میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل کی فہرست پیش کی گئی ہے جن پر کلک کر کے تازہ اور پرانا شمارہ پڑھا جا سکتا ہے۔ ماضی میں شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل جو اَب شائع نہیں ہوتے وہ بھی دستیاب ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 9/اکتوبر 2015ء میں فرمایا:

''اس زمانہ میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔ دین کی اشاعت کے لئے جماعت کو بھی یہ سہولت مہیا فرمائی۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام آج موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں وہاں خلیفۂ وقت کے نصائح اور خطابات بھی وہاں سن پڑھ سکتے ہیں جو قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ہی مشتمل ہوتے ہیں''

دعا ہے کہ ہم اس سہولت سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

آپ اس نئی ویب سائٹ کے بارے میں اپنی رائے الاسلام ٹیم کو اس ای میل پر بھیج سکتے ہیں تا کہ اسے مزید بہتر بنایا جا سکے info@alislam.org

(رپورٹ: مسعود ناصر۔ ٹیم www.alislam.org)

☆☆☆

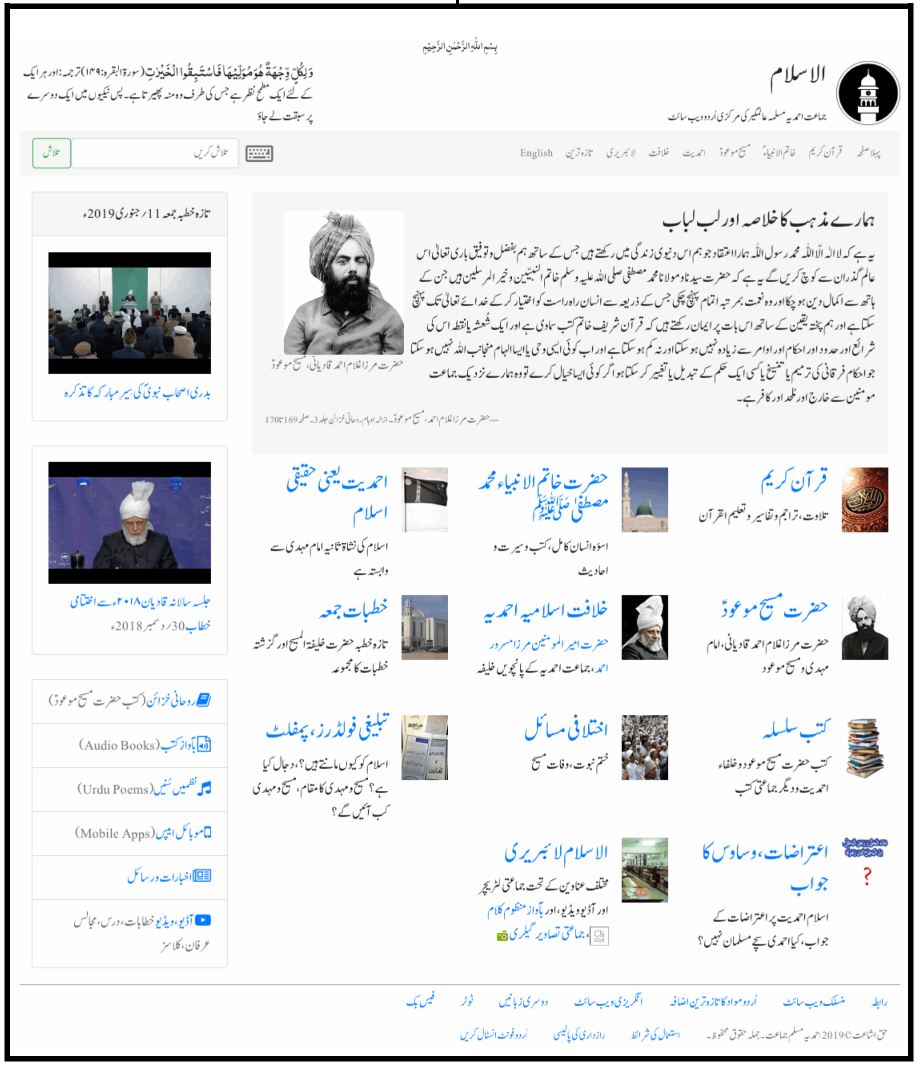

بقیہ: جلسہ سالانہ ملائیشیا... از صفحہ نمبر 1

اور اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کی گئی۔

بہت سے شاملین نے اس بات کا ذکر کیا کہ انتظامات نہایت عمدہ تھے اور ڈیوٹی دینے والے لوگوں نے اپنے فرائض بطریق احسن ادا کئے۔ اس جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 5084 رہی۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ملائیشیا کو روزافزوں ترقیات سے نوازے اور برکات سے فیضیاب فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

جلسہ سالانہ ملائیشیا 2018ء کا ایک منظر

بقیہ: مباہلہ کا چیلنج از صفحہ 4

مباہلے کے بعد پہلے چار ماہ میں مذہبی دہشتگردی کے نتیجے میں مارے جانے والوں کی تعداد گزشتہ چار سال میں دہشت گردی کے نتیجے میں مارے جانے والوں سے زیادہ تھی۔

وزیر اعظم پاکستان کا بیان ہے کہ : ’’فرقہ واریت کا معاملہ اب ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔‘‘

ہفت روزہ اخبار Nation نے لکھا ہے

The week that was death and devastation

اس سلسلے میں وہ اُس ہفتے کی تباہی اور بربادی کی داستان لکھتے ہیں۔

یہ تو اُس ملک کا حال ہے جس نے احمدیت کو اپنے وطن سے کینسر کی طرح اکھاڑ کر باہر پھینکنے کا دعویٰ کیا تھا اور احمدیت کو نکال دینے کے بعد وہ سمجھے تھے کہ اب یہ ملک پاک ہو گیا ہے۔ جس رنگ میں یہ پاک ہوا ہے یہ آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ اگر اسی کا نام پاکبازی ہے، یہی اسلام ہے تو اس پاکبازی اور اس اسلام سے ہماری توبہ۔ ہم غیر مسلم کہلانے والے ان کے اس اسلام سے بہت بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا بھر میں اعلائے کلمۃ اللہ کر رہے ہیں اور کثرت کے ساتھ وہ لوگ جو پہلے توحید کے دشمن تھے وہ توحید کے عاشق بنتے چلے جا رہے ہیں اور یہ ساری توفیق جماعت احمدیہ کو اس سال پہلے سے بہت بڑھ کر نصیب ہوئی ہے۔

جن لوگوں نے یہ دعویٰ کیا تھا، مساجد میں اعلان کیا تھا کہ احمدیت کی بربادی اور اپنے ایک جان ہونے کے لئے دعائیں کریں اُن کا یہ حال ہے کہ ہیلی فیکس کی جامعہ مسجد میں ہنگامہ آرائی ہوئی۔ کمیٹیاں بٹ گئیں۔ ایک دوسرے پر گالی گلوچ ہوئی۔ بوٹوں سمیت پولیس ان مسجدوں میں گھستی رہی اور مسجد میں گالی گلوچ کا اتنا شور پڑا کہ کہتے ہیں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ اخباروں میں جو خبریں شائع ہوئیں اُن میں لکھا ہے مسلم سنّی کمیونٹی دو دھڑوں میں بٹ گئی۔ اور جھگڑا کس بات کا تھا؟ یورپین کمیونٹی کی وجہ سے پچاسی ہزار پاؤنڈ کی گرانٹ ملی تھی اور یہ دونوں فریق وہ گرانٹ ہتھیانا چاہتے تھے۔ جس طرح ہڈی کُتّے کو پھینکی جاتی ہے اور کُتّے لڑتے ہیں اس طرح یہ لوگ اس پچاسی ہزار پاؤنڈ کے اوپر لڑتے پھرتے ہیں اور جانیں دیتے پھرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو موت کی دھمکیاں دی گئیں۔ پولیس کی حفاظت میں نمازیں ادا کی جانے لگیں۔

اور جہاں تک قاضی حسین احمد کے لغو دعووں کا تعلق ہے… حیدر فاروق مودودی صاحب نے لکھا ہے:

’قاضی حسین احمد جماعت اسلامی کے لئے کینسر ہیں‘…

پس وہ لفظ جو ہمارے متعلق بولا کرتے تھے اب یہ ایک دوسرے کے متعلق صحیح طور پر بولنے لگے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی ذلّت و نکبت کی مثالیں بیان کرنے کے بعد جماعت احمدیہ پر اس سال میں جو برکتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئیں ان کا بھی اجمالی طور پر ذکر فرمایا۔ حضورؒ نے فرمایا:

’’اس مباہلے کے سال جماعت احمدیہ کو جو کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں… اب مَیں اُن کامیابیوں کا حال آپ کے سامنے مختصر رپورٹ کے طور پر پیش کرتا ہوں…

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس وقت تک دُنیا کے 153 ممالک میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ کروشیا میں بھی امسال احمدیت کا پودا نصب ہوا ہے اور اُن کے نمائندے یہاں خصوصیت کے ساتھ اس لئے تشریف لائے ہیں کہ وہ بطور پہلے احمدی اور کروشیا ملک کے نمائندے کے طور پر اس جلسے میں شرکت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشنوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت کے ساتھ سعادت نصیب کی کہ ان کے سپرد جو ممالک لگائے گئے تھے کہ آپ نے وہاں احمدیت کا پودا نصب کرنا ہے وہاں اُنہوں نے غیر معمولی طور پر خدمت سرانجام دی اور بہت سے ممالک میں اب احمدیت باقاعدہ احمدی مسلم مشن کے طور پر رجسٹر ہو چکی ہے۔ اب یہ جرمن جماعت ہی کی کوشش تھی کہ یہ چھٹا ملک جو پہلے احمدی نہیں تھا اب خدا کے فضل سے احمدی ملک کہلا رہا ہے۔ اس سے پہلے جرمنی جماعت جن ممالک میں خدا کے فضل سے بڑی زور اور مضبوطی کے ساتھ احمدیت کو قائم کرنے میں کامیاب ہو سکی ہے اُس میں بلغاریہ ہے، بوسنیا ہے، رومانیہ ہے، سلووینیا ہے، میسیڈونیا (اور مقدونیا بھی اس کو کہتے ہیں) ان ممالک میں جماعت جرمنی نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمہ وقت محنت اور کوشش کے بعد آخر احمدیت کا پودا باقاعدہ مقامی طور پر اس طرح گاڑ دیا ہے کہ وہ ایک تناور درخت بن رہا ہے اور بڑی تیزی سے اُن علاقوں میں اُس تناور درخت کی شاخیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں…

جماعت احمدیہ امریکہ کو مالی طور پر غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوئیں اور بہت سے امور میں وہ تمام دُنیا کی جماعتوں کو پیچھے چھوڑ گیا اور ایسے ایسے بجٹ میں اضافہ ہوا ہے کہ خود اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے…

… تمام دنیا میں نئی جماعتوں کے قیام کے لئے ایک پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے مقامات جن پر نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور پوری طرح مستعد جماعتیں قائم ہو گئی ہیں وہ 2,236 ہیں جو اس سال میں ہمیں نصیب ہوئی ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہاں احمدیت کی ہلاکت کی یہ خبریں، کہاں یہ کہ احمدیت پر ذلّت کی مار پڑے گی، لوگ پوچھا کریں گے کہ احمدیت کہاں گئی؟ کہاں خدا تعالیٰ کے ایسے فضل کہ نئی جماعتیں جو نصیب ہوئی ہیں وہ 2,236 ہیں۔ یہ نئے مقامات ہیں جہاں جماعتیں قائم ہوئیں لیکن نظام جماعت ان میں سے 1,576 میں باقاعدہ مستحکم طور پر کام کر رہا ہے…

اپریل 84ء سے لے کر اب تک یعنی دَورِ ہجرت میں پاکستان کے علاوہ جماعتوں کی تعداد میں 9,035 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور سال رواں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جن ملکوں کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے ان میں پہلی مرتبہ تمام دُنیا کے مقابلوں میں بھارت نمبر ایک ہے… بورکینا فاسو نمبر 2 ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 333 مقامات پر احمدیت کا پودا نصب ہوا ہے۔ اور آئیوری کوسٹ تیسرے نمبر پر ہے۔ چہارم گیمبیا ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے 231 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور پنجم گھانا ہے…

… مساجد کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی تعمیر ہونے والی مساجد 106 ہیں اور وہ مساجد جو بنی بنائی نمازیوں سمیت جماعت کو ملی ہیں اُن کی تعداد 809 ہے۔ غرضیکہ امسال 915 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساجد پر کیسے کیسے ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ اُن مساجد کی آہیں ہیں جو ہمیں یہاں اللہ کی طرف سے باران رحمت کے طور پر نصیب ہو رہی ہیں۔

84ء سے لے کر اب تک ان ہجرت کے 13 سالوں میں انہوں نے پاکستان میں کئی احمدی مساجد شہید کیں، کئیوں کو نمازیوں سے خالی کرا دیا۔ یعنی شہید نہ بھی ہوئیں تو انہیں اپنی طرف سے بے رونق کر دیا۔ وہاں کوئی خدا کی عبادت کرنے والا نہیں جاتا کیونکہ اُن مساجد پہ تالے پڑے ہیں۔ ان سب کو اگر ہم شمار کریں تو تمام مساجد ملا کر تیس، چالیس سے زیادہ نہیں ہوں گی۔ اس سے بہت زیادہ ہوتیں اگر احمدی میری صبر کی تعلیم کے معاملے میں مسجد کے معاملے میں اتنے زیادہ حساس نہ ہوتے۔ مَیں اگرچہ ان کو صبر ہی کی تلقین کرتا ہوں اور یہی میرا کام ہے لیکن مسجد کو اپنے سامنے اجڑتے یا غیروں کے ہاتھ میں جاتا دیکھنا وہ برداشت نہیں کر سکتے اور اپنی جان مال سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جماعت اُن کو صبر کی تلقین کرتی رہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں صبر چھوڑو اب ہم سے صبر نہیں ہوتا۔ ہم مسجد کو خدا کا گھر بنا کے رکھیں گے اور اس کو ویران نہیں ہونے دیں گے۔ یہ وجہ ہے کہ حکومت نے مسجد کے معاملے میں تمام کارندوں کو ہدایت دے رکھی ہے کہ احمدیوں کی مسجد کے زیادہ قریب نہ جانا پھر جو تمہیں خطرہ ہو گا تم اُس کے ذمہ دار ہو گے۔ اس سے پہلے ساہیوال میں جو واقعہ گزر چکا ہے وہ بھی ان کے سامنے نشان ہے۔ پس یہ وجہ ہے کہ جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی اکثر مسجدوں پہ قبضہ نصیب ہے اور جو مسجدیں ہاتھ سے نکلی ہیں وہ نہایت بے بسی کی حالت میں نکلی ہیں۔ پولیس فورس کے غیر معمولی اجتماع کی وجہ سے ہاتھوں سے نکلی ہیں۔

اُن چند مساجد کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے 84ء سے اب تک ہمیں 5,045 نئی مساجد دُنیا میں عطا کی ہیں۔ لیکن اللہ کی یہ شان ہے کہ محض اینٹ گارے کی مساجد عطا نہیں ہوئیں۔ کچھ تو ہم نے بنائیں۔ لیکن اکثر مساجد جن کی تعداد 4,236 ہے اپنے سارے نمازیوں سمیت احمدی ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام تر گاؤں جن میں وہ مساجد تھیں کلیۃً احمدی ہو گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی بارش آسمان سے برسائی ہے جس کا شکریہ ادا کرنے کی ہمیں توفیق مل ہی نہیں سکتی کیونکہ بارش کے کتنے قطروں کا آپ شکریہ ادا کریں گے، یہاں تو ایک ایک قطرہ ایسا ہے جو اُس کے فضل نے دریا بنا دیا ہے۔‘‘

حضور رحمہ اللہ نے اس سال اللہ تعالیٰ کے افضال اور اس کی طرف سے عطا ہونے والی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جب مَیں پاکستان سے روانہ ہوا ہوں اُس وقت 72 ممالک میں تبلیغی مراکز تھے اور 84ء میں اُن کی تعداد 287 تھی۔ اب خدا کے فضل سے تبلیغی مراکز جن کو ہم مشن ہاؤس بھی کہتے ہیں اُن کی تعداد 602 ہو چکی ہے۔ مگر یہ مراکز بہت بڑے بڑے ہیں۔ اُس سے پہلے ہم جن مسجدوں کو مسجدوں کے طور پر پیش کیا کرتے تھے یا جن مراکز کو مراکز کے طور پر پیش کیا کرتے تھے وہ اتنے چھوٹے تھے کہ وہ ایک ہی مسجد میں بیسیوں ایسے مراکز داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جرمنی ہی میں خدا کے فضل سے اب اتنے بڑے بڑے مشن ہاؤس بن چکے ہیں کہ اُن میں پرانے مشن ہاؤس کئی کونوں کھتروں میں وہ سمائے جا سکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی اسی طرح نئے مراکز کا اضافہ ہوا…‘‘۔

حضور رحمہ اللہ نے امریکہ میں بھی بعض بڑے وسیع مراکز اور مساجد کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ:

’’اپریل 82ء تک اُن کے تبلیغی مراکز کی تعداد آٹھ تھی اور وہ سارے مراکز چھوٹے چھوٹے تھے… اب 8 کی بجائے 35 نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کا اضافہ ہو گیا ہے۔ گویا 61 سال میں تو کُل 8 مساجد اور مشن ہاؤس ملے تھے اور اب ہجرت کے سالوں میں 27 نئے مشن ہاؤس اور مساجد مل چکے ہیں…

… کینیڈا میں بھی اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے نئے مشن ہاؤس بہت وسیع جگہیں عطا ہو رہی ہیں…

… یورپین تبلیغی مراکز میں جو اضافہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے اللہ کے فضل کے ساتھ وہ اتنا زیادہ ہے کہ اُن کی تفصیل کو مَیں چھوڑتا ہوں۔

ایشین ممالک میں جو افریقہ اور یورپ کے علاوہ ہیں اُن میں بھی خدا کے فضل سے تبلیغی مراکز میں اضافہ ہو رہا ہے اور جگہ جگہ نئی مساجد کی زمینیں خریدی جا رہی ہیں، چودہ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہو چکا ہے۔ کُل ایشیا میں اس وقت 222 تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ 17 قطعات برائے زمین مساجد و تعمیر مراکز حاصل کر لئے گئے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی خدا کے فضل کے ساتھ بہت بڑے بڑے تبلیغی منصوبے ہیں…

… اس وقت ہمارے کُل مبلّغ اور معلّم جو کام کر رہے ہیں اُن کی تعداد 962 ہے اور 13 سال پہلے ان کی تعداد 366 تھی۔ یہ 962 مبلغین ہیں جنہوں نے ساری دنیا کو چیلنج دے رکھا ہے۔‘‘

حضور رحمہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’مولویوں کی جو تعلّیاں تھیں وہ آپ نے سُن لیں، یہ کہتے تھے اس مباہلے کے سال میں احمدیت کا نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں سولہ لاکھ بیعتوں کی توفیق ملی تھی اور مَیں نے وہیں یہ اعلان کیا تھا کہ دُعا کریں تو اگلا سال تین ملین کا سال بن جائے جو دنیا کی تاریخ میں ایک انوکھا واقعہ ہو گا۔ کبھی دنیا کی آنکھ نے یہ نظارہ نہیں دیکھا کہ کسی ایک مذہب میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تین ملین انسان ایک سال میں داخل ہو رہے ہوں۔ آج مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اب تک حاصل ہونے والے اعداد و شمار کی صورت میں اس وقت بیعتوں کی تعداد تیس لاکھ چار ہزار پانچ صد چوراسی (30,04,584) ہو چکی ہے۔

اب یہ مولوی چاہیں تو جس غضب کی آگ میں جلیں، جو چاہیں آہ و بکا کر لیں۔ جو بربادی اس مباہلے نے ان پر آسمان سے اُتاری ہے اُس بربادی کو یہ دُور نہیں کر سکتے، یہ ہٹا نہیں سکتے۔ وہ اب ان کے گلے کا پھندا بن چکی ہے۔ اور جو رحمتیں اور نعمتیں خدا نے اس ایک سال میں ہم پر نازل فرمائی ہیں اُس میں آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بددعاؤں کی وجہ سے ہے۔ ان کی تو بددعاؤں کو بھی اللہ نہیں سنتا۔ یہ منحوس لوگ ہیں۔ ان کے کہنے نہ کہنے کا کوئی اثر آسمان تک نہیں پہنچتا۔ یہ ہماری التجائیں اور دُعائیں ہی تھیں، ہماری عاجزانہ گڑگڑاہٹ تھی جو آسمان نے قبول کی اور آسمان سے یہ تیس لاکھ احمدیوں کی بارش ہوئی ہے۔‘‘

(ماخوذ از خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یُوکے 1997ء درمیانی دن بعد دوپہر کا خطاب)

الغرض مباہلہ کے اس سال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کے حق میں تائید اور نصرت کے لاتعداد نشانات ظاہر ہوئے۔ حضور رحمہ اللہ کا محوّلہ بالا خطاب ایسے بہت سے دلچسپ، حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے۔

☆…☆…☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

سال 2018ء کی بعض رپورٹس

کانگو برازاویل (وسطی افریقہ)

کانگو برازاویل کے دو دیہات میں مساجد کا بابرکت افتتاح اور دو پرائمری سکولز کے سنگ بنیاد کی تنصیب

مکرم سعید احمد صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج کانگو برازاویل تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانگو برازاویل کو 5؍مئی 2018ء کو گاؤں Engankou اور 6 مئی 2018ء کو گاؤں Itali میں مساجد کا افتتاح کرنے کی توفیق ملی۔

Engankou دارالحکومت ''برازاویل'' سے تقریباً تین صد کلومیٹر شمال کی طرف واقع ہے جس میں دو چرچ ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی اس گاؤں میں اسلام کا پیغام پہنچا اور پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ مسجد کی تعمیر کے لئے گاؤں کی مقامی انتظامیہ نے پچاس مربع میٹر قطعہ زمین تحفۃً دی۔ 22؍اپریل 2017ء کو خاکسار کو مسجد کی بنیاد رکھنے کی سعادت ملی۔ گاؤں کے احمدیوں نے انتہائی محنت کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے لئے لکڑی کاٹی، مٹی کی کھدائی کی، پانی لے کر آئے اور دیگر کاموں میں حصّہ لیا۔ مسجد کی تعمیر 10x8 مربع میٹر پر ہوئی ہے۔

مسجد کی افتتاحی تقریب میں گاؤں کے نمبردار اپنی کابینہ کے ساتھ اور دونوں چرچوں کے پادری صاحبان شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم، جماعت احمدیہ کے تعارف اور مسجد کے حوالہ سے رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ سب نے جماعت احمدیہ کی امن کے لئے کوششوں کو سراہا۔ ایک پادری صاحب نے کہا کہ ہمارا افتتاح کے موقع پر مسجد کے اندر آنا ثابت کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہم سب مل کر اس گاؤں میں محبت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی طرح مل کر کام کرتے رہیں گے۔

اختتامی تقریر میں خاکسار نے اسلام میں مساجد کی اہمیت کے بارہ میں بتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے چند واقعات سے ثابت کیا کہ ہماری مساجد بھی حقیقی اسلام کے مطابق سب کے لئے بلا تفریق کھلی ہیں۔ دعا کے بعد کھانے اور ریفریشمنٹس کا انتظام تھا۔ پروگرام کی حاضری تقریباً 165 رہی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

... ...

Itali گاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس گاؤں میں ایک ہی چرچ ہے اور 200 نفوس پر مشتمل گاؤں ہے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے لوکل انتظامیہ نے جماعت کو قطع زمین تحفہ کے طور پر دی۔ مسجد کی تعمیر 6x8 مربع میٹر پر ہوئی ہے۔

افتتاحی تقریب کا وقت 10 بجے تھا لیکن چرچ کے پادری صاحب کی درخواست پر افتتاحی تقریب 12 بجے رکھی گئی تا کہ وہ 10 بجے اپنی عبادت سے فارغ ہو کر ہماری تقریب میں شامل ہوسکیں۔ چنانچہ اس تقریب میں پادری صاحب اپنے لوگوں کے ساتھ شامل ہوئے نیز گاؤں کے نمبردار اپنی کابینہ کے ساتھ بھی شامل ہوئے۔ پروگرام کی حاضری 80 کے قریب رہی۔

....

پرائمری سکولز کے سنگ بنیاد کی تنصیب

Itali گاؤں میں ہی مسجد کے افتتاح کے بعد ایک پرائمری سکول کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح Pygmies گاؤں میں ایک اور پرائمری سکول کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ دونوں سکولز ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کی مدد سے تعمیر کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ میں 4 مساجد کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو بھی سال 2018ء میں کئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ دو مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے رپوٹس ہم نے الفضل انٹرنیشنل 30؍نومبر 2018ء اور 21؍دسمبر 2018ء میں اسی کالم کے تحت شائع کی ہیں۔ مکرم وسیم احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کی طرف سے مرسلہ مزید 4 مساجد کے افتتاح کی رپورٹس کا انتہائی مختصر خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

... ...

☆...**گاؤں Bugimbagu میں مسجد بیت المومن کی تعمیر:** اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام جنوری 2011ء میں ہوا۔ 2012ء میں مسجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ خریدا گیا اور موانزہ کے کچھ احمدیوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیا تا کہ تعمیر شروع کی جا سکے۔ بہت سے وقارعمل کئے گئے جن میں کچی اینٹوں سے مسجد کی تعمیر کی گئی تھی۔ لیکن خستہ حال ہونے کی وجہ سے اس کی تعمیرِ نَو کرنا پڑی۔ مسجد کے ساتھ دو چھوٹے میناروں کا بھی اضافہ کیا گیا۔

مسجد کی افتتاحی تقریب 14؍جولائی 2018ء کو مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ کی صدارت میں ہوئی۔ اس پروگرام میں سرکاری مہمان بھی شامل ہوئے۔ حاضری 250 رہی۔

☆...**شہر Kahama میں مسجد بیت المقیت کی تعمیر:** ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم یوسف Mgeleka صاحب نے اپنی زمین میں سے کچھ حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے عطیہ دیا نیز اینٹیں بھی مہیا کر کے دیں۔ چنانچہ اپریل 2018ء میں مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا اور دو ماہ میں تعمیر مکمل ہوگئی۔ مسجد میں 100 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

15 جولائی 2018ء کو نماز عصر کے ساتھ مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے مسجد کا افتتاح کیا۔

☆...**گاؤں Mulungu میں مسجد بیت الواحد کی تعمیر:**

گاؤں Bugimbagu میں مسجد بیت المومن کی ایک تصویر

اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام سال 2017ء میں ہوا۔ جماعت کی تعداد 230 سے تجاوز کر جانے کی وجہ سے مسجد کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ مسجد کے لئے پلاٹ خریدا گیا۔ ابھی تعمیر کے آغاز کا وقت معلوم نہیں تھا کہ افراد جماعت نے خوشی، شوق اور جوشِ ایمان سے تعمیر کے لئے پتھر جمع کرنے شروع کر دئے اور پانی کے لئے ایک کنواں بھی کھودا جس کا پانی علاوہ دوسرے استعمال کے تعمیرِ مسجد میں بھی استعمال ہوا۔

شہر Kahama میں مسجد بیت المقیت کی ایک تصویر

اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح بھی 15؍جولائی 2018ء کو ہوا۔ مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کر کے دعا کروائی۔ افتتاحی تقریب میں گاؤں کے سرکاری عہدیداران، سکولوں کے اساتذہ اور دوسرے غیر از جماعت لوگ مدعو کئے گئے۔ اس تقریب میں مکرم امیر صاحب نے مسجد کو آباد کرنے، برائیوں سے بچنے، اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے، اچھا شہری بننے اور صحیح معنوں میں اپنے آپ کو جماعت سے جوڑنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس مسجد کے ساتھ ایک معلم ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

☆...**گاؤں Nungwe میں مسجد نور کی تعمیر:** اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2017ء میں تنزانیہ کے ریجن Geita کے ایک گاؤں Nungwe میں جماعت کا پودا لگا۔ اور دیکھتے دیکھتے جماعت کی تعداد 300 ہوگئی۔ مخالفت کے باوجود دسمبر 2017ء کے آخر میں مسجد اور معلم ہاؤس کی تعمیر کے لئے پلاٹ خریدا گیا اور تعمیر کا بھی آغاز ہوا۔ افراد جماعت (نَومبائعین) نے مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متعدد وقارعمل کئے۔

گاؤں Mulungu میں مسجد بیت الواحد کی ایک تصویر

19 جولائی 2018ء کو نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ مکرم امیر صاحب تنزانیہ مع وفد اس پروگرام کے لئے آئے نیز گاؤں کے سرکاری اور مذہبی افراد بھی شامل ہوئے۔ پروگرام میں مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع

...باقی صفحہ 17 پر...

بقیہ: جلسہ سالانہ بیلجئیم 18ء (مستورات سے خطاب) .... از صفحہ 20

کیں اور اسی طرح دوسری نے بھی اور معلومات کے بعد پڑھ کر، سمجھ کر دونوں نے احمدیت اختیار کرلی، احمدیت میں شامل ہوگئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جو ماجدہ تھیں ان کی تو قادیان میں شادی ہوگئی اور وہ تو اللہ کے فضل سے خوشحال زندگی بسر کررہی ہیں۔ لیکن فاطمہ کو قبول احمدیت کی بنا پر اپنی خوشحال زندگی جو تھی وہ قربان کرنی پڑی لیکن پھر بھی ان کے ثبات قدم میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ موصوفہ وہاں اپنی جگہ جہاں تھیں سلائی کا معمولی کام کرنے لگیں، گزارہ کرلیتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بعد ان کا ایمان بھی مضبوط ہوا۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ مالی قربانی بھی اپنی استطاعت سے دس گنا بڑھ کر کرتی تھیں۔ ہمیشہ ان کی یہ عادت تھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد کوشش تھی کہ ہر قسم کی قربانی جماعت کی خاطر دینے میں اُن کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ تو یہ تھیں قربانی کرنے والی عورتیں جو باہر بھی نہیں آسکتیں۔

پھر ہندوستان کی ہی ایک مخلص خاتون کا ذکر کرتے ہوئے بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں کہ ایک صاحب تھے فضل الرحمن صاحب جو کلکتہ میں ٹائپسٹ (typist) تھے انہوں نے بیعت کی مگر ان کی اہلیہ نے ان کی شدید مخالفت کی حتی کہ شوہر کے ساتھ رہنا بھی گوارا نہ کیا اور میکے چلی گئیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد موصوفہ نے خواب کی بناء پر بیعت کرلی اور شوہر کے پاس واپس آگئیں اور پھر مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ رشتہ داروں نے، ملاؤں نے بڑا زور لگایا۔ رشتہ داروں نے ان کو مارا پیٹا بھی حتیٰ کہ ان کو اتنا شدید مارا کہ اس مار پڑنے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آیا کہ ان کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ اس گاؤں میں ان کی ہی ایک فیملی احمدی تھی۔ ان کے شوہر کی وفات پر مولویوں نے بڑا شور مچایا کہ یہاں تمہیں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ ان خاتون نے مبلغ کو فون کیا کہ احمدیوں کو لے کر آؤ تا کہ تدفین کی جاسکے۔ مخالفین نے قبرستان میں دفنانے سے روک دیا۔ بڑی باہمت خاتون تھیں انہوں نے کہا کوئی بات نہیں اگر قبرستان میں نہیں دفنانے دیتے تو میں ان کو اپنے گھر کے صحن میں ہی دفن کرلوں گی۔ چنانچہ ہمارے احمدیوں نے جنازہ پڑھا اور ان کے گھر کے صحن میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔ اب ان کے ایک بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلم بھی ہیں۔

پھر اسی طرح ہندوستان کی ایک اور مخلص خاتون کا ذکر ہے، نارائن پور ضلع کھمم آندھرا پردیش میں شدید مخالفت کی وجہ سے لوگ احمدیت سے دور ہو گئے تھے۔ احمدیت قبول کی اور پھر ڈر کر خاموشی اختیار کرلی لیکن دو گھر مخالفت میں بھی ثابت قدم رہے۔ ان میں ایک بی جان صاحبہ تھیں جن کی عمر 65 سال تھی اور ان کی معمولی کھیتی باڑی تھی۔ انہوں نے مخالفت کے بعد جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا ارادہ کیا۔ قادیان سے جب واپس گئیں تو مخالفین جنہوں نے سارے گاؤں کو ڈرایا ہوا تھا پھر ان کے پاس آئے اور دھمکی دی کہ تیرا شوہر بوڑھا ہے وہ مر گیا تو جنازے میں کوئی نہیں آئے گا۔ نعش پڑی رہے گی اور سڑ کر کیڑے پڑ جائیں گے۔ بی جان صاحبہ نے کہا مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں اپنے ایمان پر قائم ہوں اور میرا خدا تم لوگوں کو ضرور سزا دے گا۔ میں نے قادیان میں بہت دعائیں کی ہیں۔ بہرحال چند دن بعد مخالفت میں پیش پیش جو شخص تھا وہ مشکوک حالت میں مرا ہوا پایا گیا۔ اس کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ تین دن تک اس کی نعش لینے کوئی نہیں آیا اور پھر کہنے والے بیان کرتے ہیں کہ اس کی نعش میں کیڑے پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی، مظلوموں کی جب آہیں سنتا ہے تو پھر ایک واضح نشان کے طور پر اس کے نتائج دکھاتا بھی ہے۔

پھر ایک خاتون اپنے خاوند پر بیتنے والے ایک دردناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 2008ء میں مخالفین احمدیت کی طرف سے جو ظلم وستم اور بربریت کا مظاہرہ ہوا۔ یہ سہارن پور کی عرفانہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں میں نے خود دیکھا ہے اسے دیکھ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں ہم لوگوں کو احمدیت کے بارے میں معلوم ہوا۔ میرے شوہر کی کپڑے کی دوکان تھی۔ اکثر دوپہر کے وقت ان کے نئے ساتھی جو کہ احمدیت کو اچھی طرح سے جانتے تھے آکر بیٹھتے اور دونوں کے درمیان گھنٹوں اس بارے میں بات چیت ہوتی، تکرار ہوا کرتی تھی کیونکہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت آٹھ سال سے تقریباً سہارن پور کے جماعت اسلامی کے امیر بھی تھے۔ اس لئے اُن کی بحث بھی بڑی ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں میرا بڑا بیٹا قادیان گیا۔ اس نے وہاں بیعت کرلی۔ اس کے بعد تقریباً ایک سال تک اس نے بیعت کرنے کی بات ہم سے چھپا کے رکھی۔ جب یہ بات ہمیں معلوم ہوئی کہ وہ احمدی ہو گیا ہے تو اس کے بعد میرے چھوٹے بیٹے نے بھی بیعت کرلی، اسے بھی خاموشی سے تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے بعد میرے خاوند نے اور بعض رشتہ داروں نے قادیان کی زیارت کا پروگرام بنایا۔ کہتی ہیں قادیان آنے پر انہوں نے جو کچھ دیکھا، جو محسوس کیا، جو ہمارے مولوی صاحبان قادیان کے بارے میں غلط باتیں کہتے تھے اس سے بالکل مختلف پایا، سب جھوٹ تھیں اور ان میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ قادیان سے واپسی پر انہوں نے ہمارے سامنے قادیان کی حقیقت بیان کی جس کو سن کر ہمارے دل بھی مطمئن ہو گئے۔ چنانچہ 27/مئی 2008ء کو کہتی ہیں ہم سب نے بیعت کرلی۔ وہی دن جب مَیں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر جماعت سے ایک عہد لیا تھا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے اس پورے خاندان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد کہتی ہیں کہ اردگرد کے لوگوں نے ہم پر شک کرنا شروع کر دیا یا شاید ان کو شک ہو گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں۔ تو جیسے جیسے وقت گزرتا گیا یہ شک یقین میں بدلتا گیا اور مخالفت تیز ہوتی گئی۔ ہمارے رشتہ داروں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ لوگ ہمیں قادیانی کہہ کر طنز کرنے لگے۔ بچوں کو پریشان کیا جانے لگا۔ مسلمان دوکانداروں نے ہمیں سامان وغیرہ دینا بند کر دیا۔ قتل کی اور مارنے کی دھمکیاں ملنے لگیں۔ ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع ہو گیا اور حالات بگڑتے چلے گئے۔ مخالفت زور پکڑتی چلی گئی مگر ہم سب پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہم اپنے ارادے پر، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ کہتی ہیں میرے بچوں کو سکول میں بہت ستایا جانے لگا اور جو ساتھی بچے تھے وہ ان کو تنگ کرتے تھے۔ بچوں کو سکول کے بچے جو کچھ ان کے استادوں نے اور مولویوں نے سکھایا تھا کہنے لگے کہ تم لوگوں نے پیسے لے کر اپنا ایمان بیچ دیا ہے۔ غرض کہتی ہیں ہر طرح سے ہمیں تنگ کیا جاتا تھا۔ بچوں کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا اور ہم سب پریشان تھے۔ سکول جانا اور ٹیوشن سینٹر وغیرہ جانا بھی بند ہو گیا۔ سارے رشتہ داروں، محلے والوں نے سوشل بائیکاٹ کر دیا، بات بھی کوئی نہیں کرتا تھا۔ غرض کہ انہوں نے پریشان کرنے کا کوئی بھی طریقہ نہیں چھوڑا۔ شوہر کے ساتھ بھی دوکانداروں نے برا سلوک کرنا شروع کر دیا اور ان کی دوکان کے اردگرد کچھ پہرے دار انہوں نے چھوڑ دیئے تا کہ کوئی رشتہ دار ہمارے گھر نہ آسکے۔ مسلمان لوگوں نے ہمارا سامان لینا بند کر دیا جس کی وجہ سے ہماری دوکان کا کام دن بدن ختم ہوتا جا رہا تھا۔ کہتی ہیں جب میرے خاوند گھر آتے تو دن بھر کے گزرے ہوئے حالات ہمیں بتاتے۔ کہتی ہیں ایک رات تقریباً بارہ بجے کے قریب جب ہم سو رہے تھے تو محلے کے ایک لڑکے نے شور مچانا شروع کر دیا کہ تم لوگوں کی دوکانیں جلا دی گئی ہیں۔ گھر کے سارے مرد جلدی جلدی اٹھ کر دوکانوں کی طرف چل دیئے وہاں جا کر دیکھا تو آگ لگی ہوئی تھی۔ بہرحال فائر بریگیڈ والے آ گئے تھے اور آگ بجھا رہے تھے اور اللہ کے فضل سے زیادہ نقصان نہیں ہوا لیکن اس نقصان کے باوجود، ان سب حرکتوں کے باوجود یہ کہتی ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ ہم اپنے ایمان پر قائم رہے اور جماعت کے ساتھ جڑے رہے۔ کبھی مخالفت کی وجہ سے یہ بات ہمارے دل میں نہیں آئی کہ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہم پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جیسے جیسے ظلم بڑھتے گئے ہمارے ایمان بھی اسی طرح مضبوط ہوتے چلے گئے۔ شہر کے مولوی دن رات ہمارے خلاف جلسے وغیرہ کرنے لگے، لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانے لگے۔ باوجود ہندوستان میں ہونے کے شہر کا ایک حصہ مسلمانوں کا تھا ایک حصہ ہندوؤں کا اور مسلمان علاقے میں ان کی جتنی مخالفت ہوسکتی تھی کی جاتی تھی۔ کہتی ہیں ایک رات مخالفین احمدیت نے ہمارے خلاف بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا۔ سارے شہر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام سنانے کا انتظام کیا گیا اور بہت بھڑکیلی تقاریر کی گئیں۔ اسی رات کو کہتی ہیں ہمیں خبر ملی کہ احمدی بھائی افضال احمد کے گھر پر مخالفین نے حملہ کر دیا ہے اور ان کو بہت مارا پیٹا گیا ہے، شدید زخمی کر دیا گیا۔ اس کے بعد جتنے بھی سہارن پور میں احمدی گھر تھے باری باری سب پر حملہ کیا گیا۔ اگلے دن جمعہ کی نماز کے بعد مخالفین نے ہمارے گھر پر بھی حملہ کر دیا۔ حملہ آور ہمارے خلاف نعرے بازی کر رہے تھے۔ اس وقت میں گھر پر اکیلی تھی۔ میں نے اپنے بچوں کو گھر کے پچھلے والے کمرے میں چھپا دیا۔ میرے دیور کے گھر میں مخالفین نے گھس کر بہت مالی نقصان پہنچایا۔ میں اکیلی ان سب کا سامنا کرتی رہی اور ان کے آگے ہار نہیں مانی۔ وہ لوگ آگ لگانے ہی والے تھے کہ پولیس آ گئی۔ پولیس نے آ کر ان سب پر لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس کا استعمال کیا۔ تعداد بہت زیادہ تھی۔ پولیس کے کنٹرول میں نہیں ہو رہی تھی۔ پولیس ڈر بھی رہی تھی۔ بہرحال پولیس نے مشورہ دیا کہ آپ لوگ کچھ وقت کے لئے یہاں سے چلے جائیں ابھی حالات ٹھیک نہیں۔ اور کہتی ہیں کہ اسی رات ہم سہارن پور چھوڑ کر اس جگہ سے چلے گئے۔ پھر قادیان کے لئے روانہ ہوئے لیکن ان سب حالات کے باوجود استقامت دکھائی۔ پس جب ایمان نصیب ہوتا ہے تو پھر اگر حقیقی ایمان ہو تو استقامت بھی ملتی ہے۔ عورتوں اور بچوں کی استقامت پھر مردوں میں بھی حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ عورتیں اور بچے بزدلی دکھائیں تو پھر مرد بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو کہیں باہر نہیں جاسکتے زیادہ سے زیادہ یہ کہ قادیان چلے گئے لیکن وہاں رہ کر مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں۔

پھر امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ یہاں نارتھ بنک ریجن کے ایک قصبہ میں ایک خاتون سسٹر ٹیدا (Tida) ہیں، پیدائشی احمدی ہیں اور ایک مخلص احمدی گھرانے سے تعلق ہے۔ تاہم لکھتے ہیں کہ قسمت انہیں عجیب ایک موڑ پر لے آئی اور اس کی شادی ایک غیر احمدی سے ہوگئی۔ اس کا خاوند ایک مذہبی کٹر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ جو افریقن لوگ ہیں وہ بھی بڑے کٹر شدت پسند مسلمان ہیں۔ اور مسجد کا امام بھی اسی خاندان سے مقرر ہوتا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت کے بھی سخت مخالف تھے۔ اس خاتون نے ان سب کے ہوتے ہوئے اپنے دین کو نہ چھپایا اور برملا اظہار کیا اور ہمیشہ اسی طرح جماعتی پروگرام میں شرکت کرتی رہتی تھیں جیسے پہلے کرتی تھیں لیکن خاوند یا اس کے خاندان کے فرد کے پیچھے کبھی انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں تم لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گی۔ اسی طرح اس خاندان کی نفرت اور ظلم کا نشانہ بنتی رہیں لیکن اپنا ایمان نہیں بیچا اور ثابت قدم رہیں۔ اپنے بچوں کا بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ ان کے بچے بھی باقاعدگی سے مشن ہاؤس آتے اور تربیتی کلاسز میں شامل ہوتے۔ بہرحال خاوند نے تنگ کرنے کے بعد کچھ عرصہ کے بعد دوسری شادی کرلی اور نو ماہ تک اس پہلی بیوی کو بے یارومددگار چھوڑ دیا، کوئی پرواہ نہیں کی۔ ان کے بڑے بھائی اور جماعت نے اس کی کچھ عرصہ مالی مدد کی۔ یہ تمام عرصہ بھی اس نے انتہائی صبر اور استقامت سے بسر کیا۔ ہمیشہ دعا کرتی اور مضبوطی ایمان کا اظہار کرتی تھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ خاوند کے خاندان میں یہ بھی رواج تھا۔ یہ ان کا مضبوطی ایمان کا ایک اور واقعہ ہے کہ دیگر ہمسائے اکٹھے مل کر ایک مذہبی اجلاس کرتے تھے جس میں کسی بڑے امام کو بلایا جاتا تھا۔ اس تقریر میں جو غیر احمدی امام آیا اس نے تقریر کے دوران کہا کہ جب بھی کوئی احمدیہ مسجد میں نماز پڑھتا ہے اسے پچیس ڈلاسی (Dalasi) دیئے جاتے ہیں۔ ڈلاسی وہاں گیمبیا کی کرنسی کا نام ہے۔ وہ سسٹر ٹیدا بھی وہاں موجود تھیں انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ امام جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ میں خود ہمیشہ سے احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھتی رہی ہوں اور ایک بھی ڈلاسی کبھی وصول نہیں کیا۔ تو یہ بات امام کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھی۔ اس بات پر اس کو گھر والوں نے اور ہمسایوں نے مسجد سے نکال دیا اور ان پر کافی سختیاں ہوئیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کی بڑے اچھے رنگ میں تربیت کی ہے اور سب جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں اور یہ تھوڑی آمدنی کے باوجود باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والی ہیں۔ اپنے اور اپنے تمام بچوں کی طرف سے ہر تحریک میں حصہ لیتی ہیں اور بچے ایک مثالی احمدی ہیں۔ قرآن کریم بھی پڑھ چکے ہیں۔ یہ ایمان بچانے والی اور دیندار خواتین ہیں جو دین پر قائم رہیں گی اور کامیاب ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بھی وارث بنیں گی نہ کہ وہ جو دین میں کمزوری دکھانے والی ہیں۔ غربت کے باوجود مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ بچوں کی تربیت اعلیٰ رنگ میں کی۔ باوجود نامساعد حالات کے، باوجود گھر والوں کی مخالفت کے احمدیت سے جوڑے رکھا۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

پس یہاں آ کر جبکہ آپ لوگوں کو مذہبی اور دینی آزادی ہے تو اپنے بچوں کو دین سکھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ خود بھی دین کا علم بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں۔ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماحول بھی ہر وقت بگاڑ پیدا کر رہا ہے۔ کئی دفعہ میں عورتوں کو بھی، مردوں کو بھی سمجھا چکا ہوں کہ یہاں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے بچوں کو سنبھالنے کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو دین سے جوڑنا یہاں ایک بہت بڑا کام ہے اور جو خاص طور پر عورتوں اور ماؤں کی ذمہ داری ہے۔ پس اس فرض کو سمجھیں۔ اس ذمہ داری کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ جس طرح ایک دُور دراز رہنے والی افریقہ کے ملک کی یہ عورت دشمنوں میں رہنے کے باوجود اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیتی رہی تو یہاں آ کر آپ لوگ جو پڑھی ہوئی عورتیں ہیں آپ کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ آپ کی نسلیں ہمیشہ احمدیت پر قائم رہیں اور برباد نہ ہوں۔

ایک اور مخلص خاتون کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ سسٹر سوادی (Suwadi) صاحبہ نے اپنے والدین کے ساتھ احمدیت قبول کی اور اس کے بعد ایک احمدی نوجوان سے ان کی شادی ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد والدین جو تھے وہ کسی وجہ سے اور اپنے کمزور ایمان کی وجہ سے احمدیت سے دور ہو گئے اور ان کو بھی کہا کہ تم اپنے احمدی خاوند کو چھوڑ کر اب ہمارے پاس آ جاؤ لیکن اس خاتون نے اپنے والدین سے کہا کہ شادی کے وقت آپ خوب جانتے تھے کہ وہ احمدی ہے اب میں اس کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ اس پر اس کے والدین نے اس سے تین سال تک قطع تعلق رکھا، مقاطعہ کیا، بات نہیں کی۔ اور تین سال کے بعد جب اس نے سمجھا کہ حالات بہتر ہو گئے ہیں تو جب والدین کے گھر جاتی اسے گھر سے نکال دیا جاتا۔ اس نے یہ جذباتی اذیت بڑے حوصلے سے برداشت کی لیکن جماعت کو نہیں چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ یہ مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہیں۔ خلیفہ وقت سے بھی انتہائی محبت کے تعلق کا اظہار کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں اور مضبوطی پیدا کرتا جائے۔ ان ممالک میں خاص طور پر افریقہ میں جہاں بڑوں اور والدین کے حکم کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ یہاں کی طرح ابھی آزادی نہیں آئی کہ والدین کے سامنے کچھ بول لیں، ان میں ایسے حالات میں والدین کو جواب دینا اور دین کو مقدم رکھنا یہ انتہائی ایمانی جرأت کا اظہار ہے جو اس خاتون نے دکھایا۔ وہ عورتیں جو دور دراز علاقوں میں رہتی ہیں جہاں شاید سڑکیں بھی پوری طرح نہیں پہنچتی ہوں گی لیکن جب ایمان لائیں تو ایسا مضبوط ایمان ہے کہ کسی بھی چیز کی پروا نہیں۔ خلافت سے تعلق پیدا کیا تو ایسا تعلق کہ باقی سب تعلقوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ مضبوط ایمان والی وہ خواتین ہیں جو ایک وقت آئے گا کہ جن کی نسلیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کر کے اونچے اور اعلیٰ مقام پر پہنچیں گی۔

پھر ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امیر گیمبیا لکھتے ہیں کہ اپر ریور ریجن کے ایک علاقے کی سسٹر سمباگ (Sambang) ہیں، ان کے خاوند احمدی ہو گئے تو اس کے خاندان والوں نے بہت کوشش کی کہ یہ اپنے خاوند کو چھوڑ دے۔ جب خاندان والوں نے اپنی بیٹی سے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ آپ نے شادی کے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ تم نے ہر حال میں اپنے خاوند کی فرمانبردار رہنا ہے۔ یہ بھی برداشت اور حوصلہ آجکل ان لوگوں میں ہی ہے یا یہ قدریں انہی میں قائم ہیں جو ذرا کم ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں لیکن حقیقی ترقی یہی ہے۔ بہت سارے ہمارے گھروں میں جو رشتے ٹوٹ رہے ہیں، طلاقیں ہو رہی ہیں وہ اسی لئے کہ لڑکیوں میں بھی اور لڑکوں میں بھی برداشت کم ہوتی جا رہی ہے۔ شادی ہوتی ہے تو چند مہینوں بعد رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ والدین جو ہیں وہ بھی بعض دفعہ گھروں کو خراب کرتے ہیں۔ لیکن اس علاقے میں افریقہ کی رہنے والی خاتون اپنے والدین کو کہہ رہی ہے کہ دیکھو تم نے مجھے کہا تھا کہ تم نے اس شادی کو ہر حال میں قائم رکھنا ہے، فرمانبردار رہنا ہے سوائے اس کے کہ کوئی ایمان کا سوال پیدا ہو جائے، انتہائی ظلم ہو جائے تو اَور بات ہے لیکن عموماً چھوٹی موٹی باتیں گھروں کو قائم رکھنے کے لئے برداشت کرنی چاہئیں تا کہ بچے بھی برباد نہ ہوں۔ بہت سارے گھر ٹوٹتے ہیں تو اس کے بعد بچے برباد ہوتے ہیں۔ بہرحال اس عورت نے جواب دیا کہ اب اس کی فرمانبرداری میرا نہ صرف اخلاقی فرض ہے بلکہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اور میں نے تو اس میں، اپنے خاوند میں کوئی غیر اسلامی حرکت نہیں دیکھی جو میں اس کو چھوڑ دوں۔ بلکہ جب سے احمدی ہوا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ بڑی باقاعدگی سے اب پنجوقتہ نماز ادا کرتا ہے۔ پس اس میں مردوں کے لئے بھی ایک سبق ہے کہ صرف عورتوں پر سختیاں نہ کرتے چلے جائیں۔ عورتوں کو نہ سمجھاتے رہیں۔ عورتوں سے حقوق کا مطالبہ نہ کرتے رہیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں اور پنجوقتہ نمازوں کی طرف توجہ دیں اور اپنی بیویوں سے حسن سلوک بھی کریں۔ تو کہتی ہیں کہ اب جب ایسے حالات ہیں جب وہ پنجوقتہ نمازی بھی ہے، اخلاق بھی اس کے اچھے ہو گئے ہیں، سلوک میرے سے پہلے سے بہتر ہو گیا ہے تو اب تو مجھے پہلے سے بڑھ کر اس کی اطاعت کرنی چاہئے خواہ اس کے لئے مجھے آپ لوگوں سے رشتہ توڑنا پڑے میں توڑ دوں گی اب میں احمدی ہو چکی ہوں۔

تو یہ ہے انقلاب جو احمدیت کی وجہ سے ان دُور دراز ملکوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ جو قربانیاں کرنے کی طرف ان کو توجہ دلا رہا ہے جو اللہ کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ بہرحال اس کے نتیجہ میں اس کے والدین نے جو اس کی مالی مدد کرتے تھے وہ روک لی۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ اس مالی مدد روکنے کے بعد سے ہمیں وہ چھوٹے چھوٹے مالی مسائل بھی پیدا نہیں ہوئے جو پہلے پیدا ہو جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حالات پہلے سے بہتر کر دیئے۔ اللہ بھی پھر اپنے لوگوں کی غیرت رکھتا ہے جیسا کہ میں نے کہا۔

پھر قادیان سے ریاض صاحب کی اہلیہ بے بی تبسم صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔ 2008ء میں صوبہ اڑیسہ کے کیرنگ گاؤں میں انہوں نے مولوی آفتاب صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ بیعت کرنے کے بعد کہتی ہیں کہ میں نے جماعت احمدیہ کا سچا پیغام اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں تک پہنچایا۔ بیعت کی تو ساتھ ہی اپنے گھر والوں کو تبلیغ بھی شروع کر دی۔ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہمیں پریشان کیا جانے لگا۔ احمدیت چھوڑنے کے لئے پریشر ڈالا جانے لگا۔ میرے سسرال کے لوگوں نے ایک میٹنگ کر کے فیصلہ کیا کہ یا تو ان کو احمدیت سے دور کیا جائے یا پھر ان کو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے کچھ سزا دی جائے۔ مخالفت کی وجہ سے ہمیں وطن چھوڑنا پڑا اور نجیب آباد ضلع بجنور میں ایک ہندو محلہ میں کرائے کے مکان میں رہنا پڑا۔ اس وقت میرے بیٹے کی پیدائش بھی قریب تھی۔ اس لئے ان سب حالات کے پیش نظر ہم لوگ قادیان آ گئے۔ میرے شوہر کی شدید خواہش تھی کہ اپنے والد سے ملاقات کر لوں مگر آخر وقت تک ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ مخالفت کی وجہ سے کہتے ہیں ہم لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی نہ مل سکتے تھے۔ میرے سسر نے ہمارے حصہ کی زمین بھی اپنے دامادوں کو دے دی اور ہمیں تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا۔ جو ظلم ہو سکتا تھا کیا۔ جب ہم وطن سے قادیان روانہ ہوئے تو سفر کے دوران مجھے غیب سے آواز آئی۔ ایمان مضبوط تھا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ دعا مانگ رہی تھیں تو کہتی ہیں مجھے ایک آواز آئی کہ ہم نے تمہیں جس مقصد کے لئے بلایا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ کہتی ہیں خدا تعالیٰ نے ایک دن مجھے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیدار کروایا۔ اب خواب کے دوران ہی حضور اقدس علیہ السلام نے خاکسار سے یہ الفاظ کہے کہ تم پر خدا کی رحمت ہو۔ یہ کہتی ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس سچی اور پیاری جماعت کے ساتھ وابستہ کیا اور ہمارے دلوں کو روحانی نور سے منور کیا۔

پس اصل سکون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ وہ نور حاصل ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جڑ کر آپ کی کامل اطاعت کا نور ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان تمام باتوں پر عمل کرنا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے عہد بیعت لیا ہے اور اصل تسکین پھر تبھی ملتی ہے۔ دولت سے سکون نہیں ملا کرتا۔ یہاں آ کر بہت سارے ہیں کہ دولت کمانے کے باوجود ان کو سکون نہیں کیونکہ دین سے دور ہٹ گئے۔ پس یہ وہ اصول ہے جسے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے۔

پھر امیر صاحب گیمبیا ہی تحریر کرتے ہیں کہ نارتھ بنک کی ایک سسٹر ٹبارا (Tabara) صاحبہ ہیں۔ تین سال ہوئے انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ستاون سال ان کی عمر ہے۔ ان کے اپنے گاؤں میں جو داعی الی اللہ خواتین ہیں ان میں ان کا ایک منفرد مقام ہے۔ تین سال پہلے بیعت کی اور تبلیغ اور دعوت الی اللہ میں ایک مقام حاصل کر لیا۔ کئی کئی میل، کئی کئی کلومیٹر پیدل سفر کر کے اپنے رشتہ داروں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے جاتی ہیں۔ ان کی کوششوں کے باعث ان کے بھائی جو کہ ایک جگہ کے چیف بھی ہیں احمدی ہوئے اور اللہ کے فضل سے بڑے پکے اور مخلص احمدی ہیں۔ یہ تمام دیگر لجنہ کو جلسہ سالانہ پر اپنا خرچ کر کے جانے کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض دفعہ جماعت کی جو غریب عورتیں ہیں، جماعت انہیں دیتی ہے لیکن وہ کہتی ہیں نہیں۔ اپنا خرچ کر کے جاؤ۔ اس کے علاوہ دیگر چندہ جات، چندہ عام اور مجلس کے جو چندہ جات ہیں وہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ پس جب آپ یہاں اچھے حالات میں آ گئیں اور آپ کو یہاں تبلیغ کرنے میں کوئی پابندی اور روک بھی نہیں ہے تو یہاں تو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے، ہر گھر میں پہنچانے کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہئے اور پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور لجنہ کو اور ہر عورت کو انفرادی طور پر بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ اگر مشکل حالات میں بھی انہوں نے تبلیغ کو مقدم کیا ہوا ہے اور دین کا پیغام پہنچا رہی ہیں تو آپ بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کا عزم کریں اور اس کے لئے سب سے پہلا جو قدم ہے وہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو دینی تعلیم سے اور دینی علم سے آراستہ کریں۔ خود اپنے اندر علم پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

بعض موقعوں پر بعض احمدی عورتوں نے مردوں سے بڑھ کر جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اور ایسی ایمانی غیرت دکھائی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ مالدہ بنگال کے سرکل انچارج لکھتے ہیں۔ 2005ء میں سرکل مالدہ کی بیرگاچھی جماعت میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھنے کے وقت مخالفین احمدیت کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ بعض افراد لڑائی جھگڑا کرنے پر اتر آئے۔ اس وقت کہتے ہیں کہ ہماری ایک خاتون ذکیہ صاحبہ نے اپنی ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا اور اپنے ہاتھ میں ایک چاقو لے کر مخالفین احمدیت کے سامنے آ گئیں۔ کافی مرد تھے اور کہنے لگیں کہ اگر کسی کے اندر ہمت ہے تو اب آگے آ کر ہماری مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالو۔ ان کی اس ہمت اور جوش کو دیکھ کر تمام مخالفین ڈر گئے اور اسی وقت وہاں سے بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت میں مسجد کے ساتھ ایک معلم کا گھر بھی وہاں تعمیر ہو چکا ہے اور وہاں باقاعدہ پانچ وقت نمازیں ہوتی ہیں۔ اب یہ اس عورت کی ایمانی جرأت تھی جو مردوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔

پھر آندھرا پردیش جو انڈیا میں ہی ہے۔ وہاں ایک فیملی نے دو سال قبل اس وقت بیعت کی تھی جب یہ رپورٹ لکھی گئی۔ کچھ عرصہ بعد مخالفت ہوئی تو وہاں کی ایک سولہ سترہ سال کی لڑکی محسنہ جو فرسٹ ائیر میں پڑھ رہی تھی اور ساتھ ایک مسلم پرائمری سکول میں پڑھاتی بھی تھی۔ مخالفت کی وجہ سے اس کو نوکری سے نکال دیا گیا کیونکہ اپنے ماں باپ کے ساتھ تم احمدی ہو گئی ہو۔ عزیزہ کے بڑے بھائی مخالفت برداشت نہیں کر سکے اور بہن پر بھی دباؤ ڈالا کہ ابھی تو احمدیت کی وجہ سے صرف نوکری سے نکالا گیا ہے اب ہم یہاں کرائے کے مکان میں رہتے ہیں ہمارا اپنا گھر نہیں ہے کرائے کے مکان سے بھی یہ لوگ نکال دیں گے۔ تم کچھ عرصہ خاموش احمدی بنی رہو۔ نہ اظہار کرو کہ تم احمدی ہو۔ اس پر عزیزہ نے جواب دیا کہ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں تو میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتی۔ بہرحال اس کے بعد اس کے بوڑھے ماں باپ سمجھا بجھا کے ان کو کچھ عرصہ کے لئے قادیان لے گئے اور وہاں رہے۔ پھر واپس اپنے علاقے میں چلے گئے۔ نہایت غریب اور اخلاص میں زندگی بسر کرنے والی اس عزیزہ نے نہ صرف استقامت دکھائی بلکہ بڑی جرأت کے ساتھ مخالفین کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کو بھی برداشت کیا۔ یہ لوگ تو باہر نہیں آ سکتے کہ اپنی مشکلات کو دور کر سکیں لیکن پھر بھی ثابت قدم ہیں، تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں اور ان تکلیفوں کے باوجود ان کے ایمان مضبوط ہیں۔ تو یہاں آنے والوں کو آسانیاں ملنے کے بعد اس بات کا کس قدر خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ اپنے ایمانوں کو بچائیں اور پہلے سے بڑھ کر عملی طور پر اپنے آپ کو ایک سچا اور حقیقی احمدی بنائیں۔ قرآن کریم کے جو حکم ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں نہ یہ کہ اس ماحول میں گم ہو جائیں۔ اپنے بچوں کو بھی نصیحت کریں۔ لڑکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے والدین کا یہاں آنا، ان کے خاندانوں کا یہاں آنا دین کی وجہ سے ہے۔ اس لئے آپ لوگوں نے بھی دنیا میں گم نہیں ہونا بلکہ اپنے عمل سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور یہی چیز ہے جس سے آپ کو دنیا میں بھی بقاء ہے اور اگلے جہان میں بھی بقاء ہے اور آپ کا ہر عمل اس کے مطابق ہو جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

بعض احکامات اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر دیئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک پردے کا حکم ہے۔ اب

پردے کی پابندی کرنا ہر عورت کی ذمہ داری ہے۔ ہر بچی کی ذمہ داری ہے۔ اپنے لباس کو باحیا لباس بنانا ہر عورت اور بچی کی ذمہ داری ہے اور یہی نمونے ہیں جو اگلی نسلوں میں پھر قائم ہوں گے۔ یہی نمونے ہیں جو جماعت کی انفرادیت کو بھی قائم رکھیں گے۔ یہی نمونے ہیں جو آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی کام آئیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ مغرب میں آ کر لوگ پردے کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں کے جو غیر مذہبی ادارے ہیں یا وہ لوگ ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور اداروں کے سربراہ ہیں وہ احمدی عورتوں کے سامنے روکیں کھڑی کرتے ہیں اور سب سے بڑا اعتراض یہی ہوتا ہے کہ تم نے پردہ نہیں کرنا۔ تم نے حجاب نہیں لینا۔ لیکن جن کا ایمان مضبوط ہے وہ اپنے نمونے دکھاتی ہیں۔ یہاں کینیڈا کی ایک مثال ہے یہاں بھی ایک خاتون تھیں کہکشاں ان کا نام ہے اور وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے پڑھائی مکمل کر لی، تو میں جاب کرنا چاہتی تھی اور بہت سی جگہوں پر جاب کے لئے اپلائی کیا لیکن کوالی فیکیشن ہونے کے باوجود میرے پردہ کرنے کی وجہ سے مجھے جاب نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو میں پردہ نہیں چھوڑوں گی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے استقامت دی اور میں نے پردے کی وجہ سے کئی نوکریوں کو چھوڑ دیا۔ تو یہ مضبوط ایمان والوں کی نشانی بھی ہے۔ یہاں ان ملکوں میں، جرمنی میں بھی، یوکے میں بھی بعض لوکل لوگ ہیں، انگریز ہیں، جرمن ہیں انہوں نے احمدیت قبول کی ہے تو بغیر کسی جھجک کے، بغیر کسی پریشانی کے اپنے پردے کا جو معیار ہے اس کو قائم کیا ہے۔ یہ نہیں کہ پاکستان سے پردہ کرتی آئیں اور یہاں آ کر پردے اتار دیئے۔ یا اپنی اگلی نسلوں میں پردے کو رواج نہیں دیا۔ قرآن شریف میں ایک بنیادی تعلیم پردے کی ہے۔ اس کا واضح طور پر حکم ہے۔ پس جب آپ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جب آپ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات جو ہیں ان کی طرف بھی توجہ دیں کہ اسی سے ہماری اس دنیا میں بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان میں بھی کامیابی ہے۔ مَیں نے کینیڈا والی اس لڑکی کی جو مثال دی ہے یا لوکل لوگوں کی اور بہت سی مثالیں میرے سامنے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے سبق ہیں جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے پردے اتار دیتی ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو ان سختیوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اس کو پورا کریں ورنہ آپ اس عہد بیعت سے ہٹ رہی ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا کیا گیا ہے۔

پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایمان کی مضبوطی کے بہت سارے واقعات ہیں۔ ابھی جرمنی میں ہی مجھے فلسطین سے آئی ہوئی تین بہنیں مِلیں اور ان کو اپنے خاندانوں کی طرف سے بڑی پریشانی کا سامنا ہے، خاوندوں کی طرف سے پریشانی کا سامنا ہے۔ بلکہ عدالت میں ان کے خلاف مقدمے چل رہے ہیں جو ان کو حقوق سے محروم کر رہے ہیں، بچوں سے محروم کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود جب میں نے ان سے پوچھا کہ تم ایمان پر قائم ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہمارے ایمان کو کوئی نہیں ہلا سکتا۔ ہم مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہیں اور ایمان پر قائم ہیں اور مخالفت کا ہر طرح مقابلہ کریں گے۔ پس اگر یہ لوگ مخالفت کے باوجود اپنے ایمان کو ضائع ہونے سے بچا رہے ہیں اور مستقل مزاجی دکھا رہے ہیں، ثبات قدم دکھا رہے ہیں تو آپ لوگ جن کو یہاں آسانیاں ہیں وہ کیوں نہیں یہ دکھا سکتیں۔

پس یہ واقعات آپ کو یہ احساس دلانے والے ہونے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے حالات مالی لحاظ سے بھی اور اپنے دین پر اپنی مرضی سے عمل کرنے کے لحاظ سے بھی بہتر کئے ہیں تو آپ پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی حالتوں کو دین کے مطابق کریں۔ دین کے احکامات کو ہر دوسری چیز پر فوقیت دیں۔ ان عورتوں کی قربانیوں کو سامنے رکھیں جو آج بھی دین کی خاطر تکلیفیں اٹھا رہی ہیں اور برداشت کر رہی ہیں۔ اگر یہ احساس مٹ گیا اور یہاں کی رونقوں نے، یہاں کی چکا چوند نے، یہاں کی دنیا داری نے آپ کو صرف دنیا میں ڈبو دیا جیسا کہ میں نے کل خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تا کہ روحانی زندگی عطا کریں۔ یہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارے میں فرمایا ہے اور اسی مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا ہے۔

پس اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی حقیقی زندگی چاہتی ہیں تو اپنے اس عہد کو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی پورا کریں۔ اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

☆…☆…☆

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات … از صفحہ نمبر 1

عنایت اللہ صاحب مرحوم (Earlsfield، لندن) اور مکرمہ تسنیم شیخ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (راولپنڈی) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی۔ حضورِ انور نے نمازِ جنازہ سے قبل اپنے آفس میں مرحومین کے پسماندگان کو ملاقات سے نوازا۔ اس حاضر جنازہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ نے تین مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

☆ دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ آج شاہدین 2018ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی حضور انور کے ساتھ اجتماعی ملاقات بھی ہوئی۔

☆… حضور انور نے نماز مغرب کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ تہمینہ رزاق بنت مکرم عبد الرزاق صاحب کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم حماد احمد مبین صاحب (مربی سلسلہ دفتر PS لندن) کے ساتھ طے پائی ہے۔

❁…13؍ جنوری بروز اتوار: آج دفتری ملاقاتوں کے علاوہ کینیڈا سے آئے ہوئے نومبائعین کے ایک وفد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

☆ نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ بعدازاں تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1۔ عزیزہ عیشہ خورشید بنت مکرم انور خورشید صاحب (ہالینڈ) ہمراہ مکرم سید عدنان شاہ صاحب ابن مکرم سید فہیم احمد شاہ صاحب مرحوم۔ 2۔ عزیزہ ثانیہ ناصر باجوہ بنت مکرم ناصر آفتاب باجوہ صاحب (لندن) ہمراہ مکرم ارسلان احمد بھٹی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب (جرمنی)۔

☆ آج شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد حضورِ انور مکرم حماد احمد مبین صاحب (مربی سلسلہ دفتر PS لندن) اور عزیزہ تہمینہ رزاق بنت مکرم عبد الرزاق صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی اور دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

❁…14؍ جنوری بروز سوموار: آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ شاہدین 2018ء جامعہ احمدیہ یوکے کی حضور انور کے ساتھ اجتماعی ملاقات بھی ہوئی۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے چار روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے صدور اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 106؍ فیملیز اور 67؍ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 17؍ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، جرمنی، سویڈن، ناروے، پاکستان، تنزانیہ، سیرالیون، ٹرینیڈاڈ، ازبکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، اٹلی، فرانس، آئرلینڈ، یوکے اور ایک عرب ملک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ البانیا از صفحہ نمبر 12

تعاون سے فوڈ پیکٹس کی تقسیم کا پروگرام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی حکومت کے مذکورہ بالا دونوں نمائندے تشریف لائے تھے۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی نمائندگی میں مکرم زبیر خلیل خان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ چنانچہ 125 غریب فیملیز میں 5.8 ٹن خورونوش کی اشیاء تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے۔

جلسہ سالانہ کے دوران ممبر آف پارلیمنٹ نے جماعت احمدیہ البانیا اور ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کا بے حد شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ 'ترانا' کی میئر نے اپنے پیغام میں رفاہی پراجیکٹس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا موٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، سب کے لئے ایک inspiration ہے۔ مکرم زبیر خلیل خان صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی جانب سے معزز مہمانوں اور جماعت احمدیہ البانیا کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ تحائف کے تبادلے بھی ہوئے۔

آخر پر خاکسار نے حاضرین جلسہ کی شرکت پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ وصدر جماعت مقدونیا نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔

جلسہ کی حاضری 192 مرد اور 140 خواتین، کل ملا کر 332 رہی۔

جلسہ کا تمام پروگرام Facebook پر لائیو نشر کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات میں جماعت احمدیہ البانیا کے احباب وخواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نہایت مثبت نتائج مترتب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ البانیا کو ترقیات سے نوازے۔ آمین

(**رپورٹ:** صمد احمد غوری، مبلغ وصدر جماعت احمدیہ البانیا)

بقیہ مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 14

دیا گیا۔ مہمان خصوصی ریجن Geita کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے باقی تمام مہمانوں کی طرح جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ مکرم امیر صاحب نے آخر پر دعا کروائی جس کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کی حاضری 610 رہی۔

اس موقع کی خبریں ٹی وی چینلز Channel 10، Channel E، Cluods پر نشر کی گئیں۔ اس مسجد کا خرچ لندن کی ایک احمدی خاتون مکرمہ سلیمہ اقبال صاحبہ نے ادا کیا۔ اور اس مسجد کا نام مسجد نور بھی انہوں نے تجویز کیا ہے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

اللہ کرے کہ تمام مساجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے۔ آمین۔

☆…☆…☆

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ ……………… از صفحہ 18

شہید ہو گئے۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کوئٹہ میں عمل میں آئی۔ شہید مرحوم کی عمر 31 سال تھی۔ آپ کے پسماندگان میں والد مکرم نواب خانصاحب کے علاوہ بیوہ مکرمہ ساجدہ مقصود صاحبہ، ایک بیٹی اور ایک بیٹا مسرور شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 14؍ دسمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مکرم مقصود احمد صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد محترم کی پڑدادی حضرت بھاگ بھری صاحبہؓ کے ذریعہ ہوا جو قادیان کے قریبی گاؤں ننگل کی رہنے والی تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال میں رہائش پذیر ہو گیا اور 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔

مکرم مقصود احمد صاحب کوئٹہ میں ہی پیدا ہوئے۔ وہیں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر والد صاحب کے ساتھ ٹھیکیداری کے کام میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔

11؍ نومبر 2012ء کو مکرم مقصود احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب کو بھی نامعلوم افراد نے شہید کر دیا تھا۔ اُن کی شہادت سے پہلے مکرم مقصود احمد صاحب بلڈنگ کنسٹرکشن کی ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے اور اپنے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب کے ساتھ ہارڈویئر کی دکان میں ہاتھ بھی بٹاتے تھے، لیکن بھائی کی شہادت کے بعد انہوں نے دکان کی مکمل دیکھ بھال سنبھال لی تھی۔

مکرم مقصود احمد صاحب کو 20؍ اگست 2009ء کو نامعلوم افراد نے اغوا بھی کر لیا تھا اور 12 دن کے بعد بھاری تاوان دینے کے عوض آپ بازیاب ہوئے تھے۔ مرحوم خدمتِ خلق کا بے حد شوق رکھتے تھے اور جب بھی میڈیکل کیمپس لگائے جاتے تو مرحوم نہ صرف ان میڈیکل کیمپس کیلئے اپنی گاڑی مہیا کرتے بلکہ خود ڈرائیو کر کے بھی ساتھ جاتے تھے۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں بھی اپنی گاڑی پیش کرتے اور ساتھ بھی جاتے۔ کوئٹہ میں آنے والے مربیان کا بہت خیال رکھتے اور اُن کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے۔ آپ کم گو مگر بہت خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز شخص تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک تھے اور کسی کو ناراض نہیں کرتے تھے۔ سیکیورٹی کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتے تھے۔ جمعہ پر ڈیوٹی خاص طور پر دیا کرتے تھے۔ شہادت سے تین چار روز قبل خود اپنا چندہ مکمل طور پر ادا کیا۔ آپ کا گھر مرکزِ نماز بھی تھا۔

…❁…❁…❁…

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

قرآن کریم کی صداقت کا روشن ثبوت ارمؔ شہر کی دریافت

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ جنوری 2012ء میں مکرم محمدزکریاورک صاحب کے قلم سے قرآن کریم کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت یعنی اِرَمؔ شہر کی دریافت سے متعلق ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔

عمان میں مدفون ایک شہر ارمؔ کا ذکر سورۃ الفجر میں ہوا ہے جس میں عاد کی قوم آباد تھی۔ اس قوم کی سطوت و جبروت کا ذکر قرآن کریم کی 63 آیات میں موجود ہے۔ مثلاً: ’’حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد سے کہا: کیاتم ہرایک اونچے مقام پر جھوٹی شہرت کے لئے یادگار عمارتیں بناتے ہواورتم بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو جیسے تم ہمیشہ زندہ اورقائم رہوگے۔‘‘ (الشعراء:129-130)

’’اورعاد کو بھی اورثمود کو بھی (ایک ہلادینے والے عذاب نے پکڑلیا) اور(اے اہل مکہ) تم کو ان بستیوں کا حال خوب معلوم ہے۔‘‘ (العنکبوت:39)

’’کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ربّ نے قوم ِعاد سے کیا معاملہ کیا یعنی ارمؔ شہر والوں سے جو بڑے بڑے ستونوں والی عمارتوں میں مسکن بناتے تھے وہ لوگ جن کے زور وقوت کے برابر کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا ہی نہیں کی گئی تھی۔‘‘ (الفجر:7تا9)

’’اورعادایک ایسے عذاب سے ہلاک کئے گئے جو ہوا کی صورت میں آیا تھا جو یکساں چلتی تھی اورسخت تیزتھی اللہ نے ہوا کومتواتر سات رات اورآٹھ دن ان کی تباہی کے لئے مقرر کر چھوڑا تھا۔ پس اے دیکھنے والے تو اس قوم کوایک کٹی ہوئی گری پڑی حالت میں پائے گا گویا کہ وہ ایک کھوکھلے درخت کی جڑیں ہیں جن کو تیز آندھی نے گرادیا تھا۔‘‘ (الحاقہ:7تا9)

عربی قصص و حکایات میں محفوظ ایک شہر ’اوبار‘ (Ubar) تھا۔ یہ شہر دولت سے مالامال ہونے کے علاوہ بداعمالیوں اورفسق وفجور میں بھی شہرت رکھتا تھا۔ تین ہزارسال پہلے یہ شہر درخت سے نکلنے والے رَس ’لوبان‘ کا عظیم الشان تجارتی مرکز تھا۔ اونٹوں کے کارواں یہاں سے لمبے سفروں کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ لوبان بطور مرہم کے استعمال ہونے کے علاوہ مُردوں کوجلانے کی رسوم میں بھی استعمال ہوتا تھا۔ بعض لوگ اسے بطورخوشبو بھی جلاتے تھے۔ اس کی تجارت بہت نفع مند تھی۔

شہراوبار کے مرکز میں ایک کنواں تھا جس کے ارد گرد ایک قلعہ تعمیر کیا گیا تھا اور جس کسی کا اس کنویں کے پانی پر قبضہ ہوتا تھا وہی ہر چیز کو کنٹرول کرتا تھا۔ کنویں کے اردگرد تاجروں کی آبادی تھی۔ دوسرے لوگ یہاں لین دین کے لئے یا کاروانوں میں شامل ہونے کے لئے آیا کرتے تھے۔ شہر بذات خود چھوٹا تھا مگر اس میں بہت بڑی عارضی آبادی مقیم رہتی تھی۔

اوبار کا آخری بادشاہ شدّاد بن عاد بہت ریاکار، عیاش اور دولتمند شخص تھا۔ یہ شہر قہر الٰہی کے تحت اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ ہوا۔ 230 بعد مسیح میں لوبان کی تجارت ایک دَم ختم ہوگئی۔ جب لوبان کی قیمت بھی گرگئی تو گویا یہ اس شہر کی اقتصادی موت تھی۔ اوبار کے اصل شہر کے موجودہ کھنڈرات میں جا کر مشاہدہ اورتحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ شہر کا قلعہ اُس سنک ہول (sink-hole) میں گر کر تباہ ہوا تھا جو اُن کی واٹرسپلائی کا واحد ذریعہ تھا۔

بعض محققین کے مطابق قوم ِعاد کا مرکزی قلعہ موجودہ شہرالشسر (Ash Shisar) کے نیچے مدفون ہے اور اوبار(Ubar) کے نام سے معروف ہے۔

اوبارشہر کا ذکر مشہورزمانہ عربی کتاب الف لیلۃ و لیلۃ میں بھی ہوا ہے۔ اسی طرح لارنس آف عریبیہ نے اس شہر کا ذکر کتاب Atlantis of Sand میں بھی کیا تھا۔ اس حوالہ سے ایک کتاب "Arabia Felix" کے برطانوی مصنّف اورمحقّق برٹرام ٹامس نے 1932ء میں لکھا تھا کہ عمان کے بدوؤں نے اُن سے شدّاد ابن عاد کی جنت ارضی کے وجود کا ذکر شہراوبار کے حوالہ سے کیا تھا جو ریت کے نیچے کہیں مدفون تھا۔ عرب بدوؤں نے ٹامسؔ کو ریت میں بنے ہوئے صدیوں پرانے وہ راستے بھی دکھائے تھے جو شہراوبار کی طرف لے جاتے تھے۔

چنانچہ تین ہزارسال پرانے شہراوبار کی تلاش کے لئے 1981ء میں مسٹر کلیپ (Clapp) نے ایک منصوبہ شروع کیا۔ انہوں نے کیلیفورنیا کی شہرہ آفاق Huntington Library، میں محفوظ پرانے مسودات اورنقشوں سے اس کا تعین کرلیا کہ حقیقت میں شہراوبار عمان میں ریت کے نیچے کہیں دفن ہے۔ مسٹر کلیپ(Clapp) نے اس مقصد کے لئے جو نقشے استعمال کئے ان میں مشہور یونانی جیوگرافر بطلیموس Ptolemy کے بنائے ہوئے ہزاروں سال پرانے نقشے بھی شامل تھے جو اُس نے 200 صدی قبل مسیح بنائے تھے۔ اسکندریہ کے یونانی نقشہ نویس نے اپنے نقشوں میں ایک اہم تجارتی مرکز کا مقام بھی دیا تھا جس کا نام اس نے Omanum Emporium لکھا تھا۔ بطلیموس کے نقشے اورسیٹلائٹ کے ذریعے لی گئی تصاویر کے مطابق اس شہر کا اصل مقام شہرالشسر (Ash Shisar) کے نخلستان میں بنتا تھا۔ کیونکہ 1984ء میں امریکی خلائی ایجنسی ناسا کے سپیس شٹل چیلنجر کے ریڈار امیجنگ سسٹم (remote sensing satellites) سے لی جانے والی تصاویر کی مدد سے اس کے صحیح مقام کا تعین بھی کیا گیا تھا جس کے بعد نومبر1991ء میں اس شہر کی تلاش اورکھدائی کا کام شروع ہوا تھا اور جنوری 1992ء میں یہ شہر تلاش زمین سے برآمد کرلیا گیا۔ اب اس شہر کی کھدائی مکمل طور پر کی جاچکی ہے۔

جب اوبارشہر کے مقام کی کھدائی کا کام شروع ہوا تو 600فٹ ریت کے نیچے مدفون ایک قلعہ دریافت ہوا جو قریب دوہزار سال پرانا تھا۔ آٹھ سمتوں پر مشتمل اس مضبوط قلعہ کی دیواریں 60 فٹ لمبی، دوفٹ موٹی اور بارہ فٹ اونچی تھیں۔

ماہرین کا کہنا تھا کہ یہ شہر لوبان (خوشبو) کی خریدوفروخت کا اپنے وقت کا عظیم الشان مرکز تھا۔ جنوبی عمان کے علاقہ الربع الخالی سے اس شہر کے جو آثار دریافت ہوئے ہیں اس کے مطابق گھروں کی دیواریں آٹھ سمت کے کٹے ہوئے چونے (لائم سٹون) کے پتھروں سے بنی ہوئی تھیں۔ قلعے کے آٹھ بلند مینار تھے جن میں سے سات میناروں کے آثار مل گئے ہیں جو پکی اینٹوں سے بنے ہوئے تھے۔ گھروں میں کشادہ کمرے تھے جن میں لوبان جلانے کے لئے چولہے بنائے گئے تھے۔

تاریخی طور پر ارم شہر تین ہزار سال تک تجارت کا اہم مرکز رہا اور یہ 300 بعد مسیح میں نابود ہوا تھا۔ جیورس زاریزنے چار بار یہاں کھدائی کا کام کیا تھا اور یوں اس نے بھی ثابت کردیا تھا کہ واقعی تاریخ میں عاد نام کی کوئی قوم تھی جس نے ارم شہر آباد کیا تھا۔ بہرحال اس برباد شہر اور اس کے نابود قلعہ کی دریافت قرآن مجید کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے۔

...❁...❁...❁...

مکرم چودھری فرزند علی خاں صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15 دسمبر 2012ء میں مکرم ارشد خاں صاحب نے اپنے والد مکرم چودھری فرزند علی خاں صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم چودھری فرزند علی خاں صاحب ولد مکرم شیرمحمد خاں صاحب 1928ء میں لوع کھیتری ضلع پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ ایک ماہ کی عمر میں آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کُل تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔ سترہ سال کی عمر میں آپ آرمی میں بطور ڈرائیور بھرتی ہوگئے اور وہیں پرائمری تک تعلیم بھی حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد سرگودھا میں مقیم ہوئے اور چار سال تک فیصل آباد سے سرگودھا تک پرائیویٹ بس چلاتے رہے۔

1952ء میں ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں آپ کے خاندان کو زمین الاٹ ہوگئی تو وہاں زمینداری شروع کردی۔ اُس وقت ترگڑی کے امیر جماعت ایک بہت ہی بزرگ مکرم ملک محمدالدین صاحب تھے جو چودھری صاحب کو تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ لیکن آپ ہمیشہ سخت مخالفانہ طرزعمل دکھاتے۔ اسی طرح آپ کی برادری کے مکرم رانا قاسم علی خاں صاحب بھی احمدی تھے اور اسی طرح سرگودھا کے مکرم رانا ماسٹر احمد خاں بھی تبلیغ کرتے رہے۔ بالآخر 1965ء میں مکرم چودھری فرزند علی خاں صاحب نے 37 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرلی۔ اگرچہ ابتدائی طور پر آپ کے گھر والوں اور برادری کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی مگر پھر خاموشی ہوگئی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ آسیہ بی بی صاحبہ بھی ایک نیک خُوعورت تھیں اور پانچ سال بعد 1970ء میں انہوں نے بھی بیعت کرلی۔

1974ء کے فسادات میں مکرم چودھری صاحب کی برادری میں موجود غیراحمدی رشتہ دار ایک بار پھر شدید مخالفت پر اُترآئے۔ بارہا آپ کے گھر پر پتھراؤ بھی کیا گیا۔ حتّٰی کہ آپ کے ایک سگے بیٹے نے تو مخالفت کی انتہا کردی جو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب آپ کے گھر سے اٹھا کرلے گیا اور اُن کوجلادیا۔ برادری نے آپ کے چھوٹے بچوں کو چھیننے کی دھمکی بھی دی تا کہ اُن کے بقول بچوں کا دین آپ خراب نہ کرسکیں۔ نیز آپ کی اہلیہ کو آپ سے علیحدہ کرنے کی بھی برادری نے کافی کوشش کی لیکن انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے خاوند کا ساتھ دیا۔ مخالفت کی شدّت یہاں تک بڑھی کہ دیگر احمدیوں کو بھی چودھری صاحب سے ملنے سے زبردستی روک دیا گیا۔ اور آخر گاؤں والوں اور برادری والوں نے انتہائی اقدام کے طور پر خود فیصلہ کرلیا کہ فلاں دن ہم چودھری صاحب سے اُن کے مسلمان ہونے کا اعلان کرواکے چھوڑیں گے۔ چنانچہ اُس روز برادری والوں نے اپنے کئی علماء بلوائے اور دیگوں کا انتظام بھی کیا گیا۔ پھر چودھری صاحب کو مجمع میں بلایا گیا۔ آپ نے اُن کی بات سُن کر کہا کہ اچھا چلو بتاؤ کہ مسلمان ہونے کا طریقہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمارا اور آپ کا کلمہ تو ایک ہی ہے، بس آپ مرزا صاحب کو گالیاں دے دیں ورنہ یہ ہجوم کچھ بھی کر گزرے گا۔ اس پر آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم مشرکوں کے جھوٹے خداؤں کو بھی گالیاں نہ دو ورنہ غصہ میں آکر وہ تمہارے سچے خدا کو گالیاں دیں گے۔

پھر چودھری صاحب نے بڑی دلیری سے کہا کہ مَیں نہ گالیاں دوں گا اور نہ ہی احمدیت کو چھوڑوں گا۔ اس پر لوگ آپ کو بُرا بھلا کہتے ہوئے منتشر ہوگئے اور پھر دس سال تک برادری کی طرف سے نہ صرف آپ کا بائیکاٹ کیا گیا بلکہ جھوٹے مقدمات میں بھی الجھایا جاتا رہا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ہر مقدمہ سے بری ہوتے رہے لیکن اس دوران برادری کی طرف سے شدید مخالفت ہوتی رہی۔ تاہم آپ اُن لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک ہی کرتے رہے اور ہرممکن اُن کی مدد کرتے رہے۔

مکرم چودھری فرزند علی خاں صاحب کی وفات 1997ء میں ہوئی اور ترگڑی میں ہی تدفین ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں عطا کیں۔

...❁...❁...❁...

مکرم مقصود احمد صاحب کوئٹہ شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10 دسمبر 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب آف کوئٹہ کو سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں 7/دسمبر 2012ء کو دو نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے اُس وقت شہید کردیا جب آپ اپنے بچوں کو سکول چھوڑ کر واپس آرہے تھے۔ آپ کی پیشانی پر 4 اور کاندھے میں ایک گولی لگی۔ آپ کو ہسپتال منتقل کیا جارہا تھا کہ آپ راستے میں ہی ... باقی صفحہ 17 پر ...

جماعت احمدیہ امریکہ کے اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ مئی و جون 2012ء میں مکرمہ عارفہ حلیم صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اسلام احمدیت کے نام پر کہی جانے والی اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

دیا پہلا سبق تُو نے مجھے ضبط و ہدایت کا
تیرا تارِ نظر اِک تازیانہ ہے محبت کا
عیاں ہونے لگا مجھ پر چمن کا رازِ رعنائی
تیرے فیضان نے دی بے بصر نرگس کو بینائی
مجھے ذوقِ وفا بخشا، وفا کو پائیداری دی
خِرد کافر تھی، اس کافر کو تُو نے دینداری دی
میری بیتاب فطرت کو عطا کی اَور بیتابی
میّسر آگئے سیماب کو اندازِ سیمابی
تمنّا ہے مجھے اپنی طرح تُو کامراں کرلے
مَیں قطرہ ہوں مجھے دریا بنا کر بیکراں کرلے
قیامت تک رہے باقی تیری تنویر و تابانی
ہے پروانوں کی دُنیا میں تُو شمع جانی پہچانی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

January 25, 2019 – January 31, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday January 25, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 62.
01:25	Huzoor's Interview by LBC Radio
02:00	Introduction To Waqf-e-Jadid
02:20	In His Own Words
02:55	Spanish Service
03:25	Ashab-e-Ahmad
03:50	Quran Class: Class no. 170, recorded on December 24, 1996.
04:50	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
05:20	Al-Maa'idah
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on January 28, 2018.
08:00	Food For Thought
08:35	Attractions of Australia
09:05	Lajna Imaillah UK Ijtema: Rec. October 25, 2015.
10:00	In His Own Words
10:40	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:40	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 57.
12:05	Tilawat [R]
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Seerat Hazrat Nusrat Jehan Begum
16:30	Friday Sermon [R]
17:35	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 1-50.
18:35	Beacon Of Truth
19:30	Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
20:55	In His Own Words
21:30	Friday Sermon
22:40	Attractions of Australia
23:25	Food For Thought

Saturday January 26, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Noor-e-Mustafwi
01:10	Yassarnal Qur'an
01:35	Lajna Imaillah UK Ijtema
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
05:15	Khalifatul-Masih I
05:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 9.
07:05	Tasheez-ul-Azhan
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
10:10	In His Own Words
10:40	The Prophecy Of Khilafat
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 14-24.
12:25	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:15	Khazain-ul-Mahdi
15:35	The Prophecy Of Khilafat
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Tilawat
18:40	Tasheez-ul-Azhan
19:00	Open Forum
19:25	Dua-e-Mustaja'ab
20:00	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 26, 2011.
21:00	International Jama'at News
21:55	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
22:30	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
23:40	Khazain-ul-Mahdi

Sunday January 27, 2019

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address
02:30	In His Own Words
03:05	Tasheez-ul-Azhan
03:30	Open Forum
04:00	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
05:10	Khazain-ul-Mahdi
05:40	The Prophecy Of Khilafat
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 25-33.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'spending in the way of Allah'.
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on January 26, 2019.
08:30	Ashab-e-Ahmad
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 4, 2017.
10:05	In His Own Words
10:35	Noor-e-Deen
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat
12:20	Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:20	Annual Tarbiyyati Class Waqf-e-Nau
16:50	Hotel De Glace
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time: Programme no. 57.
19:00	Face 2 Face: Recorded on December 3, 2017.
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 4, 2017.
21:10	In His Own Words
21:45	Hotel De Glace
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Ashab-e-Ahmad

Monday January 28, 2019

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:35	In His Own Words
03:05	Governance in Islam
03:35	Hotel De Glace
04:10	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
05:30	Ashab-e-Ahmad
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 34-45.
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 9.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 9, 1998.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: Prog. no. 206.
08:20	Malayalam Service
08:45	Reception at Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015.
09:55	In His Own Words
10:25	Swahili Service: Programme no. 15.
10:55	Friday Sermon: Recorded on August 17, 2018.
11:55	Tilawat
12:05	Dars-e-Hadith
12:20	Al-Tarteel
12:50	Friday Sermon: Recorded on February 15, 2013.
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Reception at Baitul Ahad [R]
16:05	In His Own Words
16:40	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Somali Service: Programme no. 12.
19:00	Malayalam Service
19:25	Hijrat: Programme no. 10.
19:55	Reception at Baitul Ahad [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Seerat Hadhrat Nusrat Jehan Begum
22:35	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 9, 1998.
23:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday January 29, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Reception at Baitul Ahad
02:30	In His Own Words
03:05	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:15	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:35	Malayalam Service
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 46-58.
06:15	Dars-e-Malfoozat: Programme no. 42.
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 74.
07:00	Liqa Maal Arab: Session no. 161.
08:00	Masjid Mubarak Rabwah
08:20	Story Time: Programme no. 60.
08:45	Attractions of Australia
09:20	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 4, 2017.
10:20	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Friday sermon delivered on January 25, 2019.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:05	In His Own Words
16:40	Face 2 Face
17:40	Yassarnal Qur'an
18:10	World News
18:25	Tilawat: Surah Al-Kahf verses 76-111 and Surah Maryam verses 1-22.
18:40	Rah-e-Huda: Recorded on January 26, 2019.
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:15	In His Own Words
21:50	Kasre Saleeb: A discussion series about Christanity and its beliefs. Programme no. 12.
22:30	Liqa Maal Arab [R]
23:30	Shama'il-e-Nabwi: Programme no. 3.

Wednesday January 30, 2019

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:55	Face 2 Face
04:00	Liqa Maal Arab
05:15	Chali Hai Rasm: Programme no. 12.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 74.
07:00	Liqa Maal Arab: Session no. 161.
08:00	Masjid Mubarak Rabwah
08:20	Story Time: Programme no. 60.
08:45	Attractions of Australia
09:20	Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. February 4, 2017.
10:20	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Friday sermon delivered on January 25, 2019.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:05	In His Own Words
16:40	Face 2 Face
17:40	Yassarnal Qur'an
18:10	World News
18:25	Tilawat
18:40	Rah-e-Huda: Recorded on January 26, 2019.
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:15	In His Own Words
21:50	Kasre Saleeb: A discussion series about Christanity and its beliefs. Programme no. 12.
22:30	Liqa Maal Arab [R]
23:30	Shama'il-e-Nabwi: Programme no. 3.

Thursday January 31, 2019

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:55	Face 2 Face
04:00	Liqa Maal Arab
05:15	Chali Hai Rasm: Programme no. 12.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 68-77.
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 74.
07:00	Quran Class: Class no. 171, recorded on December 30, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence
08:40	Introduction To Waqf-e-Jadid
09:00	Reception At Hilton Hotel: Recorded on November 23, 2015.
09:55	In His Own Words
10:25	Islami Mahino Ka Ta'aruf
10:45	Japanese Service: Programme no. 2.
11:20	Pushto Muzakarah: Programme no. 10.
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:55	Friday Sermon: Recorded on January 18, 2019.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2019.
17:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Taa Haa, verses 1-83.
18:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
19:00	Open Forum: Programme no. 32.
19:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Rights Of Women In Islam: Programme no. 2.
22:20	Quran Class [R]
23:25	Ashab-e-Ahmad

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 Friday 25 January 2019 Issue No. 04

’’ہمیشہ یادرکھیں کہ حقیقی زندگی دنیا میں ڈوبنے میں نہیں ہے بلکہ دین پر قائم ہونے میں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تا کہ روحانی زندگی عطا کریں۔...اور اسی مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا ہے۔‘‘

دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کی خاطر مخالفتوں اور مشکلات کا جرأت اور پختہ ایمان کے ساتھ مقابلہ کرنے والی احمدی خواتین کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ بیلجیئم 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب، فرمودہ 15 ستمبر 2018ء بروز ہفتہ بمقام Dilbeek، برسلز

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آپ لوگوں میں سے بہت سی ایسی ہیں جو یہاں پاکستان سے عمومی نامساعد حالات جو احمدیوں کے لئے پیدا کئے جا رہے ہیں اس کی وجہ سے آئی ہیں لیکن شاید ہی کوئی ایسی ہو، یا ہو سکتا ہے ایک دو ایسی ہوں جو براہ راست کسی تکلیف میں سے گزری ہوں۔ ہاں پاکستان میں یہ خوف ضرور ہے کہ ہم ہمارے خاوند، ہمارے بچے، ہمارے قریبی عزیز خطرے میں ہیں اور کوئی بھی سرپھرا نام نہاد علماء کے کہنے اور بھڑکانے پر کسی بھی وقت نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ خوف، یہ فکر کی تلوار ہر احمدی پر ہر وقت لٹک رہی ہے جو پاکستان میں موجود ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عموماً یہاں آ کر کچھ عرصہ بعد اکثر لوگ خاص طور پر عورتیں بچے ان سخت حالات کو بھول جاتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سی یہاں پیدا ہونے والی لڑکیاں لڑکے یا جنہیں یہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا ہے وہاں پاکستان میں احمدیوں پر جو سختیاں ہیں انہیں بھول چکے ہیں اور جن کے سب قریبی عزیز باہر آ گئے ہیں وہ لوگ تو جانتے بھی نہیں یا اس درد کو محسوس نہیں کرتے جو اپنے قریبیوں کی وجہ سے محسوس ہو سکتا تھا کہ احمدیوں پر بعض جگہ کس قدر سختیاں ہوتی ہیں۔

پاکستان میں تو قانون کی وجہ سے یہ سختی احمدیوں سے روا رکھی جا رہی ہے اور مولوی کو یا جماعت مخالف لوگوں کو کھلی چھٹی ہے لیکن پاکستان کے علاوہ بھی بعض ممالک ہیں جہاں احمدیوں کو احمدیت قبول کرنے کے بعد سختیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض یہاں آنے والی دوسرے کم ترقی یافتہ ملکوں سے آئی ہیں اور اس لئے آئی ہیں یا ان کے خاوند اس لئے یہاں منتقل ہوئے ہیں کہ ان ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر روزگار کے مواقع میسر آئیں۔ بہرحال جن وجوہات کی وجہ سے بھی اکثریت اس وقت یہاں آئی ہے، ان میں سے جو احمدی ہیں وہ حالات کی وجہ سے آئی ہیں یا بہتر روزگار کی تلاش میں آئی ہیں یا جیسا کہ میں نے کہا بعض سخت حالات کی وجہ سے آئی ہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے جو دنیاوی لحاظ سے فضل فرمایا ہے اور دنیاوی بہتری کے جو سامان اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا۔ اگر یاد رکھیں گی تو دنیا تو مل ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ لینے والی بھی بنیں گی۔

ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جب بعض عورتیں اور خاندان تکلیفوں سے گزر کر ان ممالک میں آئے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل فرمائے لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو سخت حالات کے باوجود اپنے ملک میں ہی رہے اور رہ رہے ہیں لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور انہوں نے ڈٹ کر ان سختیوں کا مقابلہ بھی کیا۔ پاکستان کے علاوہ بعض ایسے ممالک ہیں جیسا کہ میں نے کہا وہاں ظلم ہوتے ہیں اور آخر کار ان کو وہاں رہنے کے باوجود، اپنے اپنے ملکوں میں کامیابیاں بھی ملیں۔ ایسے بعض حالات، ایسے بعض واقعات میں پیش کروں گا جو پاکستان کے علاوہ لوگوں کے بھی ہیں تا کہ آپ لوگ جو یہاں آئی ہیں، بیٹھی ہیں، ایک عرصہ گزر گیا ہے، بچیاں ہیں بچے ہیں جوان ہو رہے ہیں اور وہ لوگ بھی جن کو ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہ احساس نہیں کہ سختیاں کیا ہوتی ہیں ان کو بھی پتہ لگے اور ان کے بھی ایمان میں اضافہ ہو۔ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ پیدا ہو اس کا احساس بڑھے۔

پہلا واقعہ تو ایک پاکستانی خاتون کا ہی ہے جو سختیوں سے گزرنے کے بعد کینیڈا گئیں۔ براہ راست ان پر سختی ہوئی۔ اکثر عورتیں تو ایسی ہیں جن کے مردوں کو سختیوں سے گزرنا پڑا یا حالات ایسے پیدا ہوئے کہ براہ راست سختیاں نہیں بھی تھیں تو اس کی وجہ سے ملک چھوڑنا پڑا لیکن یہ براہ راست متاثر ہوئیں اور کینیڈا چلی گئیں۔ وہاں جا کر پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بڑھتے ہوئے بھی دیکھا اور اپنے پرانے حالات کو بھلایا نہیں ہے۔ یہ خاتون آنسہ صاحبہ کینیڈا سے ہیں، وہ لکھتی ہیں کہ جب میں پاکستان میں تھی اس وقت ہماری فیملی کو کشمیر سے ہجرت کر کے فیصل آباد آنا پڑا۔ ہجرت کی وجہ سے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے۔ اس وقت مجھے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں بطور ہیڈ نرس کے بہت اچھی نوکری مل گئی لیکن کچھ عرصہ بعد میرے علم میں آیا کہ اس ہسپتال کا جو ہیڈ ڈاکٹر تھا، انچارج ڈاکٹر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گندی زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے مجھے اپنے دفتر بلایا اور کلمہ پڑھنے کو کہا کہ تمہارا کلمہ کیا ہے۔ مَیں نے کلمہ سنایا اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایسے کلمات نہیں سن سکتی جو تم کہتے ہو۔ اس پر اس نے مجھے یہ کہہ کر نوکری سے نکال دیا کہ تم قادیانی ہو۔ چنانچہ اس کے بعد پھر وہ کینیڈا بھی آ گئیں۔ حالات بھی بہتر ہوئے۔ پس یہ ایمان کی مضبوطی ہے جو ہر احمدی کو دکھانی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایمان کی مضبوطی ہی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بناتی ہے۔ صدر لجنہ فیصل آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام ان کی خدمت میں جو خط لکھا تھا اس میں بھی اس واقعہ کا ذکر کیا کہ اس طرح ہسپتال کے ڈاکٹر نے نکال دیا ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جواب دیا تھا کہ جس نے ایسا کیا ہے اس کا ہسپتال اور کاروبار ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اس ہسپتال کا جو شخص مالک تھا اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا اور وہ ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لحاظ سے وہاں بھی بدلہ لے لیا کہ اس کا کاروبار ہی ختم ہو گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالنے والا تھا۔ یہ نشان ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں۔

پاکستان کے حالات تو ہمارے سامنے آتے ہی رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ملک سے باہر بھی نکل آئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن دوسرے ممالک میں بھی احمدی عورتیں جس طرح سختی سے گزریں اور گزر رہی ہیں ان کی قربانیاں بھی غیر معمولی ہیں۔ ان کی مثالیں بھی بہت سی ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ مثالیں آپ لوگوں کو بھی جیسا کہ میں نے کہا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں۔

بنگلہ دیش کی ایک خاتون ہیں۔ اب بنگلہ دیش کے لوگ تو عموماً باہر بہت کم نکلے ہیں اکا دکا یا چند فیملیاں آئی ہیں۔ اس طرح نہیں آئے جس طرح پاکستان سے حالات کی وجہ سے آتے ہیں۔ حالات وہاں بھی بڑے خطرناک رہے، خوفناک رہے، وہاں لوگ شہید بھی ہوئے بہرحال وہاں کے امیر صاحب لکھتے ہیں، ایک احمدی خاتون صدیقہ صاحبہ تھیں جو بطور انجینئر پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کر رہی تھیں۔ انہوں نے 2011ء کے یوکے کے جلسہ میں شمولیت کے لئے چھٹی کی درخواست دی تو انتظامیہ نے پہلے تو چھٹی دے دی لیکن بعد میں جب ان کو پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں اور اپنے خلیفہ سے ملنے اور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جا رہی ہیں تو انتظامیہ نے کہا کہ تمہیں نوکری سے استعفیٰ دے کر جانا پڑے گا اور ہم نے چھٹی نہیں دینی۔ اس پر موصوفہ نے فوراً استعفیٰ دے دیا اور بعد میں انہوں نے مجھے دعا کے لئے خط بھی لکھا۔ میں نے یہی لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے گا اور پہلے سے بہتر انتظام کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ملک میں نوکری کی تلاش کے لئے خاصی بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے لیکن موصوفہ نے ایک جگہ درخواست دی اور وہاں بغیر کسی کوشش کے اور بھاگ دوڑ کے ان کو فوری طور پر اس سے بہتر نوکری مل گئی۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسے لوگوں کو نوازتا ہے جب وہ قربانی کرتے ہیں۔

پھر دو احمدی خواتین جنہوں نے ہر ظلم برداشت کیا لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ ان کے باہر آنے کے بھی وہاں کوئی سامان نہیں تھے لیکن انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ ہندوستان میں جو صوبہ بنگال ہے وہاں سے انسپکٹر صاحب تحریک جدید ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بتھاری کے واجد علی صاحب منڈل مرحوم کو 1982ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان کے بھائی بھی سخت مخالف ہو گئے۔ خاندان نے قطع تعلق کر دیا۔ واجد علی صاحب کی دو بیٹیاں فاطمہ بیگم اور ماجدہ بیگم کی شادی قبول احمدیت سے پہلے ہو چکی تھی اس لئے مخالف بھائی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں غیر احمدی دامادوں کو ورغلایا جس سے دونوں دامادوں نے اپنی اپنی بیویوں فاطمہ اور ماجدہ کو ہر قسم کی تکلیف دینی شروع کر دی کہ شاید بیٹیوں کی وجہ سے باپ پر اثر ہو اور وہ احمدیت سے توبہ کر لے اور چھوڑ دے۔ لیکن باپ نے اس کی کوئی پروا نہیں کی، ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آخر دامادوں نے کورٹ کے ذریعہ سے اپنی اپنی بیویوں کو طلاق نامہ بھجوا دیا۔ جو فاطمہ تھیں وہ اپنے دو چھوٹے بچوں کو لے کر والدہ کے گھر آ گئیں۔ وہ ابھی احمدی نہیں ہوئی تھیں۔ اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل ...باقی صفحہ 15 پر...